سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات 2011

(بدھ12، جمعرات13، جمعۃ المبارک14، سوموار17، منگل18۔جنوری2011)
(یوم الاربعاء7، یوم الخمیس8، یوم الجمع9، یوم الاثنین12، یوم
الثلاثہ13۔صفر المظفر1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد22: (حصہ دوم): شمارہ جات : 8تا12

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات

### مندرجات

بائیسواں اجلاس

بدھ، 12۔جنوری 2011

جلد 22: شمارہ 8


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1۔ | ایجنڈا | 549 |
| 2۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | 551 |

| | | |
|---|---|---|
| 3۔ | نعت رسول مقبول ﷺ ------------ | 552 |
| | **سوالات** (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ) | |
| 4۔ | نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------ | 553 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **پوائنٹ آف آرڈر** | |
| 5۔ | معزز ممبران کی ایوان میں حاضری کو حاضری رجسٹر کے مطابق یقینی بنانا------------ | 561 |
| 6۔ | نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (---جاری) ------------ | 567 |
| 7۔ | نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ | 592 |
| | **تحاریک التوائے کار** | |
| 8۔ | حلقہ پی پی۔113 ڈنگہ (گجرات) میں محکمہ کی ملی بھگت سے اراضی کا جعلی انتقال ------------ | 612 |
| 9۔ | محکمہ صحت کو مختص فنڈز جاری نہ ہونے کی وجہ سے سرگنگارام ہسپتال لاہور کے جاری منصوبے تعطل کا شکار ------------ | 616 |
| 10۔ | محکمہ پی ڈبلیوڈی ساہیوال کے ملازمین تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے شدید مالی مشکلات کا شکار ------------ | 617 |
| 11۔ | ہنجروال لاہور میں حضرت گلاب شاہ رحمتہ اللہ علیہ مسجد کی ناقص تعمیر ------------ | 617 |
| | **پوائنٹ آف آرڈر** | |
| 12۔ | اسمبلی سیکرٹریٹ کے متعلقہ شعبہ سے پسند اور ناپسند کی بنیاد پر تحاریک التوائے کار کا منظور اور نامنظور کیا جانا ------------ | 619 |
| | **سرکاری کارروائی** | |
| | **مسودات قانون** (جو متعارف ہوئے) | |
| 13۔ | مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف مصدرہ 2011 ------------ | 622 |
| 14۔ | مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد مصدرہ 2011 ------------ | 622 |
| 15۔ | مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011 ------------ | 623 |

| | | |
|---|---|---|
| 16۔ | مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت مصدرہ 2011 ------------ | 623 |
| 17۔ | مسودہ قانون (ترمیم) (سروس کاریکارڈ) ملازمت مصدرہ 2011 ------------ | 624 |
| 18۔ | مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن حکیم پنجاب مصدرہ 2011 ------------ | 624 |
| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
| | رپورٹیں (جو پیش ہوئیں) | |
| 19۔ | نشان زدہ سوال نمبر 1619 اور 2211 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------ | 625 |
| | رپورٹیں (میعاد میں توسیع) | |
| 20۔ | تحریک التوائے کار نمبر 1038/08 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ | 626 |
| | مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے) | |
| 21۔ | مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2010 ------------ | 627 |
| 22۔ | قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور مصدرہ 2010 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کا اجراء ------------ | 643 |
| 23۔ | مسودہ قانون (ترمیم) گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور مصدرہ 2010 ------------ | 644 |
| 24۔ | قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون دی لاہور لیڈز یونیورسٹی مصدرہ 2010 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کا اجراء ------------ | 651 |
| 25۔ | مسودہ قانون دی لاہور لیڈز یونیورسٹی مصدرہ 2010 ------------ | 653 |

| | | |
|---|---|---|
| | **پوائنٹ آف آرڈر** | |
| 26۔ | وزیر قانون سے لوٹا کریسی کی مخالفت کرنے کا مطالبہ ----------- | 660 |
| 27۔ | معزز ممبران کے حاضری رجسٹر کو روایات کے مطابق ایوان سے باہر رکھنے کا مطالبہ ----------- | 664 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **تعزیت** | |
| 28۔ | وفاقی وزیر جناب شہباز بھٹی کے والد محترم کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی ----------- | 667 |
| | **پوائنٹ آف آرڈر** | |
| 29۔ | معزز ممبران کے حاضری رجسٹر کو روایات کے مطابق ایوان سے باہر رکھنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------- | 673 |
| | **جمعرات، 13۔جنوری 2011** | |
| | **جلد 22: شمارہ 9** | |
| 30۔ | ایجنڈا ----------- | 679 |
| 31۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- | 681 |
| 32۔ | نعت رسول مقبول ﷺ ----------- | 682 |
| | **سوالات** (محکمہ خوراک) | |
| 33۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------- | 683 |
| 34۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------- | 726 |
| | **پوائنٹ آف آرڈر** | |
| 35۔ | سٹاک شدہ گندم کی بار برداری پر کثیر رقم خرچ آنے | |

| | | |
|---|---|---|
| | سے صوبہ کو مالی مشکلات کا سامنا ----------- | 745 |
| | توجہ دلاؤ نوٹس | |
| 36۔ | ضلع شیخوپورہ، اڈا فیروز وٹواں میں استقبالی کیمپ پر ہوائی فائرنگ سے نوجوان کی ہلاکت ----------- | 747 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | رپورٹیں(میعاد میں توسیع) | |
| 37۔ | حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------- | 748 |
| 38۔ | حکومت پنجاب کے آڈٹ پیراز (ریونیو وصولیاں) اور (سول ورکس) برائے سال 07-2006 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------- | 749 |
| | تحاریک استحقاق | |
| 39۔ | (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------- | 750 |
| | تحاریک التوائے کار | |
| 40۔ | منڈی مویشیاں شہر کے نزدیک قائم کرنے سے ٹریفک بلاک اور شہریوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) ----------- | 750 |
| 41۔ | وزیرآباد میں تعمیر ہونے والے انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو چالو کرنے کا مطالبہ ----------- | 752 |
| 42۔ | لینڈ مافیا کا محکمہ کے عملے کی ملی بھگت سے موضع بھائی کوٹ | |

| | | |
|---|---|---|
| | نواز شریف فارم سے ملحقہ سرکاری اراضی پر قبضہ اور فروخت ------------ | 754 |
| 43۔ | لاہور کی ڈسٹرکٹ جیل اور کوٹ لکھپت جیل میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنے سے قیدیوں کے مسائل میں اضافہ ------------ | 755 |
| 44۔ | صوبہ میں خواتین کے لئے مزید الگ جیلیں تعمیر کرنے کا مطالبہ ------------ | 756 |
| 45۔ | لاہور، ضلعی حکومت کے عملہ کی ملی بھگت سے مضر صحت پتی کی سر عام فروخت ------------ | 757 |
| 46۔ | ملتان، جھگیوں میں خسرہ کی وباء سے سات بچے ہلاک اور متعدد شدید متاثر ------------ | 757 |



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 47۔ | دریائے راوی میں زہریلا پانی آنے سے ہزاروں ٹن مچھلی ہلاک نیز مردہ مچھلی کی شہروں میں سر عام فروخت جاری ------------ | 758 |
| 48۔ | لاہور بورے والا روڈ سیوریج پائپ لائن ناقص مٹیریل کی وجہ سے تعمیر کے فوراً بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ------------ | 759 |
| 49۔ | سرگودھا جنرل بس سٹینڈ پر سکیورٹی کے ناکافی انتظامات کی وجہ سے دہشتگردی کے خدشات میں اضافہ ------------ | 760 |
| | پوائنٹ آف آرڈر | |
| 50۔ | رحیم یار خان میں دانش سکول کے افتتاح پر وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------ | 760 |
| 51۔ | معزز ممبران کی حاضری قومی اسمبلی کے ممبران کی طرح لگوانے کا مطالبہ------------ | 769 |
| 52۔ | رحیم یار خان میں دانش سکول کے افتتاح پر وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا(۔۔۔جاری) ------------ | 773 |
| | سرکاری کارروائی | |
| | بحث | |

| | | |
|---|---|---|
| 53۔ | اشیاء ضروریہ کی قیمتوں کی ہوشربا گرانی پر عام بحث ----------- | 791 |

جمعتہ المبارک،14۔جنوری 2011

جلد 22: شمارہ 10

| | | |
|---|---|---|
| 54۔ | ایجنڈا ----------- | 823 |
| 55۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- | 825 |
| 56۔ | نعت رسول مقبولﷺ ----------- | 826 |
| | سوالات (محکمہ جات قانون و پارلیمانی امور، پبلک پراسیکیوشن اور بہبود آبادی) | |
| 57۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------- | 827 |
| 58۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------- | 867 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | تحاریک التوائے کار | |
| 59۔ | سابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کو وزیر اعلیٰ کی جانب سے سرکاری رہائش گاہ کی خلاف پالیسی الاٹمنٹ ----------- | 879 |
| 60۔ | حکام کے غلط فیصلے سے محکمہ خوراک کو پی پی بیگز کی فروخت سے مالی نقصان کا خدشہ ----------- | 882 |
| 61۔ | لاہور میں اربن و دیگر ٹرانسپورٹروں کا از خود کرایہ بڑھانے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ----------- | 882 |
| 62۔ | لاہور میں خاتون سے نوجوانوں کی اجتماعی زیادتی ----------- | 883 |
| 63۔ | ٹی ایم اے قصور کی جانب سے شہر میں کوئی وجہ بتائے بغیر متعدد دکانوں کو سیل (seal) کرنے سے دکانداروں کو پریشانی کا سامنا ----------- | 884 |
| 64۔ | ای ڈی او ایجوکیشن گجرات کی کرپشن کا انکشاف ----------- | 885 |
| 65۔ | لاہور میں محکمہ صحت کی عدم توجہی کی بناء پر سوائن فلو کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ----------- | 886 |

| | | |
|---|---|---|
| 66۔ | بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ورک چارج ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی ---------- | 886 |
| 67۔ | فیصل آباد اڈا مونگی بنگلہ گوجرہ میں چیف سیکرٹری کے حکم پر عملہ ریونیو اور پولیس نفری کا متعدد دکانوں کو مسمار کرنا ----------- | 887 |
| 68۔ | عرب ہاؤسنگ سوسائٹی میں قبرستان کے لئے مختص زمین کو فروخت کرنے سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا ----------- | 888 |
| 69۔ | لاہور رنگ روڈ لینڈ ریکوزیشن میں متعلقہ عملے کی کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف ----------- | 889 |
| | **پوائنٹ آف آرڈر** | |
| 70۔ | معزز ممبران کی حاضری سے متعلق میڈیا پر دکھائے جانے والے تضحیک آمیز مناظر کو روکنے کا مطالبہ ----------- | 890 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **سرکاری کارروائی** | |
| | **بحث** | |
| 71۔ | اشیاء ضروریہ کی قیمتوں کی ہوشربا گرانی پر عام بحث(۔۔۔جاری) ----------- | 904 |
| 72۔ | کورم کی نشاندہی ----------- | 920 |
| | **سوموار، 17۔جنوری 2011** | |
| | **جلد 22: شمارہ 11** | |
| 73۔ | ایجنڈا ----------- | 922 |
| 74۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- | 924 |
| 75۔ | نعت رسول مقبولﷺ ----------- | 925 |
| 76۔ | جناب سپیکر کی زیر صدارت حاضری رجسٹر کے معاملے پر ہونے والی میٹنگ میں کئے گئے فیصلے کا اعلان ----------- | 926 |

سوالات (محکمہ سکولزایجوکیشن)

77۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------ 926

78۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 966

پوائنٹ آف آرڈر

79۔ بھکر میں مسجد مکتب سکولوں کی بندش سے زیر تعلیم بچے تعلیم سے محروم ------------ 988

توجہ دلاؤنوٹس

80۔ ضلع شیخوپورہ، اڈافیروزوٹواں میں استقبالی کیمپ میں ہوائی فائرنگ سے نوجوان کی ہلاکت ------------ 991

81۔ ضلع شیخوپورہ، ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دواشخاص کی ہلاکت کا معاملہ ------------ 993

82۔ ملتان، گلشن مارکیٹ میں ڈکیتی کی تفصیلات ------------ 995

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

تحاریک استحقاق

83۔ (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------ 996

تحاریک التوائے کار

84۔ چیک اینڈ بیلنس کا مؤثر نظام نہ ہونے کی وجہ سے لاہور میں مردہ گوشت کی سرعام فروخت (---جاری) ------------ 999

85۔ لاہور کے فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں اساتذہ کی خالی اسامیاں پُر نہ ہونے کی وجہ سے طالبات ومریضوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------ 1001

سرکاری کارروائی

بجٹ

86۔ بجٹ 2011-12 کے لئے ممبران سے پری بجٹ تجاویز

| | | |
|---|---|---|
| | لینے کے لئے عام بحث | 1002 |

منگل،18۔جنوری 2011

جلد 22:شمارہ 12

| | | |
|---|---|---|
| 87۔ | ایجنڈا | 1047 |
| 88۔ | تلاوت قرآن پاک وترجمہ | 1049 |
| 89۔ | نعت رسول مقبولﷺ | 1050 |
| | تحاریک استحقاق | |
| 90۔ | (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) | 1051 |
| | تحاریک التوائے کار | |
| 91۔ | منڈی مویشیاں کھاریاں شہر کے نزدیک قائم کرنے سے ٹریفک بلاک اور شہریوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) | 1052 |
| 92۔ | برائٹ پبلیکیشن راولپنڈی کی جانب سے کلاس اول کی سائنس کتاب میں نبی پاکﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی | 1055 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 93۔ | محکمہ تحفظ ماحولیات اور ضلعی انتظامیہ کی غفلت سے غیر قانونی فیکٹریوں اور کارخانوں سے لاہور میں آلودگی میں اضافہ (۔۔۔جاری) | 1057 |
| 94۔ | یوریا کھاد کی قیمتوں میں بے جا اضافہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) | 1059 |
| 95۔ | بلدیہ ڈنگہ ضلع گجرات میں قائم بس سٹینڈ کو ختم کرنے سے ٹریفک بلاک اور بھتہ خوری میں اضافہ (۔۔۔جاری) | 1060 |
| 96۔ | لاہور کی ڈسٹرکٹ اور کوٹ لکھپت جیل میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنے سے قیدیوں کے مسائل میں اضافہ (۔۔۔جاری) | 1062 |
| | سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) | |

97۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------ 1064
98۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 1106
99۔ درخواست ہائے رخصت ------------ 1128
قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)
100۔ اسلام میں خواتین کو دیئے گئے حقوق پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ ------------ 1133
101۔ چھوٹے شہروں کے ملازمین کو بڑے شہروں کے ملازمین
کے برابر الاؤنسز دینے کا مطالبہ ------------ 1139
102۔ وفاقی حکومت کی طرح صوبائی حکومت بھی اپنے ملازمین
کی سپیشل پے اور الاؤنسز کو ڈگنا کرے ------------ 1141
103۔ چنیوٹ ساڑمرادوالہ روڈ کو جلد از جلد تعمیر کرنے کا مطالبہ ------------ 1149
پوائنٹ آف آرڈر
104۔ این ایف سی ایوارڈ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ------------ 1150
105۔ فیصل آباد کے لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے
پر وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------ 1154

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 106۔ | اسلحہ لائسنس کے طریق کار کو آسان بنانے کا مطالبہ ------------ | 1155 |
| 107۔ | چوکی جنڈیالی میاں چنوں پر ڈاکوؤں کا حملہ ------------ | 1161 |
| 108۔ | انڈکس | |

549

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ،12۔جنوری 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) (سروس کاریکارڈ) ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (سروس کاریکارڈ) ملازمت 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن حکیم، پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن حکیم، پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

550

7۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2010 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2010 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون (ترمیم) گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010 منظور کیا جائے۔

9۔ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی 2010 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی 2010 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی 2010 منظور کیا جائے۔

551

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## پندرھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

### بدھ،12۔جنوری2011

### (یوم الاربعاء،7۔صفر المظفر1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح 10بج کر 10منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد محمود نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝٤٤
يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٤٥

**سُوۡرَةُ الأحزَاب آيات 44 تا 45**

جس روز وہ اس سے ملیں گے اُن کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اُس نے اُن کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہےo اے پیغمبر ﷺ! ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہےo

**وماعلینا الاالبلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

کرم آج بالائے بام آ گیا ہے
زباں پہ محمد ﷺ کا نام آ گیا ہے
مجھے مل گئی دو عالم کی شاہی
میرا اُن کے منگتوں میں نام آ گیا ہے
مزہ تب ہے سرکار محشر میں کہہ دیں
وہ دیکھو ہمارا غلام آ گیا ہے
میرے پاس کچھ بھی نہ تھا روزِ محشر
نبی کا وسیلہ ہی کام آ گیا ہے
جہاں چھڑ گیا ذکر شاہِ مدینہ
لبوں پر درود و سلام آ گیا ہے

## سوالات

### (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ)

### نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

**جناب قائم مقام سپیکر:** اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** On her behalf Question No. 1532 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### ضلعی حکومت لاہور کے 2002 تا 2005 کے بجٹ اخراجات کی تفصیلات

*1532: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل لاہور میں سال 2002 تا 2005 کون کون سی، سی سی بیز بنائی گئیں ان کے نام و پتا جات اور انہیں کتنی رقم ادا کی گئی ہے؟

(ب) تحصیل لاہور کی ایک سی سی بی نے کتنے waiting sheds بنائے ہیں اور ان sheds کی specification کیا ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) محکمہ لوکل گورنمنٹ نے کون سا ایسا نظام وضع کیا ہے جس سے قومی پیسے کا ضیاع تحصیل کونسل و ضلعی حکومت میں روکا جا سکتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت فنڈ کے غلط استعمال کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے اور بہتر استعمال کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):**

(الف) Devolution کے بعد تحصیل لاہور ختم ہو چکی ہے اور لاہور کو 9 ٹاؤنز میں تقسیم کر دیا گیا ہے لہذا تحصیل لاہور کا وجود نہ ہونے کی وجہ سے اس میں موجود سی سی بیز کے متعلق معلومات فراہم نہیں کی جا سکتیں۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001، سی سی بی رولز 2003، بجٹ رولز اور ورکس رولز بنائے جا چکے ہیں اور تمام مقامی حکومتیں، ضلعی حکومت، ٹی ایم اے اور یونین ایڈمنسٹریشن کو ان قوانین و ضوابط کے مطابق فنڈز استعمال کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ پیسے کا ضیاع قوانین و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے پر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں تمام مقامی حکومتوں کو محکمہ ہذا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے قوانین کی پابندی کرنے کے لئے مسلسل ہدایات کی جا رہی ہیں۔

(د) سی سی بیز کی کارکردگی جانچنے کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کے لئے تمام ضلعی حکومتوں کو مورخہ 15-09-2010 (کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ مطلوبہ معلومات فراہم ہونے پر جانچ پڑتال کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال؟

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) کی تیسری لائن میں انہوں نے لکھا ہے کہ "اس سلسلے میں تمام Local Governments کو محکمہ ہذا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے قوانین کی پابندی کرنے کے لئے مسلسل ہدایات کی جا رہی ہیں۔" میرا سوال یہ ہے کہ تمام Local Governments کا کیا تعلق ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام Local Governments سے متعلقہ جتنے بھی افسران ہیں اُن کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** محترمہ! آپ نے کیا پوچھا ہے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 سی سی بی رولز 2003 کے تحت فلاں فلاں رولز بنائے گئے تھے اور اس سلسلے میں تمام Local Governments کو محکمہ ہذا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے قوانین کی پابندی کرنے کے لئے مسلسل ہدایت دی جا رہی ہے۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ تمام Local Governments سے ان کی کیا مراد ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ ایک clerical mistake ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تمام افسران، ضلعی حکومتوں اور TMAs کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اگر یہ misprint ہوا ہے تو محکمہ کے خلاف یہ کیا کارروائی کریں گے یا کیا یہ assure کریں گے کہ اس کو روانی میں لکھ گئے ہیں لیکن اگر اس کا کوئی اور مطلب ہے یا کوئی ایڈمنسٹریشن کے under مطلب ہے تو اُس کو واضح کیا جائے کیونکہ میرے حساب سے Local Governments ہیں اور نہ ہی ان کے آنے کا کوئی chance ہے۔ یہ اس جواب کا کس کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے؟ سوال کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ سی سی بی میں جو رقوم involve ہیں وہ کوئی چند ہزار نہیں بلکہ کروڑوں، اربوں میں ہیں اور اس کا کسی کو responsible ہونا پڑے گا۔ اگر ہمیں یہی نہیں پتا کہ لوکل گورنمنٹ کے اس لفظ سے مطلب کیا ہے تو ہم اُس کی responsibility place نہیں کر سکتے۔ اس وقت میرا مقصد political نہیں ہے بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ who is responsible? لوکل گورنمنٹس کون ہیں جن کے پاس یہ ساری ہدایات، پیسا، سی سی بی کے حساب کتاب اور جانچ پڑتال ہے اگر ایڈمنسٹریٹو یونٹ بھی ہے تو بتائیں تاکہ ہمیں پتا ہو کیونکہ کروڑوں روپے کا مسئلہ ہے؟ میں یہ بھی بتا دوں کہ اس سلسلے میں ہماری حکومت کے زمانے میں جو C.C.B's دی گئی تھیں اس میں جتنی انکوائریاں اور جتنی ذلت ان C.C.B's کو بھگتنی پڑی تو یہاں پر میں خانیوال کی تین مثالیں دے سکتی ہوں کہ C.C.B's hold کرنے والے لوگوں کو تقریباً ناک میں رسہ ڈال کر گھسیٹا جا رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! responsibility place کرنے کے لئے یہ کوئی چھوٹا سا سوال نہیں ہے بلکہ اس کی اہمیت کو سمجھ کر اس کا مجھے جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے جو بات کی ہے میرا خیال ہے کہ اس سے clear تو ہو جاتا ہے اس لئے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز (د) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ C.C.B's کی کارکردگی جانچنے کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کے لئے تمام ضلعی حکومتوں کو مورخہ 15-09-10 کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ letter لکھا گیا تو کیا ضلعی حکومتیں تھیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ سے مراد اس وقت ڈی سی او صاحبان ہیں جو کہ ایڈمنسٹریٹرز لگائے گئے ہیں۔ تمام ضلعی حکومتوں، D.D.O.(R's) اور T.M.A's میں موجود ایڈمنسٹریٹرز کو یہ ہدایات جاری کی گئی تھیں اور انہوں نے ہی ان پر عملدرآمد کرنا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بات understood ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! تتمہ کے ساتھ لگے ہوئے letter کا reference نمبر بھی ہے جس میں لکھا ہے کہ information regarding C.C.B's جس میں instruction دی گئی ہے کہ نئے سرے سے ان تمام headings کے under اس کو tabulate کیا جائے اور اس کا پتا چلایا جائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو پچھلی C.C.B's چلتی رہی ہیں تو آخر ان کا بھی کوئی انچارج تھا، ہم کہتے ہیں over دینا تو انہوں نے وہ فائلیں کہیں بند یا غائب تو نہیں کر دیں کہ نئے سرے سے یہ letter D.C.O's کو ہی جاری کیا جائے تو آپ کو اس کی کیا ضرورت محسوس ہوئی اور کیا پچھلا ریکارڈ کافی نہ تھا اور کیا پچھلے ریکارڈ میں سارا کچھ غلط تھا کہ یہ letter جاری کیا ہے کہ اس کا نئے سرے سے پتا کیا جائے تو پچھلا ریکارڈ کہاں گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کل لاء منسٹر صاحب نے بھی بات کی تھی اور کہا تھا کہ اسمبلی اجلاس وقت پر شروع ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح حکومت کی ذمہ داری ہے تو اسی طرح سپیکر اور Chair کی بھی ذمہ داری ہے کہ اجلاس وقت پر شروع ہو۔ میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن لاء منسٹر صاحب! میں آج چاہتا ہوں کہ باہر رکھی ہوئی attendance sheet کو مستقل طور پر سیکرٹری صاحب کے پاس رکھ دیا جائے تاکہ وہ ممبر جو آکر اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیتے ہیں اور جو نہیں آتے ان میں کوئی فرق ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو معزز ممبران وقت پر آئیں تو اجلاس کو attend کرتے ہوئے ہی حاضری لگائیں تو اس کے لئے آپ کا یہ فیصلہ یا measure بہت affective ہوگا لیکن میری ایک گزارش ہے کہ اگر آپ نے attendance register کو یہاں side پر in House رکھوانا ہے تو پھر اس فیصلے پر آئندہ بھی عمل ہونا چاہئے اور یہ فیصلہ پھر reverse نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اگر reverse ہوگا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اور بُرے اثرات ہوں گے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ہم نے اچھائی کی طرف جانا ہے اور میرا خیال ہے کہ جب Chair اس بات کو announce کر رہی ہے تو پھر سیکرٹری اسمبلی اس attendance sheet کو باہر سے اٹھوا کر اندر رکھوائیں اور آئندہ سے جس ممبر نے حاضری لگانی ہے تو جب وہ ایوان میں آئے تو وہ آکر حاضری لگائے تاکہ سب کو نظر آئے کہ یہاں پر ممبر موجود ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** لوکل گورنمنٹ کی طرف سے تمام D.C.O's کو letter جاری ہو گیا تھا کہ سابقہ اور موجودہ دور کا C.C.B ریکارڈ مہیا کر دیا جائے۔ اس وقت D.C.O's کے پاس ریکارڈ موجود ہے اور جب بھی معلومات چاہیئں ہوں گی وہ ہم فراہم کر دیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران کی attendance sheet باہر لابی سے لاکر
ایوان میں سیکرٹری اسمبلی کی table پر رکھ دی گئی)

**جناب قائم مقام سپیکر:** اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

(اس مرحلہ پر attendance sheet وزیر قانون و پارلیمانی امور نے ملاحظہ فرمائی)

**ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 1533 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور۔دھرم پورہ بازار میں تجاوزات کا مسئلہ

*1533: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دھرم پورہ مین بازار میں ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہو چکی ہے اور جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ناجائز تجاوزات سرکاری اہلکاروں اور افسران کی ملی بھگت سے قائم ہوئی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ناجائز تجاوزات کو کب تک ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):**

(الف) یہ درست ہے کہ مین بازار دھرم پورہ میں ناجائز تجاوزات ہیں اس سلسلہ میں ٹاؤن انتظامیہ عزیز بھٹی ٹاؤن نے مین بازار دھرم پورہ اور گلی نمبر 39، 43، 44، 47، 48 اور 49 میں عارضی و پختہ ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا ہے۔ اس کے علاوہ انجمن تاجران کے ساتھ مل کر بھی پروگرام بنایا گیا ہے تاکہ از خود ناجائز تجاوزات ختم کی جائیں مزید کارروائی جاری ہے۔ جہاں تک دھرم پورہ مین بازار میں صفائی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں دھرم پورہ مین بازار کو صاف کر دیا گیا ہے اب گندگی کے ڈھیر وغیرہ نہ ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ ٹی ایم اے عزیز بھٹی ٹاؤن نے مین بازار دھرم پورہ میں آپریشن کیا ہے مزید کام ابھی جاری ہے جبکہ اس بازار کو صاف کر دیا گیا ہے۔

**ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ "ناجائز تجاوزات ختم کرنے کے لئے آپریشن کیا جارہا ہے"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے ناجائز تجاوزات قائم کی ہوئی تھیں کیا انہیں کوئی جرمانہ بھی کیا گیا اور کتنے لوگوں کو جرمانہ کرکے کتنی رقم اکٹھی کی گئی؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! میرے پاس latest report کے مطابق اس ضمن میں 36 ہزار روپے کے قریب جرمانہ کیا گیا ہے۔

**جناب وسیم قادر:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب وسیم قادر:** شکریہ۔ جناب سپیکر! ناجائز تجاوزات کے متعلق اسی ٹاؤن میں پہلے ہی آپ کے بھی علم میں ہوگا اور ایوان کے علم میں بھی ہے کہ ایک کمیٹی آپ کے حکم سے بنی تھی جس میں دو اشخاص کا نام آیا تھا لیکن ابھی تک انہیں remove نہیں کیا گیا اور اسی وجہ سے وہاں پر ناجائز تجاوزات موجود ہیں تو میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پہلے ہی دو تین دفعہ اس مسئلے پر بات ہو چکی ہے۔ کھلے عام پیسے لینے والے لوگ تبدیل کرنے تک ناجائز تجاوزات ختم نہیں ہو سکتیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے میرے ساتھ تین دفعہ وعدہ کیا اور سمری لکھی گئی جس میں ان دو آدمیوں کا نام بھی mention تھا لیکن ابھی تک وہ as it is وہیں پر کام کر رہے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** وسیم صاحب! آپ کی شکایت کسی ضمنی سوال کے زمرے میں نہیں آتی اس لئے آپ پارلیمانی سیکرٹری سے مل کر بات کر لیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کی grievance کو redress کریں۔

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** شکریہ۔ جناب سپیکر! ناجائز تجاوزات کو جب بھی حکومت نے گرایا ہے تو اس کے بعد main مسئلہ re-encroachment کا ہے یعنی ایک دفعہ جب کسی بازار کو چوڑا کر دیا جائے یا encroachment کو ہٹا دیا جائے تو چند دنوں کے بعد ہی اس پر دوبارہ encroachment ہو جاتی ہے

تو میرا ضمنی سوال اور یہ تجویز بھی ہے کہ کیا حکومت rules اور by rules میں یہ لکھنے کو تیار ہے کہ re-encroachment کے مسئلے کو کیسے حل کرنا ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! میں محترمہ سے پہلے تو یہ گزارش کروں گا کہ اگر ان کے علم میں کوئی ایسی جگہ سامنے آئی ہے تو یہ ہمارے علم میں لائیں ہم وہاں پر سخت action لیں گے---

**جناب قائم مقام سپیکر:** وہ کہہ رہی ہیں کہ جب encroachment ہو گئی تو اسے ہٹا دیا پھر جب دوبارہ ہو جاتی ہے تو اس پر کیا کیا جاتا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! ایک encroachment ایسی ہے جسے مستقل encroach کہا جاتا ہے اس کا حل نکلنے کے بعد دوبارہ وہاں پر encroachment نہیں ہوتی لیکن جب وہ کرسیاں اور اس قسم کا سامان وغیرہ ہمارے عملہ کو دیکھ کر اندر رکھ لیتے ہیں اور پھر دوبارہ باہر لے آتے ہیں تو وہاں پر بھی ہم انہیں جرمانہ کرتے ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ شہریوں کو سہولت ملے اور encroachments زیادہ سے زیادہ ختم ہوں۔ شکریہ

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات درست کی ہے کہ ایک عارضی encroachment ہوتی ہے کہ کرسیاں اور بنچ وغیرہ اٹھالیں یا کھوکھے ہٹالیں اور اس کے پیچھے جو malpractices ہوتی ہیں وہ malpractices جو وہاں کے تھڑے ٹھیکے پر دے دیتے ہیں تو اس کے لئے re-encroachment کے کیا rules ہیں کیونکہ re-encroachment میں وہ دوبارہ پکے کر کے بنا لیتے ہیں اور انہیں کوئی چیک کرنے نہیں آتا اور کئی کئی سال وہ قائم رہتی ہیں کیونکہ جب ایک دفعہ بلڈوزر گزر گیا تو اس کے بعد دوبارہ ناجائز تجاوزات بن جاتی ہیں تو کیا اس پر rule موجود ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کا supplementary question valid ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کوئی re encroachment کا rule ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! محترمہ نشاندہی کریں تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: re-encroachment specific پر کوئی rules ہیں کہ نہیں کیونکہ encroachment تو encroachment ہی ہے چاہے وہ ایک دفعہ ہو یا دس دفعہ تو اس پر encroachment کے basic rules ہی apply ہوں گے یا کوئی اور؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! وہی rules ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

## پوائنٹ آف آرڈر

## معزز ممبران کی ایوان میں حاضری کو حاضری رجسٹر کے مطابق یقینی بنانا

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! It is regarding the attendance آپ کے احکام جاری ہوئے ہیں تو میں آپ سے صرف یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ جن لوگوں کی attendance لگی ہوئی ہے وہ اس وقت لاء منسٹر صاحب دیکھ رہے ہیں تو kindly جو لوگ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں اور ان کی attendance لگ چکی ہے تو please ان کے نام delete کئے جائیں اور یہ چیز ختم ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ممبران یہاں پر تشریف فرما ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اور جو حاضری لگی ہوئی ہے میں وہ بتانا چاہتا ہوں کہ اجلاس دس بج کر دو یا تین منٹ پر شروع ہوا ہے اور ابھی 20 منٹ ہوئے ہیں اور 20 منٹ میں جو ہوا ہے وہ میں on record لانا چاہتا ہوں۔ یہ آپ note فرمائیں اور اس بات کی انکوائری کروائیں کہ یہ signature جو ہیں یہ کس کے ہیں، معزز ممبران پر بھی الزام لگایا جاتا ہے، معزز ممبران کی بجائے کوئی آپ کے سیکرٹریٹ کا عملہ تو اس میں ملوث نہیں ہے؟ جو آتے ہی، یعنی اجلاس بعد میں شروع ہوتا ہے اور وہ signatures پہلے ہی کر دیتا ہے۔ مجھے اس میں محسوس بھی ایسے ہی ہو رہا ہے کیونکہ اس میں کافی سارے signatures ایک ہی آدمی نے کئے ہیں۔ میں نام بتاتا ہوں۔ میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا، یہ بڑے punctual، بڑے معزز اور بڑے law knowing

ہیں ان کے یہاں پر signature موجود ہیں مگر وہ خود نہیں ہیں۔ اب یہ انہوں نے کسی کو کہا ہے کہ میری حاضری لگاؤ یا کسی نے خود ہی لگائی ہے، یہ اب آپ کو پتا کرانا ہوگا۔ اس کے بعد آپ note فرمائیں ملک فیاض احمد یہاں موجود نہیں ہیں مگر حاضری لگی ہوئی ہے۔ چودھری محمد اسد اللہ موجود نہیں ہیں، حاضری لگی ہوئی ہے۔ میاں شاہد حسین خان موجود نہیں ہیں مگر حاضری لگی ہوئی ہے۔ یہ تینوں دستخط ایک ہی قلم اور ایک ہی handwriting کے معلوم ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر علی جاوید موجود نہیں ہیں اور حاضری لگی ہوئی ہے۔ چودھری شہباز احمد پی پی۔143 بھی موجود نہیں ہیں اور حاضری لگی ہوئی ہے۔ مسٹر محمد نوید انجم صاحب، اب ان کی حاضری لگی ہوئی دیکھ کر مجھے بڑی پریشانی ہوئی ہے کہ وہ ہمارے اتنے معزز ممبر ہیں اور ان کی حاضری لگی ہوئی ہے۔ مسٹر اللہ رکھا کی حاضری لگی ہوئی ہے مگر موجود نہیں ہیں۔ مسٹر محسن لطیف موجود نہیں ہیں اور حاضری لگی ہوئی ہے۔ یہ پانچوں کی handwriting ایک ہی ہے بلکہ قلم بھی ایک ہے۔ آگے آجائیں پی پی۔166 مسٹر منور حسین منج، میں نے ان کو یہاں پر کبھی نہیں دیکھا اور حاضری ان کی سب سے پہلے لگی ہوئی ہے۔ مسٹر محمد جاوید بھٹی، خبر یہ چل رہی ہے کہ وہ زخمی ہیں، شاید کسی ہسپتال میں ہیں اور ان کے ساتھ کل کا کوئی مسئلہ بنا ہوا ہے لیکن یہاں پر حاضر ہیں۔ اس کے بعد چودھری طارق محمود باجوہ موجود نہیں ہیں اور حاضری لگی ہوئی ہے۔ مسٹر سید ابرار حسین شاہ موجود نہیں ہیں اور حاضری لگی ہوئی ہے۔ رائے محمد اسلم خان موجود نہیں ہیں حاضری لگی ہوئی ہے۔ یہ بھی ایک ہی ballpoint سے ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ ساری حاضریاں کسی معزز ممبر نے لگائی ہیں۔ یہ حاضریاں کسی سیکرٹریٹ کے آدمی نے لگائی ہیں اور یہ ایک ہی آدمی ہے۔ پھر اس بات کی انکوائری ہونی چاہئے کہ اسے کسی نے کہا ہے کہ تم یہ کام کرو یا وہ اپنے طور پر کر رہا ہے؟ سردار خالد سلیم بھٹی موجود ہیں اور ان کی حاضری بھی موجود ہے۔ محترمہ راحیلہ خادم، یعنی ان کے behalf پر سارے questions ہو رہے ہیں بہر حال وہ یہاں موجود ہیں۔ مسز لیلیٰ مقدس ان کی حاضری لگی ہوئی ہے۔ مسز رفعت سلطانہ ڈار یہ فیصل آباد سے ہیں۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان کی بیٹی فوت ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ان کی بیٹی فوت ہو گئی ہے اور وہ اتنے افسوس کے باوجود یہاں پر حاضر ہیں۔ مسز فرحانہ افضل حاضری لگی ہوئی ہے۔ مسز خدیجہ عمر، یعنی اپوزیشن نے بھی اس میں پورا حصہ ڈالا ہوا ہے، وہ موجود نہیں ہیں اور حاضری لگی ہوئی ہے۔ اس کے بعد مسز آمنہ الفت،

کتنے افسوس کی بات ہے،اس بات کی انکوائری ہونی چاہئے کہ یہ ان کے کہنے پر ہوا ہے یا کسی نے خود کیا ہے؟اس کے بعد مسز قمر عامر چودھری موجود نہیں ہیں حاضری لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر!یہ صورتحال ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ اس پر آپ نے جو بھی طریق کار اپنانا ہے، ہاؤس کی کمیٹی بنانی ہے یا کیا کرنا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ زیادہ تر کسی اہلکار کی طرف ہی جائے گا کیونکہ یہ سارے signatures میری دانست میں ایک ہی قلم سے ہیں اور یہ ایک ہی آدمی کی handwriting لگتی ہے۔اس کو یا تو ماہانہ مل رہا ہے اس بنیاد پر وہ کر رہا ہے یا اگر اس کی خود سے کوئی وجہ ہے تو پھر وہ بتائے گا۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کے level پر ہو کیونکہ یہ administrative معاملہ ہے،آج آپ نے اس کو اٹھایا ہے،آپ کے level پر ہی اس کی انکوائری ہونی چاہئے اور اس سلسلے میں سیکرٹری صاحب آپ کے ساتھ ہوں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ بھی ہاؤس میں پیش ہونا چاہئے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** راناصاحب!یہ بتائیں کہ ہاؤس کمیٹی بنائے یا اس کو سپیکر آفس دیکھے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان):** جناب سپیکر!چونکہ یہ سیکرٹریٹ سے متعلقہ معاملہ ہے اور میں ابھی کوئی بات with confirmation نہیں کر سکتا لیکن میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ معاملہ سیکرٹریٹ کے کسی اہلکار کے اوپر جا کر ختم ہوگا۔وہ یہ کیوں کرتا ہے،اس کا اس میں کیا مفاد ہے، کسی نے اسے کہا ہے یا وہ از خود ہی تمام ممبران کا ہمدرد بنا ہوا ہے؟یہ بات تو پھر investigation میں سامنے آئے گی اس لئے مناسب یہ ہوگا کہ یہ کمیٹی آپ کی direct supervision میں اس کی انکوائری کرے اور اس میں آپ کے سیکرٹریٹ سے متعلقہ لوگ شامل ہوں۔آپ کی زیر نگرانی اس کی انکوائری ہو کیونکہ یہ معاملہ اُسی طرف جائے گا۔

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، محترمہ!

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** جناب سپیکر!یہ مسئلہ کوئی آج کا نہیں ہے بلکہ یہ کئی سالوں کا ہے۔مجھے یاد ہے کہ ہماری گورنمنٹ کے زمانے میں ہی اسمبلی سیکرٹریٹ نے حاضری کے لئے cards issue کئے تھے جو کمپیوٹر میں feed ہو کر punch ہوتے تھے۔میرا کارڈ میرے پاس شاید ابھی بھی موجود ہے اور وہ واپس بھی نہیں لیا گیا۔ویسے تو آپ لوگ number plates اور ID cards بھی واپس لے لیتے ہیں لیکن میرا وہ حاضری کارڈ ڈبلیو۔333 میرے پاس ہے۔وہ punch machines لگی ہوئی ہیں یا سٹور میں

پڑی ہیں ان کا پتا کیا جائے؟ یہاں لا کر رجسٹر رکھ دینے اور حاضری لگوانے کی بجائے اس system کو revive کیا جائے۔ اس کی ایک اور بڑی serious complication یہ ہے کہ اگر کسی کی کوئی FIR کٹی ہوئی ہے، جیسے پیپلز پارٹی کے ایک ایم پی اے ہسپتال میں موجود ہیں اور وہ ایک medico legal case ہے۔ یہاں اسمبلی کی حاضری کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص یہاں موجود ہے اور یہ ایک court evidence کا کام دیتا ہے۔ اگر میں یہاں موجود نہیں ہوں اور میرے یہاں signature ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ میں یہاں پر موجود ہوں اور جا کر کہیں قتل کر کے واپس آ جاؤں۔ یہ انتہائی serious مسئلہ ہے کیونکہ یہاں legislators کی موجودگی اور FIR ایک importance رکھتی ہے۔ یہاں پر کسی کی تذلیل کرنا مقصد نہیں ہے کہ اس نے اپنے دوست کی حاضری لگادی یا سیکرٹریٹ نے پیسے لے کر حاضری لگادی۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے لئے آپ کے پاس ایک foolproof طریقہ موجود ہے، وہ مشینیں خریدی ہوئی ہیں، cards issue ہوئے ہیں، اس کو revive کریں اور اس کو دیکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر سامیہ امجد نے جو بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح اتنے foolproof طریقے سے دھوکا دیا جائے گا کہ آپ پکڑ ہی نہیں سکتے۔ یہاں پر ہی لوگوں کے پاس دس دس کارڈ ہوا کریں گے اور وہ کارڈ چلا دیا کریں گے۔ ویسے تو کل کو ہاؤس جو بھی فیصلہ کرے، میں کوئی فیصلہ مسلط تو نہیں کر سکتا لیکن اگر آپ نے حاضری کو ensure کرنا ہے کہ اسی کی attendance لگے جو یہاں حاضر ہو تو پھر یہاں پر رجسٹر رکھنے کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اگر CCTV کیمرہ اس حاضری مشین پر لگا ہوا ہو تو پتا چل جائے گا کہ ایک ہی بندہ دس کارڈ feed کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کا point of view آ گیا اور یہ ریکارڈ ہو گیا ہے میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

محترمہ عائشہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ عائشہ جاوید!

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کو ایک suggestion دینا چاہ رہی تھی کہ biometrics کا طریقہ ہر جگہ پر ہے اس سے ہم کارڈ کی بھی بچت کر سکتے ہیں۔ اس سے fooling بھی

نہیں ہو سکتی۔ جب تک آپ خود آ کر اپنا thumb impression نہیں دیں گے تب تک آپ کے signatures نہیں ہوں گے اور آپ کی entry نہیں ہو گی۔

It's just a suggestion. It's up to you now. You can incorporate.

**جناب قائم مقام سپیکر:** بالکل صحیح ہے۔ جی، رانا صاحب!

**رانا تنویر احمد ناصر:** جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں ان کی بھی حاضری لگی ہوئی ہے تو پھر اس پر بھی کوئی طریق کار وضع کر لیا جائے کیونکہ وہ بھی حکومت کا حصہ ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** وہ تو حکومت نے اپنی سطح پر دیکھنا ہے۔ ہم تو اسمبلی میں اپنے ممبران کو دیکھ سکتے ہیں اور جب ہم باہر rule of law کی بات کرتے ہیں تو یہاں پر بھی ہونا چاہئے۔ یہ جو حاضری ہے اس حوالے سے بالکل میں آپ کو بتاؤں گا، اگر اس میں اسمبلی سیکرٹریٹ ملوث ہوا تو اس کے خلاف پوری کارروائی ہو گی۔

**رانا تنویر احمد ناصر:** یہ آج بڑی اچھی exercise ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اچھا اثر پڑے گا۔ شکریہ

**وزیر مال (حاجی محمد اسحاق):** جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر مال (حاجی محمد اسحاق):** جناب سپیکر! جہاں تک حاضریوں کا تعلق ہے ہم پہلے بھی لگاتے رہے ہیں اور ممبران بھی شاید سیکرٹریٹ کے علاوہ بھی کوئی بندہ درمیان میں ملوث ہو جو کسی دوسرے دوست کی حاضری لگاتا ہو، اس میں میری رائے یہ ہے کہ اجلاس وقت پر شروع ہونا چاہئے اور اجلاس شروع ہونے کے ایک گھنٹے بعد حاضری رجسٹر اُٹھا لیا جائے۔ اس کے علاوہ یہ جو موجودہ بات ہو رہی ہے اس میں signatures دیکھ لئے جائیں کہ کیا دستخط آپس میں ملتے ہیں؟ یہ اُسی قلم سے کئے گئے ہیں یا اُسی handwriting میں کئے گئے ہیں یہ بھی check کیجئے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** نہیں، جو حاضری رجسٹر ہے اس کے ساتھ pen رکھا ہوتا ہے۔ رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ جو اوپر والا مسئلہ ہے کہ یہ کس نے sign کئے یا جو ہوا اس کو تو ہم خود دیکھ لیں گے لیکن in future course of action کے لئے آج بیٹھ کر ایک کمیٹی بنا لی جائے جس میں حکومت اور اپوزیشن کے لوگوں کو شامل کر کے جس طرح یہاں پر مختلف suggestions آ رہی ہیں ان کو دیکھتے

ہوئے آئندہ کے لئے کوئی چیز بنالیں۔ سب سے اچھی suggestion تو یہی ہے کہ حاضری رجسٹر ہاؤس کے اندر رہو اور یہاں پر آ کر حاضری لگائی جائے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! آپ نے ایک فیصلہ کیا، فیصلے کے بعد آپ نے رجسٹر منگوائے اور رجسٹر منگوا کر آپ نے یہاں ایوان کی میز پر رکھوا دیئے ہیں۔ جب آپ نے یہ رجسٹر منگوائے تو میں نے سوچا کہ بھئی اس کو check کریں کہ اس وقت کتنے لوگ ہیں؟ جب دیکھا تو وہ ایک ہی بندے نے دستخط کئے ہوئے ہیں، ایک ہی قلم ہے اور یقیناً وہ ایک کون ہو سکتا ہے؟ اب اس میں میرا خیال ہے کہ کمیٹیوں میں پڑنے والی بات نہیں ہے۔ آپ نے فیصلہ کر کے ٹیبل پر رجسٹر رکھوا دیئے ہیں اس کے بعد کوئی کمیٹی بنے گی اور فیصلہ کرے گی لیکن اس وقت تک آپ اس فیصلہ پر implement کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ چوری اور جرم وہی ہوتا ہے جو پکڑا جائے۔ اب اگر ایک چیز پر ایک سال، دو سال یا دس سال تک کوئی ایکشن نہیں ہوا جو موجودہ بات آج یہاں پر ثابت ہوئی ہے تو اس کو اس بنیاد پر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ دس سال تک اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو چیز سامنے آئی ہے اس کو منطقی انجام تک پہنچنا چاہئے کہ یہ signatures کس نے کئے اور کس بنیاد پر کئے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں implement ہونی چاہئیں باقی اس کے بعد اگر سپیکر آفس یا آپ اس میں کوئی کمیٹی for further action بنانا چاہیں تو ٹھیک ہے، بنائیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میاں صاحب! اب سوالات کی طرف دوبارہ آ جاتے ہیں۔ اس پر وقفہ سوالات کے بعد بات کرتے ہیں۔

**میاں طارق محمود:** جناب سپیکر! میری بھی عرض سُن لیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** پہلے وہ کر لیں پھر آپ کر لیجئے گا۔ جی، میاں صاحب!

**میاں محمد رفیق:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا اظہار اور اضافہ کرنا چاہوں گا۔ کبھی کبھی دیر ہو جاتی ہے جیسے آج بھی میں تھوڑی دیر سے آیا۔ آپ بھی دیکھتے ہیں، وزیر قانون بھی دیکھتے ہیں کہ میں ہمیشہ حاضر ہوتا ہوں اور شاید سب سے آخر میں ایوان سے باہر نکلتا ہوں۔ جہاں تک ایک ہی pencil

کے دستخط کی بات ہے۔ میں proxy لگانے والوں کو اور لگوانے والوں کو defend نہیں کرتا اور میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ میں نے کبھی اپنی proxy نہیں لگوائی، کسی ایک دِن کی بھی نہیں، یہ میرا چیلنج ہے۔ باقی ایک بات میں آپ کے توسط سے معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ حاضری رجسٹر کے اوپر ایک pencil پڑی رہتی ہے اسی سے ہر کوئی اپنی حاضری لگاتا ہے۔ جو بذات خود لگاتا ہے وہ بھی اسی سے لگاتا ہے اور جو کسی کی proxy لگاتا ہے وہ بھی اسی سے لگاتا ہے۔ چاہے وہ کوئی عملے کا آدمی ہے یا ممبران میں سے کوئی ہے۔ میں یہ طوطا فال نہیں نکال سکتا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ وہاں سے pencil اُٹھوا دیں ہر کوئی اپنی اپنی pencil سے حاضری لگائے پھر تو اس میں فرق آ سکتا ہے۔ (قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ تشریف رکھئے گا۔ جی، میاں طارق محمود صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ وقت کی پابندی سب سے پہلے Chair کو کرنی چاہئے اور اس کے بعد تمام ممبران کو کرنی چاہئے۔ اگر ہم لوگ ہی وقت کی پابندی نہ کریں اور ٹائم پر نہ آئیں تو ہم باقی لوگوں کو کیا سبق دیں گے؟ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ سب سے پہلے Chair وقت کی پابندی کرے اور اس کے بعد ممبران بھی وقت کی پابندی کریں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم سوالات کی طرف واپس آتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1660 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ریلوے سٹیشن لاہور پر قائم بسوں کے اڈوں کی تفصیلات

*1660: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ریلوے سٹیشن لاہور پر کن کن کمپنی کے مالکان کو اڈے فراہم کئے گئے ہیں مالکان کے نام مکمل تفصیل کے ساتھ فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے بغیر کسی criteria کے ریلوے سٹیشن پر پرائیویٹ مالکان کو اڈے دیئے ہوئے ہیں؟

(ج) محکمہ ان اڈوں سے ٹیکس کی وصولی کس حساب سے کرتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):**

(الف) ریلوے سٹیشن پر کسی کمپنی کو اڈا فراہم نہ کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) چونکہ کسی کمپنی کو کوئی اڈا فراہم نہ کیا گیا ہے لہذا کسی قسم کی ٹیکس وصولی کا کوئی سوال نہ ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، کوئی ضمنی سوال؟

**محترمہ نگہت ناصر شیخ:** جناب سپیکر! اس میں، میں نے سٹیشن کے اڈوں کے متعلق معلوم کیا تھا جس کا جواب "نہیں" میں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا سٹیشن میں پرائیویٹ کمپنیوں کو بسیں پارک کرنے کے لئے کوئی ڈپو دیئے گئے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ ریلوے سٹیشن پر کوئی ٹرانسپورٹ اڈا منظور شدہ نہ ہے۔ بمطابق Motor Vehicle Rules 1969 اڈے کی تعریف کے ضمن میں صرف A,B,C,D category کے اڈے آتے ہیں جن کی منظوری و دیگر امور کے بارے میں تفصیلات Rule No.253,255, 256,259,263 میں وضاحت شدہ ہیں جبکہ ریلوے سٹیشن کے نواح میں کوئی ایسا اڈا منظور کیا گیا ہے اور نہ ہی یہ علاقہ ایسے زون میں ہے جہاں پر ایسے کسی اڈے کی منظوری دی جا سکے۔ دراصل ریلوے سٹیشن پر دو کمپنیوں، ڈائیو وسٹی اور نیو خان کو محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے بسیں پارک کرنے کے لئے سابقاً پی آر ٹی سی ڈپو کی زمین الاٹ کر رکھی ہے جہاں پر وہ اپنی بسیں پارک کرتے ہیں۔ یہ ڈپو اڈے کا تاثر پیدا کرتا ہے جبکہ دراصل یہ اڈے نہ ہیں۔ مزید برآں ریلوے سٹیشن کے نواح میں کافی تعداد میں bays بنے ہوئے ہیں جہاں routes پر چلنے والی بسیں، ویگنیں اپنے routes کا آغاز و اختتام کرتی ہیں۔ یہ ان bays میں ترتیب سے چلتی رہتی ہیں، ایسی bays کو عمومی طور پر اڈے کی جگہ شمار کیا جاتا ہے جبکہ فی الحقیقت صورتحال اس سے مختلف ہے اور میں اس کی وضاحت کرتا جاؤں کیونکہ یہ سوال discuss ہو چکا ہے یہاں پر گیارہ bays ہیں ان میں سے پانچ bays کا کنٹرول ریلوے کے پاس اور ان میں سے چھ bays میں سے تین bays کا کنٹرول سیکرٹری آر ٹی اے کے پاس ہے اور تین bays کا کنٹرول TMA کے

پاس ہے۔ یہ سوال پہلے بھی کیا گیا ہے میں اس کی مزید وضاحت کرتا چلوں کہ ہمارے پاس تین bays کی تفصیلات موجود ہیں وہاں پر جو auction ہوتی ہے اس کی سالانہ تفصیلات میرے پاس موجود ہیں۔ بہت شکریہ

**محترمہ نگہت ناصر شیخ:** جناب سپیکر! یہ تین bays کی تفصیلات بتا دیں کہ سالانہ ان سے کتنی income آتی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** یہ تین bays جو ہیں ان میں Route No.105,111,122 ہیں۔ اس میں 06-2005 میں اٹھارہ ہزار، Route No 105 کی موجودہ تفصیل میں 10-2009 میں 31 ہزار 200 روپے کی annual auction ہوئی ہے۔ Route No.111 کی 34 ہزار 2 سو روپے ہے اور Route No.122 کی 13 ہزار 800 روپے ہے اس کی میں یہاں پر وضاحت کرتا چلوں کہ ہر ویگن کو دن میں ایک دفعہ صرف -/10 روپے کی پرچی لینا پڑتی ہے۔ اس کو ہم نے وہاں پر لوگوں کی خدمت کے لئے چلایا ہوا ہے تاکہ یہاں پر auction کا ریٹ بڑھے اور نہ ہی لوگوں کے سر پر کرائے کے اخراجات بڑھیں۔

**محترمہ نگہت ناصر شیخ:** جناب سپیکر! اس میں جو انہوں نے تین routes بتائے ہیں ان میں کتنی بسیں چلتی ہیں اور اگر یہ لوگوں کی خدمت کے لئے ہے تو۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** یہ تو fresh question ہے۔ اتنی تفصیل تو ان کے پاس نہیں ہو گی۔ جب انہوں نے ایک چیز کہہ دی ہے کہ وہاں پر اڈے دیئے ہی نہیں ہوئے۔

**محترمہ نگہت ناصر شیخ:** جناب سپیکر! انہوں نے جو 31 ہزار روپے بتائے ہیں کیا ان کو جو 31 ہزار روپے ملتے ہیں یہ اتنے کا ٹھیکہ بنتا ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** منسٹر صاحب! ابھی آپ کہہ رہے ہیں کہ اڈے دیئے نہیں ہوئے، اب آپ تین bays گنوا رہے ہیں یہ تین bays کون سی ہیں، جب آپ نے کہا ہے کہ ہم نے کسی کو اڈے دیئے ہی نہیں ہیں تو پھر آپ یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تین bays دیئے ہوئے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! اس میں جو bays ہیں وہ پبلک کی سہولت کے لئے ہیں وہ ویگن کور کنے کے لئے دیئے گئے ہیں اس میں ہم نے کہا ہے کہ۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس کا مطلب ہے کہ routes دیئے ہوئے ہیں مگر کسی پرائیویٹ کمپنی کو ٹھیکہ نہیں دیا ہوا؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جی!

**جناب قائم مقام سپیکر:** ٹھیک ہے، تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔

**جناب وسیم قادر:** جناب سپیکر! سوال نمبر 1673 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور۔ سکھ نہر سلطان محمود روڈ پر چارہ منڈی کی منتقلی کا مسئلہ

*1673: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھ نہر سلطان محمود روڈ جی ٹی روڈ شالامار کے نزدیک چارہ منڈی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈی میں چارہ لے کر آنے والے ٹریکٹر وغیرہ سکھ نہر سلطان محمود روڈ پر کھڑے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سلطان محمود روڈ کی ٹریفک جام ہو جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے چارہ منڈیاں لاہور شہر سے باہر منتقل کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سکھ نہر سلطان محمود روڈ سے چارہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):**

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ منڈی میں چارہ لے کر آنے والے ٹریکٹر وغیرہ چارہ منڈی کے اندر ہی کھڑے ہوتے ہیں تاہم اگر چارہ منڈی کے اندر وافر جگہ نہ ہو تو کبھی کبھار جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ ٹریکٹر باہر کھڑے ہو جاتے ہیں جو کہ بعد میں جگہ مل جانے پر اندر چلے جاتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ حکومت نے چارہ منڈیاں لاہور شہر سے باہر منتقل کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے۔

(د) TMA واہگہ ٹاؤن حکومت پنجاب / ضلعی حکومت لاہور کی طرف سے وقتاًفوقتاً موصول ہونے والے احکامات و ہدایات کی تکمیل کے لئے کوشاں ہے اگر مجاز اتھارٹی چارہ منڈی کو اس کی موجودہ جگہ سے منتقل کرنے کا حکم صادر فرماتی ہے تو ٹاؤن انتظامیہ موصولہ ہدایات واحکامات کی تکمیل میں ضلعی حکومت سے تعاون کرے گی اور باضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، کوئی ضمنی سوال؟

**جناب وسیم قادر:** جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ ٹرک اور ٹریکٹر سلطان محمود روڈ پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو ان کا جواب آیا ہے کہ "یہ درست نہ ہے۔ منڈی میں چارہ لے کر آنے والے ٹریکٹر وغیرہ چارہ منڈی کے اندر ہی کھڑے ہوتے ہیں تاہم اگر چارہ منڈی کے اندر وافر جگہ نہ ہو تو کبھی کبھار جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ ٹریکٹر باہر کھڑے ہو جاتے ہیں جو کہ بعد میں جگہ مل جانے پر اندر چلے جاتے ہیں۔" میں صرف یہی کہنا چاہ رہا تھا کہ یہ کبھی کبھار والا مسئلہ نہیں ہے یہ ہمیشہ کھڑے ہوتے ہیں اور اس سے ساری ٹریفک disturb ہوتی ہے اور specially صبح کے وقت اور جب سکول میں چھٹی ہوتی ہے اس لئے یہ بات ٹھیک نہ ہے اور دوسرا جز (د) میں یہ کہتے ہیں کہ TMA واہگہ ٹاؤن حکومت پنجاب / ضلعی حکومت لاہور کی طرف سے وقتاًفوقتاً موصول ہونے والے احکامات و ہدایات کی تکمیل کے لئے کوشاں ہے اگر مجاز اتھارٹی چارہ منڈی کو اس کی موجودہ جگہ سے منتقل کرنے کا حکم صادر فرماتی ہے تو ٹاؤن انتظامیہ موصولہ ہدایات واحکامات کی تکمیل میں ضلعی حکومت سے تعاون کرے گی اور باضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسی پلاننگ ہے کہ چارہ منڈی کو لاہور شہر یا رنگ روڈ سے باہر منتقل کر دیا جائے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ایسی planning in future میں ہے کہ چارہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کر دیا جائے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! میرا پہلا جواب تو صرف یہ ہے کہ وہاں پر اگر ٹریکٹر ٹرالیاں کھڑی ہو جاتی ہیں تو یہ ٹریفک پولیس والوں کا کام ہے، کوئی ناجائز تجاوزات ہیں تو ہم اس کا حل نکالیں گے۔ میں یہ بھی عرض کرتا چلوں اور ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں کہ اگر میرے شہر میں ٹریفک پولیس کے معاملات آتے ہیں تو میں ایس پی ٹریفک کو فون کر کے کہتا ہوں کہ اس کا فوری حل نکالا جائے۔ ہم عوامی نمائندے ہیں ہمیں

کچھ معاملات اپنے طور پر بھی چلانے چاہئیں۔ یہ ٹریفک پولیس کا کام ہے، ہم نے اس بارے میں ٹریفک پولیس کو کہہ دیا ہے کہ آپ اس کا فوری حل نکالیں اور یہاں پر جو ٹریکٹر اور ٹرالیاں باہر کھڑی ہوتی ہیں ان کے چالان کئے جائیں۔ ہم نے اپنی رپورٹ ٹریفک پولیس والوں کو بھیج دی تھی، اپنی طرف سے آگاہ کرنا تھا وہ بھی کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ TMA واہگہ ٹاؤن لاہور، ایس پی ٹریفک سے چارہ منڈی کے باہر کھڑے ہونے پر ٹریکٹروں اور ریڑھوں کے خلاف کارروائی عمل میں لانے کی درخواست کر چکا ہے۔ چارہ منڈی کے مالک غلام حسین ولد طارق کے پاس منڈی کا لائسنس ہے۔ ٹریکٹروں اور ریڑھوں کو منڈی میں کھڑے ہونے کی جگہ فراہم کی جاتی ہے۔ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی چارہ منڈی کو زرعی اشیاء کا لائسنس جاری کرتا ہے جس کی ہر سال تجدید ہوتی ہے۔ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی بھی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کر سکتا ہے اور ویسے بھی یہ محکمہ زراعت کے متعلق سوال ہے۔

**میاں نصیر احمد:** جناب والا! جز (ج) کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ "حکومت نے چارہ منڈیاں لاہور شہر سے باہر منتقل کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے"۔ جنوری 2009 کا سوال تھا اور آج اس کو دو سال ہو گئے ہیں کوئی چارہ منڈی لاہور شہر سے باہر منتقل ہو سکی ہے یا نہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! یہ سوال چونکہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے ہمارے متعلقہ نہیں ہے، ہمیں تو جو احکامات موصول ہوں گے ہم ان پر عملدرآمد کریں گے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** انہوں نے تو فرمایا ہے کہ کوئی احکامات صادر نہیں فرمائے تھے۔ یہ آپ پڑھیں اس میں لکھا ہے کہ "یہ درست نہ ہے کہ حکومت نے چارہ منڈیاں لاہور شہر سے باہر منتقل کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے"۔

**میاں نصیر احمد:** جناب والا! اس میں سے دو منڈیاں تو already shift بھی ہو چکی ہیں، احکامات صادر کیوں نہیں فرمائے، دو منڈیاں تو ویسے ہی shift ہو چکی ہیں اور میں ان سے یہی پوچھنا چاہ رہا ہوں اگر ان کو یہ بھی نہیں پتا تو پھر یہ management کس چیز کی کر رہے ہیں؟

**جناب محمد محسن خان لغاری:** جناب سپیکر! گزارش کروں گا کہ ---

**جناب قائم مقام سپیکر:** اکٹھا جواب دے دیں ادھر سے بھی ایک سوال آیا ہے۔

**جناب محمد محسن خان لغاری:** جناب والا! میاں نصیر صاحب حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے حکومت کو embarrass کر رہے ہیں، یہ ہمارا کام ہے، یہ ہمیں کرنے دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Agriculture Marketing Department کا شعبہ ہے اور یہ انہوں نے فیصلہ کرنا ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شکریہ۔ میاں محمد رفیق!

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! چارہ منڈی تو جانوروں کے لئے ہوتی ہے، اگر شہر سے باہر منتقل ہونے کے احکامات تھے تو کیا یہ بیان فرمائیں گے کہ جانور شہر کے اندرون ہیں یا شہر سے باہر ہیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** یہ دونوں طرف ہی ہیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ ---

**جناب قائم مقام سپیکر:** بس، ٹھیک ہے۔

**ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ ٹرالیاں جو جا رہی ہوتی ہیں ان پر overloading ہوتی ہے اور ان پر جو کچھ بھی ہوتا ہے، ان کا پھیلاؤ ٹرالیوں کے سائز سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کیا محکمہ ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اگر رکھتا ہے تو کب تک؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** وہ ان سے متعلقہ نہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

**محترمہ نگہت ناصر شیخ:** شکریہ۔ سوال نمبر 1962۔

## رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی کی تفصیلات

*1962: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی کی تعمیر کے لئے حکومت نے کتنا فنڈز رکھا تھا؟

(ب) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی میں تعمیر کئے جانے والے سٹیڈیم کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) رائے علی نواز سٹیڈیم کے لئے مختص جگہ کے علاوہ باقی کتنی سرکاری جگہ خالی پڑی ہے؟

(د) سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ کن کن شرائط پر دیا گیا؟

(ہ) سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا، ٹھیکیدار کا نام اور کمپنی کا نام فراہم کیا جائے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):**

(الف) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی کی تعمیر پر 20.817 ملین کے کل اخراجات ہوئے تھے۔ کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی 40 کنال 17 مرلہ رقبہ پر تعمیر ہوا۔

(ج) رائے علی نواز سٹیڈیم کے لئے کوئی رقبہ مختص نہ ہے۔ سٹیڈیم 44 کنال 18 مرلے پر تعمیر شدہ ہے اور یہ رقبہ گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) کا ہے۔ سٹیڈیم کے لئے کوئی جگہ مختص ہے اور نہ ہی سٹیڈیم کا کوئی رقبہ خالی پڑا ہے۔

(د) سٹیڈیم کی تعمیر کی شرائط تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) سٹیڈیم کی تعمیر کا ٹھیکہ خادم برادرز 1/B طارق کالونی ملتان روڈ لاہور کو دیا گیا اور ٹھیکیدار کا نام شاہد بٹ ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال؟

**محترمہ نگہت ناصر شیخ:** جناب والا! میرے سوال کے جواب میں مجھے یہ ایک لسٹ دی گئی ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ کہوں گی کہ میں نے جو شرائط پوچھی تھیں اس میں سے صرف دو شرائط مجھے بتادیں کیونکہ میری eye sight الحمد للہ بالکل ٹھیک ہے لیکن مجھ سے اس میں سے ایک لفظ بھی نہیں پڑھا گیا اور جب میں نے اسے پڑھا ہی نہیں تو اس پر ضمنی سوال کیسے کر سکتی ہوں؟ میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ مجھے دو تین شرائط بتادیں کہ کن شرائط کے تحت یہ ٹھیکہ دیا گیا تھا، میرا سوال یہ ہے کہ یہ سٹیڈیم کتنے عرصہ میں مکمل ہو گیا تھا اور جو ٹینڈر دیا گیا تھا اس میں کیا time limit تھی؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** شرائط پڑھ کر سنائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!اس میں کچھ misprinting ہے، شرائط کی تفصیلات بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ کے پاس جو کاپی ہے وہ پڑھی جارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب والا!معزز ممبر صاحبہ کواس کی نئی کاپی فراہم کردی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ کے پاس اگر کاپی نہیں ہے توآپ کو محکمے سے لینی چاہئے تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب والا!میرے پاس موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پڑھی جارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جی،میں پڑھ دیتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگر یہ نہیں پڑھی جارہی توآپ متعلقہ بندے کے خلاف کارروائی کروائیں۔یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ایک بندہ اگر اسمبلی کے اندر document دے رہا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!یہ revised technical function کی بات کررہی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبر نے کہا ہے کہ شرائط پڑھ کر سنائیں،آپ کے پاس جو لسٹ ہے وہ پڑھی جارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!construction of stadium کے متعلق پوچھا گیا ہے۔میں یہ عرض کروں گا کہ 18.816 ملین کی رقم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ پڑھ کر نہ سنائیں۔میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ لسٹ جو آپ کے پاس ہے وہ پڑھی جارہی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب والا! یہ لسٹ ٹھیک ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ایک کاپی ان کو provide کر دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** میں کر دیتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ٹھیک ہے۔

**محترمہ نگہت ناصر شیخ:** جناب والا! میں نے تو ضمنی سوال کرنے ہیں یا تو آپ اس سوال کو pending کر دیں کیونکہ میں پڑھ کر ضمنی سوال کر سکتی ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔

**جناب وسیم قادر:** سوال نمبر 2033۔

## ڈینگی / ملیریا بخار سے بچاؤ کے لئے سپرے کرنے کی تفصیلات

*2033: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آئی ہسپتال کواپ سٹور لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے سپرے سنٹر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ نے بچوں کے گورنمنٹ، پرائیویٹ سکولوں اور گلیوں محلوں میں سپرے مفت کرنے کے احکامات کئے تھے، لیکن سپرے مین پرائیویٹ سکولوں کالجوں میں شکایت درج کروانے کے باوجود سپرے نہیں کرتے، وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقے کے سکولوں میں ڈینگی / ملیریا بخار سے بچاؤ کے لئے سپرے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):**

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آئی ہسپتال کواپ سٹور تیزاب احاطہ میں عملہ ملیریا کا سنٹر موجود ہے۔

(ب) ڈینگی آؤٹ بریک کے دوران ماہ نومبر اور دسمبر میں لاہور کی تمام یونین کونسلز میں ہر گلی محلے میں سپرے کیا گیا ہے جن میں سکول بھی شامل تھے۔

(ج) مذکورہ علاقوں گورنمنٹ آئی ہسپتال کواپ سٹور تیزاب احاطہ یونین کونسل نمبر 19 ڈینگی فیور / ملیریا کے خاتمے کے لئے مورخہ 2010-04-12 اور 2010-04-13 کو علاقہ کے تمام 14 سکولوں میں سپرے کرادیا گیا ہے۔جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1- ایم ایس ماڈل سکول سوامی نگر شالامار ٹاؤن
2- فتح میموریل ہائی سکول جناح پارک سلطانپورہ
3- سی ڈی جی ایل بوائز ہائی سکول تیزاب احاطہ
4- سی ڈی جی ایل گرلز ہائی سکول ڈوڈی پیر
5- سی ڈی جی ایل گرلز ہائی سکول چھوٹا سکول
6- سی ڈی جی ایل گرلز ہائی سکول بڑا سکول
7- سی ڈی جی ایل بوائز ہائی سکول سوامی نگر
8- سی ڈی جی ایل بوائز مڈل سکول کوچہ محمدی
9- گورنمنٹ فرخ پرائمری سکول سوامی نگر
10- عمیر ماڈل ہائی سکول سوامی نگر
11- نیو ماڈل سکول تیزاب احاطہ
12- حنیف میموریل ماڈل سکول تیزاب احاطہ
13- لٹریسی ہائی سکول کوچہ محمدی سطانپورہ
14- الائیڈ پبلک سکول کوچہ محمدی

اس کے علاوہ شہر کے دیگر علاقوں میں بھی باقاعدہ شیڈول کے مطابق سکولوں، مارکیٹوں، بازاروں اور آبادیوں میں آئی ایس آر سپرے جاری وساری ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال؟

**جناب وسیم قادر:** جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا تھا انہوں نے جز (ج) میں ایک UC کی لمبی چوڑی تفصیل دے دی۔ میں نے 23۔اکتوبر کو کوئی دو سال پہلے یہ سوال پوچھا تھا اور اب دو سال کے بعد اس کا جواب آیا ہے۔ اسی دوران پچھلے سال میں ڈینگی / ملیریا بخار سے سب سے زیادہ یہی علاقہ متاثر ہوا ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے سکولوں میں سپرے کیا ہے اور نہ ہی بچوں کو کوئی ایسی ادویات دیں جس سے وہ اس بیماری سے بچ سکیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب دو سال پہلے میں نے یہ

point out کیا کہ اس علاقے میں سپرے اور ڈینگی وائرس کے متعلق کوئی information نہیں دی جا رہی تو اس کا رزلٹ یہ آیا کہ پورے لاہور میں سب سے زیادہ patients اسی علاقے سے آئے۔ ایسا کیوں ہوا اور اب ان کی planning کیا ہے؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "مذکورہ علاقوں گورنمنٹ آئی ہسپتال کوآپ سٹور تیزاب احاطہ یونین کونسل نمبر 19 ڈینگی فیور / ملیریا کے خاتمے کے لئے مورخہ 10-04-12 اور 10-04-13 کو علاقہ کے تمام 14 سکولوں میں سپرے کرا دیا گیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔" کیا یہ یونین کونسل حلقہ 144 میں ہے یا 145 میں ہے؟ یونین کونسل 19 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب کے حلقے میں آتی ہے اور جو جناب وسیم قادر صاحب نے سوال کیا ہے انہوں نے پورے لاہور کے لئے کیا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ باقی لاہور کی یونین کونسلوں میں سپرے کے سنٹر بنائے گئے تھے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ایک تو میرے بھائی محترم وسیم قادر صاحب نے جو سوال پوچھا ہے میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ تمام ان سکولوں میں جن کی یہ بات کر رہے ہیں وہاں پر سپرے کئے گئے، محلوں میں سپرے کئے گئے اور اس سلسلے میں قائد محترم نے specially duty لگائی کہ پورے لاہور میں سپرے کیا جائے، یہاں تک کہ ہمارے تمام ممبران کی بھی یہ ڈیوٹی تھی کہ لوگوں کی بہتری کے لئے ہم سپرے کرنے والوں کے ساتھ تعاون کریں اور نشاندہی کریں جہاں کہیں سپرے نہیں ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کم از کم لاہور میں کوئی ایسی جگہ miss نہیں ہوئی جہاں پر سپرے نہ کیا گیا ہو۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا جو سوال ہے، آپ جز (الف) پڑھیں اس میں لکھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آئی ہسپتال کوآپ سٹور لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے سپرے سنٹر ہے"؟ پھر اسی سے متعلقہ (ج) جز ہے کہ "کیا حکومت مذکورہ علاقے کے سکولوں میں ڈینگی / ملیریا بخار سے بچاؤ کے لئے سپرے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے"؟ اس کے ساتھ اگر آپ relate کر کے پڑھیں تو پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! یہ دو حلقوں میں divide ہوتا ہے۔ یہ بات وسیم قادر صاحب بھی جانتے ہیں کہ اس کی جو delimitation ہوئی تھی تو آدھا حلقہ 145 میں چلا گیا، آدھا 144 میں آ گیا۔ ان کا جو کواپ سٹور ہے، ٹھیک ہے اس میں میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا گھر بھی ہے اور ان کا حلقہ بھی ہے اس لئے میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان کا سوال درست ہے لیکن میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ سپرے کوئی اثر بھی کرتا تھا یا یہ صرف یونین کونسل نمبر 19 کے لئے specially بنوایا تھا؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ پورے لاہور میں سپرے کیا گیا تھا۔ اگر سپرے کیا گیا ہے تو وہ ناقص تھا کیونکہ ڈینگی outbreak میں تو ہزاروں کی تعداد میں مریض پہنچے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اس طرح کے outbreak کے بعد عملے کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی اور سپرے کی quality کس طرح check کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ایک طریق کار ہے، کمپنیاں موجود ہیں وہ apply کرتی ہیں اور auction کے ذریعے یہ کیا جاتا ہے لیکن یہ ایسی بیماری ہے کہ کہیں کوئی ایک مچھر بھی رہ جائے تو اس نے اپنا کام دکھانا ہوتا ہے۔ ہم نے اس کی روک تھام کے لئے احتیاطی تدابیر تو ضرور کی ہیں لیکن ہمارے پاس یہ حل نہیں ہے کہ کسی کو ڈینگی وائرس نہ ہونے دیں۔ جہاں تک ہماری ذمہ داری کا تعلق ہے وہ ہم نے بھرپور طریقے سے ادا کی ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! جیسے انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ کمپنیاں سپرے بناتی ہیں یعنی اگر میں سپرے بنانا شروع کر دوں تو وہ بھی ہو جائے گا؟ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ سپرے کی quality control کرنے کے لئے کوئی طریق کار تو ہوگا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! کمپنیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور وہ apply کرتی ہیں۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ڈینگی وائرس صرف لاہور تک محدود ہے اور ہر یونین کونسل میں سپرے کا جو طریق کار ہے کیا یہ پورے پنجاب کے لئے تھا یا صرف لاہور کے لئے تھا؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ سوال پڑھیں وہ ایک specific علاقے کے متعلق ہے۔

**جناب عبدالوحید چودھری:** جناب سپیکر! وہ اس پر اپنا پالیسی بیان تو دے سکتے ہیں کہ یہ لاہور کے ساتھ ساتھ باقی پنجاب کے لئے بھی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اب یہ آخری سوال ہے چونکہ میں دو سے زیادہ ضمنی سوالوں کی اجازت نہیں دوں گا۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** پلیز! تشریف رکھئے۔ وسیم قادر صاحب کا سوال ہے وہ بات کر رہے ہیں۔

**جناب وسیم قادر:** جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ دو سال پہلے مجھے خطرہ تھا کہ اس علاقے میں ڈینگی وائرس اور ملیریا کا مسئلہ بنے گا لیکن انہوں نے دو سالوں میں کچھ نہیں کیا جس کا یہ رزلٹ آیا کہ اسی علاقے میں ڈینگی کے سب سے زیادہ مریض آئے، ایسا کیوں ہوا؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کا سوال ہے کہ اگر پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال ڈینگی کے زیادہ مریض آئے ہیں تو اس کی وجہ کیا تھی اور اگر اس میں محکمے کی کوئی نااہلی تھی تو اس پر آپ نے کوئی کارروائی کی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! ہم نے سپرے کے سلسلے میں تو بھرپور کوشش کی ہے جہاں جہاں سپرے کی ضرورت پڑی وہاں کیا گیا۔ اگر کہیں سپرے نہیں ہو سکا اور ہمارے پاس اس کی complaint موجود ہوتی تو ہم اسی وقت متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کرتے لیکن اب میرے محترم ایم پی اے صاحب نے فرمایا ہے تو ہم اس کے متعلق بھی ضرور تحقیق کریں گے۔

**ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت زیادہ سوال ہو گئے ہیں۔ میں دو سے زیادہ ضمنی سوالوں کی اجازت نہیں دوں گا۔

**ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** جناب سپیکر! میں نے سوال کیا ہوا ہے لیکن ابھی جواب موصول نہیں ہوا۔ میں تو اس سوال کا جواب چاہ رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سپرے کی کوالٹی چیک کرنے کا طریق کار بتادیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں کہوں کہ میں سپرے بنا رہی ہوں اور میں اس میں پانی بھر کر بیچ دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا یہ سوال اس سے related نہیں بلکہ نیا سوال بنتا ہے۔پلیز تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 2176۔

جناب قائم مقام سپیکر: ریکارڈ پر موجود ہے کہ آپ دو سوال کر چکی ہیں۔آپ نے ایک سوال on behalf کیا ہے۔پلیز تشریف رکھیں۔یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 2527 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلعی حکومت پاکپتن میں کروڑوں کی خُورد بُرد کا مسئلہ

*2527: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت پاکپتن میں تقریباً آٹھ کروڑ روپے سے زائد کی رقم سال 2005تا2008 خُورد بُرد ہوئی ہے؟

(ب) اس خُورد بُرد کے ذمہ دار افراد / ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) اس خُورد بُرد کردہ رقم کی وصولی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) اس خُورد بُرد کے ذمہ داران کے خلاف حکومت کیا تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) ضلعی حکومت پاکپتن سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ریکارڈ کی پڑتال کرنے پر سال 2005تا 2008 میں کوئی ایسی خُورد بُرد نہ پائی گئی ہے۔البتہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق ضلعی حکومت پاکپتن کی سپیشل آڈٹ رپورٹ، آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی طرف سے موصول ہوچکی ہے آڈٹ رپورٹ کے مطابق 185.244 ملین روپے نقصان / خُورد بُرد ہوئی ہے۔آڈٹ رپورٹ پر پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن میں انکوائری ہو رہی ہے۔انکوائری مکمل ہونے کے بعد ہی اس نقصان / خُورد بُرد شدہ رقم کے بارے میں بتایا جاسکے گا۔

(ب) لوکل گورنمنٹ کمیشن کی طرف سے انکوائری رپورٹ ملنے پر ہی ذمہ دار افراد / ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل دی جاسکے گی۔

(ج، د) انکوائری رپورٹ کی روشنی میں ہی مزید اقدامات اٹھائے جاسکیں گے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! جز (ج) اور (د) میں بتایا گیا ہے کہ انکوائری رپورٹ کی روشنی میں ہی مزید اقدامات اٹھائے جاسکیں گے۔یہ انکوائری رپورٹ کب تک مکمل ہو جائے گی کیا اس میں کوئی time frame دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ اس خُورد بُرد کردہ رقم کی وصولی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ انکوائری رپورٹ کی روشنی میں ہی مزید اقدامات اٹھائے جاسکیں گے۔اس وقت اس کی انکوائری ڈی جی اینٹی کرپشن کے پاس ہے جیسے ہی ہمیں انکوائری رپورٹ موصول ہوگی تو اس کے مطابق فوری اقدامات کئے جائیں گے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ آڈٹ رپورٹ پر پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن میں انکوائری ہو رہی ہے انکوائری مکمل ہونے کے بعد اس خُورد بُرد رقم کے بارے میں بتایا جاسکے گا لیکن محترم پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ ڈی جی اینٹی کرپشن کے پاس انکوائری ہو رہی ہے دونوں میں سے کون سا جواب درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت پاکپتن موصولہ رپورٹ کے مطابق ریکارڈ کی پڑتال کرنے

پر 2005 اور 2008 تک خُورد بُرد رقم نہ پائی گئی البتہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق ضلعی حکومت پاکپتن کی سپیشل آڈٹ رپورٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی طرف سے موصول ہو چکی ہے۔آڈٹ رپورٹ کے مطابق 185.244 ملین روپے کی رقم خُورد بُرد ہوئی ہے، آڈٹ رپورٹ پر پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن میں انکوائری ہو رہی ہے اور ایسی جتنی بھی reports ہیں ان کی تمام انکوائریاں ڈی جی انٹی کرپشن کے پاس بھجوادی ہیں وہاں سے جیسے ہی reports مکمل ہوں گی توان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! ڈی جی انٹی کرپشن خود انکوائری کر رہے ہیں یا انہوں نے انکوائری کے لئے کسی ڈائریکٹر کو مقرر کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): ان کے پاس انکوائری جانے کے بعد پھر ان کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈی جی انٹی کرپشن کے پاس ہے آگے وہ جسے مرضی مقرر کر دیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! اس سوال میں جواب دیا گیا ہے کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن اس کی انکوائری کر رہا ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بارے میں کچھ نہیں بتا رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ کیس ڈی جی انٹی کرپشن کے پاس بھیج دیا گیا ہے، ادھر انکوائری ہو رہی ہے جو بھی رپورٹ آئے گی وہ اسے دیکھ لیں گے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! پھر اس حوالے سے تو غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کیسے؟

رانا تنویر احمد ناصر: اگر ڈی جی انٹی کرپشن انکوائری کر رہے ہیں تو اس کا اس جواب میں ذکر نہیں کیا گیا۔ اس طرح تو یہ parallel دو انکوائریاں ہو گئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب میں ہے کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن میں انکوائری ہو رہی ہے لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ انکوائری ڈی جی انٹی کرپشن کو بھیج دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! دوران انکوائری ہی یہ طے ہوا تھا کہ special performance unit سے انکوائری کرائی جائے گی اس لئے اس انکوائری کی پوری رپورٹ ڈی جی انٹی کرپشن کے پاس بھیج دی گئی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ اتنے پیار سے کہہ رہے ہیں۔آپ بھی مان جائیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جی، مان جاتے ہیں۔ہم تو ہمیشہ ہی مان جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ سکینہ شاہین خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ سکینہ شاہین خان صاحبہ کا ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! On her behalf

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے بھی دو سوال ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! نہیں ہوئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے لسٹ پہنچی ہوئی ہے آپ کے دو سوال ہو چکے ہیں۔پلیز تشریف رکھیں۔ محترمہ سکینہ شاہین خان صاحبہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں شفیع محمد صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال رانا بابر حسین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب ضیاء اللہ شاہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے اس سے اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: بہت شکریہ۔جناب سپیکر! I am lucky today میرا سوال نمبر 3204 ہے میری استدعا ہے کہ question and answer both be taken as read.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور شہر میں پارکنگ سٹینڈز پر ڈبل پیسے وصول کرنے کی تفصیلات

*3204: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ 32 مین سڑکوں پر واقع پارکنگ سٹینڈز کو چلانے کا اختیار رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پارکنگ سٹینڈز کی اکثریت گورنمنٹ ریٹ سے ڈبل پیسے وصول کر رہی ہے، خصوصاً شاہ عالمی بازار، حفیظ سنٹر، شادمان مارکیٹ میں موٹر سائیکل کے -/5 روپے کی بجائے -/10 روپے وصول کئے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ انتظامیہ کو متعدد بار تحریری اور زبانی طور پر شکایات کی گئیں لیکن تاحال اس پر کوئی عملدرآمد نہیں کیا گیا؟

(د) کیا حکومت پنجاب ایک خصوصی انسپکشن ٹیم بنانے کو تیار ہے، جو ان پارکنگ سٹینڈز پر surprise visit انسپکشن کرے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے دفتر شہری سہولیات کے 32 مین سڑکوں پر قائم پارکنگ سٹینڈز اپنے نوٹیفائیڈ ریٹس کے مطابق فیس وصول کر رہے ہیں اس جز میں جن خصوصاً پارکنگ سٹینڈز کا ذکر کیا گیا ہے ان میں حفیظ سنٹر موٹر سائیکل سٹینڈ (دفتر شہری سہولیات) شاہ عالم مارکیٹ موٹر سائیکل سٹینڈ (ٹی ایم اے راوی ٹاؤن) جبکہ شادمان مارکیٹ موٹر سائیکل سٹینڈ (ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن) کے زیر انصرام ہیں ان کے ٹھیکیداران بھی بمطابق شرح شیڈول پارکنگ ریٹس وصول کر رہے ہیں۔نوٹیفکیشن کی کاپیاں برتتمہ (الف،ب) اور (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) بالا میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ شاہ عالم مارکیٹ پارکنگ سٹینڈ ٹی ایم اے راوی ٹاؤن، شادمان پارکنگ سٹینڈ داتا گنج بخش ٹاؤن اور حفیظ سنٹر پارکنگ سٹینڈ دفتر شہری سہولیات کے زیر انصرام ہیں ان پارکنگ سٹینڈوں پر اوور چارجنگ کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (دفتر شہری سہولیات)، ٹی ایم اے راوی ٹاؤن اور داتا گنج بخش ٹاؤن کسی بھی شہری کی طرف سے شکایت پر فوری اور مناسب کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔البتہ دفتر شہری سہولیات اپنے زیر انصرام 32 مین سڑکوں پر قائم پارکنگ سٹینڈوں کے ٹھیکیداران کے خلاف پہلے ہی مختلف تھانہ جات میں 16 ایف آئی آرز کٹوا چکا

ہے۔ایف آئی آرز کی کاپیاں برتتمہ(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (دفتر شہری سہولیات) نے اوور چارجنگ کے خلاف شرائط کو مزید سخت کر دیا ہے۔

(د) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس شیڈول چہارم پارٹ۔1کے آئٹم نمبر1کے تحت زائد ستانی overchargingکے خلاف درج ذیل افسران کارروائی کرنے کے مجاز ہیں۔

(i) ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو برائے ضلعی حکومت

(ii) ٹاؤن/تحصیل آفیسر فنانس برائے ٹاؤن/تحصیل میونسپل انتظامیہ

(iii) سیکرٹری یونین کونسل برائے یونین کونسل انتظامیہ

لہذا مندرجہ بالا افسران قانونی طور پر شکایات کا ازالہ کرنے کے پابند ہیں۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر!اس جواب سے میرا مکمل اختلاف ہے اور یہ جواب بالکل غلط ہے۔یہاں پر جو ratesدیئے ہیں کہ respectivelyکار اور موٹر سائیکل سے -/5اور -/10روپے وصول کئے جا رہے ہیں میرے بلکہ ہم کافی لوگوں کے نزدیک یہ بالکل غلط ہے۔8۔جنوری2008کے نوٹیفکیشن کے مطابق جو specified rates ہیں ان کے مطابق کہیں بھی وصولی نہیں کی جا رہی بلکہ منہ مانگی رقم وصول کر رہے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر!ہمارے پاس8۔جنوری2005کا notificationموجود ہے۔اس میں کار کے لئے -/10 روپے ٹوکن فیس ہے اور موٹر سائیکل کی فیس -/5روپے ہے۔ میرے قابل احترام ممبران اسمبلی یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر overchargesکئے جا رہے ہیں اگر ایسا ہو رہا ہے تو پھر یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ ہمارے پاس اس قسم کی جو بھی شکایت آتی ہے ہم اس پر کارروائی کرتے ہیں۔ایسی حرکت کرنے والوں کے خلاف ہم F.I.R درج کراتے ہیں۔جب معزز ممبر تحریری طور پر اس حوالے سے کوئی رپورٹ کریں گے، ثبوت دیں گے تو پھر اس پر سخت کارروائی کی جائے گی۔ان کے خلاف F.I.Rبھی درج کروائی جائے گی اور ان کو گرفتار بھی کیا جائے گا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ معزز ممبر مجھے کوئی نشاندہی کر دیں، میں خود بھی اس معاملے کو checkکر لیتا ہوں۔اصل میں کارروائی کرنے کے لئے ہمارے پاس properlyثبوت موجود ہونا چاہئے۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر! اگر ان کی انسپکشن ٹیم اس وقت جا کر معائنہ کرے تو میں on the floor of the House کہتی ہوں کہ لبرٹی مارکیٹ، حفیظ سنٹر، گلبرگ اور دوسری بہت سی جگہوں پر لوگوں نے خود ساختہ کاپیاں بنائی ہوئی ہیں اور وہ منہ مانگی رقم وصول کر رہے ہیں۔ جہاں پر گاڑی کی فیس -/10روپے لکھی ہے وہاں سے -/20 تا-/30 روپے وصول کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے موٹر سائیکل کی فیس -/5روپے بتائی ہے جبکہ وہاں پر -/10سے-/15روپے وصول کئے جا رہے ہیں۔ ان رسیدوں پر حکومت کی کوئی stamp وغیرہ نہیں ہے۔ کیا یہ پارکنگ سٹینڈ آگے sublet ہو رہے ہیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** میاں نصیر صاحب! آپ بھی اپنا ضمنی سوال کر لیں پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اکٹھا جواب دے دیں گے۔

**میاں نصیر احمد:** جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کہیں پر کوئی پارکنگ سٹینڈ غیر قانونی چل رہا ہے اور وہ notified ہے تو اس کی نشاندہی کریں، ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ درجنوں ایسے پارکنگ سٹینڈ ہیں کہ جن کی auction ہوئی اور نہ ہی وہ notified ہیں۔ ان پارکنگ سٹینڈ کی پچھلے ڈیڑھ سال سے auction ہوئی اور نہ ہی کوئی notification ہوا ہے لیکن اس کے باوجود وہ daily collection پر چل رہے ہیں اس بات کی قانون اجازت دیتا ہے اور نہ ہی محکمہ کو ایسا اختیار حاصل ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! میرے معزز ممبر لاہور کے رہنے والے ہیں اگر ان کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہے تو وہ مجھے دیں۔ زبانی کلامی کسی کے خلاف ایکشن نہیں لیا جا سکتا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ یہ بتائیں کہ اگر وہ ثبوت دیں گے تو پھر آپ کیا کریں گے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! اگر مجھے ثبوت دیں تو میں اس پر فوری کارروائی کروں گا۔ محکمہ لوکل ڈیپارٹمنٹ کا پورا عملہ موجود ہے، میں آج ہی اس پر کارروائی کروں گا۔ معزز ممبران تعاون کریں اور مجھے اس کی نشاندہی کر دیں میں ان کے ساتھ آج ہی چلنے کے لئے تیار ہوں۔

میاں نصیر احمد: آپ یقین دہانی کرائیں، میں اجلاس کے بعد آپ کے ساتھ میٹنگ کر لیتا ہوں۔اس میٹنگ کا جو نتیجہ نکلے گا میں اس بارے میں سپیکر صاحب کو تحریری طور پر آگاہ کرنا چاہوں گا اور پھر اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو کارروائی کریں گے یہ بھی اس بابت ایوان کو آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ اپنے قیمتی وقت میں سے مجھے چند منٹ دیں اور اس حوالے سے ثبوت فراہم کریں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر فوری کارروائی کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون صاحب! یہ ایک بہت بڑی controversy آ رہی ہے اور میرا اپنا بھی یہی experience ہے کہ جواب میں پارکنگ سٹینڈ کی فیس کے جو پیسے لکھے گئے ہیں اس سے زیادہ وصول کئے جا رہے ہیں اور بہت سی جگہوں پر notified کئے بغیر ٹھیکے چل رہے ہیں۔اس پر اگر ایک کمیٹی بنا دی جائے اور وہ کمیٹی لاہور کے تمام پارکنگ سٹینڈ کا visit کرے اور جہاں جہاں پر اس طرح کے پارکنگ سٹینڈ چل رہے ہیں ان کی رپورٹ بنا کر پیش کی جائے تاکہ ان کے خلاف کارروائی ہو سکے، آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔آپ بے شک House کی ایک کمیٹی بنا دیں۔ میں بالکل ان کو support کرنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ آپ specially ٹھیکے mention کر دیں تو پھر کمیٹی اپنا کام within time line مکمل کر لے گی اور اس کا کوئی فائدہ بھی ہو سکے گا۔اگر آپ اس کو generalize کریں گے تو پھر یہ معاملہ control میں نہیں رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ لاہور کے جتنے ممبران اس وقت House میں بیٹھے ہوئے ہیں اور لاہور سے تعلق رکھنے والی خواتین ممبران وہ سب آج ہی بیٹھ کر اس بارے میں اپنی سفارشات مرتب کریں۔جہاں جہاں وہ سمجھتے ہیں کہ غلط پارکنگ سٹینڈ چل رہے ہیں یا ان پر overcharge کیا جا رہا ہے ان کے حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اور وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ایک رپورٹ مرتب کر لیں۔اس رپورٹ کو وزیر قانون اور پارلیمانی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ check کروا لیں گے اور پھر اس پر کارروائی کی جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ better option ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کمیٹی کا notification سیکرٹری اسمبلی آج ہی کر دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3217۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور۔ گلبرگ ٹاؤن میں 36 غیر قانونی پلازہ نما عمارات کی تفصیلات

*3217: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلبرگ ٹاؤن کی حدود میں 36 عدد غیر قانونی پلازہ نما عمارات موجود ہیں، ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ب) ان غیر قانونی پلازہ نما عمارات کی تعمیر میں جن افسران واہلکاران کی سرپرستی حاصل تھی اور ان کے خلاف حکومت پنجاب نے آج تک کیا کارروائی کی، اگر نہیں کی تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) گزارش ہے کہ محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے نے 36 عدد غیر قانونی پلازہ نما عمارات کا ذکر کیا ہے اس ضمن میں تحریر ہے کہ گلبرگ ٹاؤن کی حدود میں واقع زیادہ تر سڑکیں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول ہیں۔ گلبرگ ٹاؤن کے زیر کنٹرول علاقہ میں صرف دو غیر قانونی پلازے واقع تھے جو کہ ڈیوس روڈ پر واقع تھے ان کو مسمار کر دیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| | | |
|---|---|---|
| نمبر:1 | انٹر ورلڈ ٹریولز | 25 A ڈیوس روڈ لاہور |
| نمبر:2 | دیوان پلازہ | 25 A ڈیوس روڈ لاہور |

(ب) گلبرگ ٹاؤن کے پاس ایسے افسران واہلکاران کی کوئی تفصیل موجود نہ ہے مطلوبہ فہرست کے مہیا ہونے کے بعد ہی کسی افسر واہلکار کے خلاف کارروائی کا تعین کیا جا سکے گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہاں جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "گلبرگ کے زیر کنٹرول علاقہ میں 36 عدد پلازوں میں سے صرف دو پلازے غیر قانونی ہیں جن کو گرایا جا چکا ہے" باقی 34

پلازوں کی کوئی explanation نہیں دی گئی، یہ جواب میری سمجھ سے باہر ہے اور کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے ذرا سمجھانا پسند کریں گے ؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! یہاں جواب میں بڑا واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ "گلبرگ ٹاؤن کی حدود میں واقع زیادہ تر سڑکیں ایل۔ڈی۔اے کے زیر کنٹرول ہیں۔گلبرگ ٹاؤن کے زیر کنٹرول علاقے میں صرف دو غیر قانونی پلازے واقع تھے جو کہ ڈیوس روڈ پر موجود تھے ان کو مسمار کر دیا گیا ہے" ان سب پلازوں کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اگر محترمہ دیکھنا چاہیں تو میں حاضر ہوں۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا جواب تو میں بھی پڑھ چکی ہوں۔ میں نے اب اس کی وضاحت طلب کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ زیادہ تر سڑکیں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول ہیں تو کیا ڈیوس روڈ ایل ڈی اے کے کنٹرول میں نہیں ہے، انہیں چاہئے تھا کہ اس سوال کا جواب دینے کے لئے محکمہ ہاؤسنگ کو کہتے، یہ اس کا جواب خود کیوں دے رہے ہیں؟ ایک جگہ پر یہ اس کو own کر رہے ہیں جبکہ دوسری جگہ پر یہ disown کرتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنے سوال میں گلبرگ ٹاؤن کی حدود کے بارے میں پوچھا ہے۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر! اس سوال کا جواب صحیح نہیں دیا گیا، اس کا جواب یہ نہیں بنتا کہ یہ علاقہ ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول ہے۔ اگر ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول ہے تو پھر اس کا جواب محکمہ ہاؤسنگ سے لیا جانا چاہئے کیونکہ اس حوالے سے administrative department محکمہ ہاؤسنگ بنتا ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! جو دو پلازے ٹی ایم اے کی jurisdiction میں ہیں ان کے بارے میں ہم نے وضاحت کر دی ہے باقی وضاحت محکمہ ہاؤسنگ والے کریں گے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** چلیں، آپ اس سوال کو محکمہ ہاؤسنگ کو بھجوا دیں وہ خود اس کا جواب دے دیں گے۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر! میں آخری اور بڑا اہم ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ "گلبرگ ٹاؤن کے پاس ایسے افسران واہلکاران کی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے" یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے پاس کوئی فہرست موجود نہ ہو؟ جب کسی رہائشی یا کمرشل علاقے میں کوئی پلازہ بنایا جاتا ہے تو اس کی سکیم submit کرائی جاتی ہے، اس کے complete construction plans submit کئے جاتے ہیں۔ اس کی منظوری جو افسر دیتا ہے کیا ان کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہ ہو؟

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! جز(ب) کا جو جواب دیا گیا ہے میرے خیال میں یہ اسمبلی کی توہین ہے۔ محکمہ یہ بھی نہیں بتا سکا کہ وہ اہلکار کون ہیں کہ جنہوں نے اس غلط کارروائی کی اجازت دی تھی؟ یہ بات پہلے عام public میں بھی discuss ہو چکی ہے کہ جب کروڑوں، اربوں روپے کی investment سے بنے ہوئے پلازے گرائے گئے ہیں تو جن افسران نے یہ پلازے بنانے کی اجازت دی تھی ان کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ جب ان پلازوں کی construction ہو رہی تھی تو جو لوگ اس وقت اس کام کی نگرانی کے لئے متعین تھے وہ بچ نکلے ہیں جبکہ لوگوں کی اربوں روپے کی investment ضائع ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سراسر ناانصافی ہے، جن لوگوں نے یہ اجازت دی تھی ان کے اسمبلی کے floor پر نام آنے چاہئیں اور ان کے خلاف کارروائی بھی لازمی ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ایل ڈی اے کے ملازمین کی فہرست ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن کے پاس موجود ہے۔ یہ تفصیل محکمہ ہاؤسنگ کو دی جا چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جز(ب) کا جو جواب دیا ہے ذرا اس کو repeat کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اگر واقعی ایسے لوگوں کی نشاندہی نہیں ہوئی تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی غلط بات ہے۔ ہم اس کی پوری تفصیلات لیں گے اور اس پر action لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ کیا action لیں گے؟ ابھی آپ ذرا جز(ب) کا جواب دوبارہ پڑھیں۔ آپ کے پاس جز(ب) کا جو جواب ہے وہ پڑھیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے کہ "گلبرگ ٹاؤن کے پاس ایسے افسران واہلکاران کی تفصیل موجود نہ ہے مطلوبہ فہرست کے مہیا ہونے کے بعد ہی کسی افسر واہلکار کے خلاف کارروائی کا تعین کیا جا سکے گا۔" میں عرض کروں گا کہ اس وقت ایل ڈی اے کے جو افسران تھے یہ ان کی بات ہو رہی ہے جن افسران نے اُن پلازہ والوں کی سرپرستی کی تھی یہ ان کی بابت بات ہو رہی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** تو پھر آپ کو یہ جواب دینا چاہئے تھا کہ اس کا جواب محکمہ ہاؤسنگ والے دیں گے یا پھر آپ کو محکمہ ہاؤسنگ سے جواب لے کر ان افسران کی فہرست House میں provide کرنی چاہئے تھی۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ گلبرگ ٹاؤن میں ہمارے جو بھی ایم پی اے صاحبان ہیں، وہ اور محسن لغاری صاحب کو شامل کر کے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ یہ کمیٹی پارلیمانی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھے گی اور اس سارے معاملے کو دیکھے گی۔ کمیٹی ان افسروں کے ناموں کا تعین کرے گی اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی اس بارے میں کل House کو apprise کرے گی۔ عائشہ جاوید صاحبہ کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے کیونکہ ان کا سوال ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! بہتر ہے، ایسا ہی ہوگا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):** جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

## فیصل آباد شہر میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2176: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فائر بریگیڈ فیصل آباد کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں یہ کس کس ماڈل کی ہیں ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) فائر بریگیڈ فیصل آباد کے پاس آگ بجھانے کے لئے کون کون سے آلات اور مشینری ہے، یہ کب خرید کی گئی تھی، اس میں کتنی چالو حالت اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) کیا فائر بریگیڈ فیصل آباد کے پاس 9 سے اوپر کی منزلوں کی آگ پر قابو پانے کے لئے گاڑیاں ہیں، اگر ہاں تو کتنی ہیں؟

(د) فائر بریگیڈ فیصل آباد کی ٹیم میں اس وقت کتنے فائر فائٹر کام کر رہے ہیں اور ان فائر فائٹر کو کہاں کہاں سے آگ پر قابو پانے کی تربیت دلوائی گئی ہے؟

(ہ) کیا فائر بریگیڈ فیصل آباد کے پاس آٹھ سے اوپر کی منزلوں پر آگ پر قابو پانے کے لئے مطلوبہ آلات اور مشینری ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت موجودہ دور کے مطابق مشینری اور آلات فراہم کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فائر سروسز ڈیپارٹمنٹ فیصل آباد کے پاس 19 فائر وہیکلز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- 12 گاڑیاں چالو حالت میں ہیں۔ 2- 2 گاڑیاں قابل مرمت ہیں۔

3- 5 گاڑیاں نیلام ہونی ہیں۔

چالو گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- 2 گاڑیاں ماڈل 2007 2- 5 گاڑیاں ماڈل 2008

3- 3 گاڑیاں ماڈل 1993 4- ایک گاڑی ماڈل 1987

دو عدد گاڑیاں ماڈل 1993 قابل مرمت ہیں جبکہ نیلام ہونے والی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- 1 عدد گاڑی ماڈل 1987 2- 1 عدد گاڑی ماڈل 1982

3- 2 عدد گاڑیاں ماڈل 1975 4- 2 عدد گاڑیاں ماڈل 1970

(ب) فائر سروسز فیصل آباد کے پاس آگ بجھانے کے لئے درج ذیل آلات موجود ہیں۔

| | |
|---|---|
| ہوز پائپ | 76 عدد |
| نوزل مع برانچ پائپ | 12 عدد |
| فوم نوزل | 8 عدد |
| گن نوزل | 6 عدد |
| فوم کیمیکل | 350 لٹر |

| | |
|---|---|
| بیلچے | 56عدد |
| سیڑھیاں ایلومونیم | 12عدد |

(ج) فائر سروسز فیصل آباد کے پاس زیادہ سے زیادہ 30 فٹ تک کی سیڑھیاں ہیں جبکہ زیادہ اونچی سیڑھی والی گاڑی موجود نہ ہے۔ محکمہ 1122 فیصل آباد کے لئے 200 فٹ لمبائی والی گاڑی منگوا رہا ہے۔

(د) فائر سروسز فیصل آباد ڈیپارٹمنٹ میں 101 فائر فائٹر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

71 فائر مین جنہوں نے فائر مین کا کورس سول ڈیفنس سکولس لاہور اور سول ڈیفنس فیض آباد سے کیا ہوا ہے۔ان میں سے 10 اہلکاروں نے ہیڈ فائر مین کا اور 10 اہلکاروں نے سٹیشن فائر آفیسر کا کورس اسلام آباد اکیڈمی سے کیا ہوا ہے۔ 4 ہیڈ فائر مینوں نے ہیڈ فائر مین کا کورس سول ڈیفنس لاہور سکول سے کیا ہوا ہے۔ 22 ڈرائیورز نے سول ڈیفنس سکول لاہور اور فیصل آباد سے فائر فائٹنگ کی تربیت حاصل کی ہوئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد فائر سروسز کے پاس 8 منزلہ عمارت تک آگ بجھانے کے لئے مطلوبہ گاڑی نہ ہے۔ مطلوبہ گاڑی زرکثیر سے خرید ہونا ہے جس کے لئے فنڈز نہ ہیں اور فنڈز 5 کروڑ روپے درکار ہیں۔

## لاہور کی یونین کونسلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2536: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کی کتنی یونین کونسلز ہیں؟

(ب) ان یونین کونسلز میں صفائی کے لئے بیٹیں کب بنائی گئی تھیں؟

(ج) کیا حکومت ان یونین کونسلز کی بیٹیں موجودہ آبادی کے مطابق بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور 150 یونین کونسلز پر مشتمل ہے۔

(ب) ان یونین کونسلز میں صفائی کے لئے بیٹیں اگست 2001 میں بنائی گئی تھیں۔

(ج) حکومت ان یونین کونسلز کی بیٹیں موجودہ آبادی کے مطابق بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں کیس حکومت کو بھجوایا گیا ہے جس کی منظوری جلد متوقع ہے۔

## لاہور میں یونین کونسلز کی طرف سے شہریوں سے صفائی ٹیکس لینے کی تفصیلات

*2552: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں یونین کونسلز شہریوں سے صفائی ٹیکس وصول کر رہی ہے جبکہ واسا لاہور بھی شہریوں سے اپنے بلوں کے ساتھ صفائی ٹیکس وصول کر رہا ہے، ڈبل ٹیکس لینے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور منظور شدہ نوٹیفکیشن کے مطابق محکمہ واسا کے ذریعے صرف ان رہائشی اور کمرشل یونٹس سے صفائی فیس 30 فیصد پانی کے بلوں کے مطابق وصول کرتی ہے جو کہ محکمہ واسا نے اپنے سروے میں پانی کے بلوں میں شامل کئے ہوئے ہیں۔ان میں سے محکمہ SWM وصول نہیں کرتا بلکہ وصول شدہ رقم پر 15 فیصد بطور ریکوری چارجز محکمہ واسا کو ادا کئے جاتے ہیں۔

دیگر تمام کمرشل دکانات اور فیکٹریوں سے سینیٹیشن فیس بذریعہ عملہ محکمہ SWM خود وصول کرتا ہے جو کہ محکمہ واسا کے پانی کے سروے میں شامل نہیں ہیں اور ان کو پانی کے بل جاری نہیں ہوتے۔اس طرح یہ تاثر بالکل درست نہ ہے کہ ایک ہی پراپرٹی سے محکمہ واسا اور SWM دونوں ہی صفائی فیس وصول کرتے ہیں بلکہ ایک ہی محکمہ کسی ایک پراپرٹی کے مالک سے صفائی فیس وصول کرتا ہے۔

دیگر تمام کمرشل دکانات، رہائشی مکانات اور فیکٹریوں جن سے واسا کا عملہ بوجہ ان کے ریکارڈ میں شامل نہ ہونے کی بناء پر صفائی فیس وصول نہیں کرتا ان سے SWM کا عملہ فیس کلکٹر مندرجہ ذیل شرح سے صفائی فیس وصول کرتا ہے:۔

| | | |
|---|---|---|
| -1 | دکان | -/50روپے ماہوار |
| -2 | فیکٹری | -/100روپے ماہوار |
| -3 | رہائشی | Nil |

مندرجہ بالا سے یہ عیاں ہے کہ جن کمرشل یونٹس اور رہائشی مکانات سے واسا صفائی فیس وصول کرتا ہے ان سے محکمہ SWM وصول نہیں کرتا جبکہ یونین کونسل صفائی فیس وصول نہیں کرتی اس طرح صفائی فیس کے ضمن میں کسی قسم کی ڈبل وصولی نہیں ہو رہی۔

## ضلعی حکومت سرگودھا کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2737: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران ضلع سرگودھا کو صوبائی حکومت کی طرف سے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان سالوں کے دوران ضلعی حکومت سرگودھا کا اپنا بجٹ کتنا تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران ضلعی حکومت کی طرف سے T.M.A بھلوال کو کتنی رقم سالانہ دی گئی؟

(د) ضلعی حکومت نے ان سالوں کے دوران اس تحصیل میں کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی؟

**وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):**

(الف) صوبائی حکومت نے مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ضلعی حکومت سرگودھا کو بالترتیب 934.960 ملین روپے اور 750.309 ملین روپے فراہم کئے۔

(ب) ضلعی حکومت سرگودھا کا اپنا بجٹ 08-2007 اور 09-2008 میں بالترتیب 493.109 ملین روپے اور 74.457 ملین روپے تھا۔

(ج) ٹی ایم اے بھلوال کو 4.200 ملین روپے (یونین ناظم) چک نمبر 7 جنوبی ماڈل ویلج کو 2.802 ملین روپے اور 2.500 ملین روپے ماڈل ویلج چک نمبر 8 جنوبی کے لئے دیئے گئے۔

(د) ضلعی حکومت سرگودھا نے سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ٹی ایم اے بھلوال میں ترقیاتی منصوبوں پر جو رقم خرچ کی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| محکمہ | سیکٹر | رقم 2007-08 | 2008-09 | ٹوٹل |
|---|---|---|---|---|
| ای ڈی او (سی ڈی) | سی سی بی (ڈی اے ڈی پی) | 56.062 | 4.568 | 60.630 |
| واٹر مینجمنٹ | واٹر کورسز (ٹائڈ گرانٹ) | 17.800 | 1.823 | 19.623 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| این ایل سی | ای ایس آر (ٹائڈ گرانٹ) | دونوں سالوں میں مجموعی طور پر 23.600 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی۔ | | 23.600 |
| این ایل سی | ایچ ایس آر (ٹائڈ گرانٹ) | دونوں سالوں میں مجموعی طور پر 17.236 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی۔ | | 17.236 |
| ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک | ٹائڈ گرانٹ | 4.377 | 1.302 | 5.679 |
| ڈی او بلڈنگ | (ٹائڈ گرانٹ) | 137.949 | 215.535 | 353.484 |
| | ڈی اے ڈی پی | 31.825 | 26.155 | 57.980 |
| ڈی او (روڈز) | (ٹائڈ گرانٹ) | 47.121 | 20.877 | 67.998 |
| | ڈی اے ڈی پی | 67.543 | 10.887 | 78.430 |
| | ٹوٹل | 362.677 | 281.147 | 684.66 |

## ضلعی ناظم کے صوابدیدی فنڈز کی تفصیلات

*2846: محترمہ سکینہ شاہین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع ناظم کے صوابدیدی فنڈز کتنے ہوتے ہیں، ضلع ناظم لاہور نے پچھلے دو سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈز کا استعمال کہاں کہاں کیا، آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع ناظم لاہور کے استعمال میں کوئی صوابدیدی فنڈ نہ ہیں اور نہ ہی ان کا کبھی استعمال ہوا ہے۔

## سلاٹر ہاؤس لاہور میں گوشت کو جراثیم سے بچانے کے اقدامات

*2849: محترمہ سکینہ شاہین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سلاٹر ہاؤس لاہور میں اوسطاً روزانہ کتنے جانور ذبح کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں؟

(ب) گوشت کو مچھروں اور دیگر خطرناک جراثیم سے بچانے کے لئے کیا انتظامات موجود ہیں، آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سلاٹر ہاؤس کوٹ کمبوہ میں ذبح کرنے کے لئے درج ذیل جانور لائے جاتے ہیں:-

1- راس (بڑا جانور) تقریباً350اوسطاً روزانہ
2- شاخ (چھوٹا جانور) تقریباً5000اوسطاً روزانہ

(ب) سلاٹر ہاؤس کوٹ کمبوہ میں مچھروں سے بچاؤ کے لئے آہنی جالیوں پر مبنی انتظامات کئے ہوئے ہیں جبکہ خطرناک جراثیم سے بچاؤ کے لئے روزانہ جراثیم کش ادویات مثلاً چونا اور سپرے وغیرہ کا انتظام موجود ہے۔

## 2002تا2007پی پی۔288میں ترقیاتی منصوبے ودیگر تفصیلات

*2853: میاں شفیع محمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2002 سے2007 تک حکومت نے حلقہ پی پی۔288رحیم یار خان میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے تھے ان منصوبوں کے نام مع مختص کی گئی رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) جو منصوبہ جات مکمل کئے جا چکے ہیں ان کی تکمیل کی تاریخ مع ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے مقرر کردہ مدت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔288رحیم یار خان میں سال2002 سے2007 تک جو منصوبہ جات شروع کئے گئے ان منصوبہ جات کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | سال | تعداد منصوبہ جات | تخمینہ لاگت (روپے) |
|---|---|---|---|
| 1 | 2002-03 | 2 | 49,98,000/- |
| 2 | 2003-04 | 6 | 48,90,000/- |
| 3 | 2004-05 | 19 | 48,80,000/- |
| 4 | 2005-06 | 12 | 47,91,000/- |
| 5 | 2006-07 | 5 | 32,46,280/- |

سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام منصوبہ جات جو سال2002 سے 2007 تک شروع کئے گئے تھے جن کی تفصیل جز (الف) میں بیان کر دی گئی ہے مکمل ہو چکے ہیں۔ سکیموں کی تکمیل کے لئے مقرر کردہ مدت کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## بائی پاس میاں چنوں نہر لوئر باری دوآب پل16
## براستہ چک128/15ایل روڈ کی مرمت

*2881:رانا بابر حسین:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکیمونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بائی پاس میاں چنوں سے نہر لوئر باری دوآب پل16والی براستہ چک128/15-ایل سڑک کی سال08-2007اور09-2008کے دوران کتنی رقم سالانہ مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

(ب) ہر دفعہ کس کس ٹھیکیدار نے کام کیا ہے،ان کے نام اور پتاجات بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت انتہائی خستہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی مرمت کروانے اور مٹی ڈلوانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال08-2007اور09-2008کے دوران بائی پاس میاں چنوں سے نہر لوئر باری دوآب پل16والی براستہ چک128/15-Lسڑک کی کوئی مرمت نہ کی گئی ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ سڑک کی کوئی مرمت نہ کی گئی ہے لہذا کسی ٹھیکیدار نے کوئی کام نہ کیا ہے۔

(ج) اندرون چک128/15-Lسڑک قابل مرمت ہے۔

(د) ضلعی حکومت اس سڑک کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

## ضیاء الحق کالونی پیرودھائی راولپنڈی کی کچی آبادی کی تفصیلات

*2887:جناب ضیاء اللہ شاہ:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکیمونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضیاء الحق کالونی پیرودھائی راولپنڈی میں کچی آبادی واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کچی آبادی کے مالکانہ حقوق مکینوں کو مل چکے ہیں؟

(ج) کتنے مکینوں کو مالکان حقوق مل گئے ہیں اور کتنے رہ گئے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ضیاء الحق کالونی راولپنڈی میں کچی آبادی واقع ہے۔یہ ایک منظور شدہ کچی آبادی ہے جس کی زمین پاکستان ریلوے کی ملکیت ہے۔پاکستان ریلوے نے اس کچی آبادی کا جزوی NOC جاری کیا ہے جس کی بناء پر ابھی تک باقاعدہ نوٹیفکیشن نہ کیا جا سکا ہے۔

(ب) 204 قابضین کو مالکانہ حقوق عرصہ 2003 تا 2007 میں دیئے جا چکے ہیں۔

(ج) 204 قابضین کو مالکانہ حقوق مل چکے ہیں اور 200 قابضین کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے ہیں کیونکہ پاکستان ریلوے کی طرف سے مکمل NOC جاری نہ کیا گیا ہے۔جونہی NOC موصول ہوگا اس کچی آبادی کے مالکانہ حقوق کی تفویض کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

## سیالکوٹ شہر کی سڑکوں کی صورتحال

*3237: رانا آصف محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سیالکوٹ شہر کی جن سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور کون کون سی نامکمل ہیں؟

(ج) نامکمل سڑکیں کب تک مکمل ہوں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیالکوٹ شہر میں سال 08-2007 اور 09-2008 میں کل 29 سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے 20 سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور 9 سکیمیں ابھی تک نامکمل ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نامکمل سڑکیں 30۔جون 2009 تک مکمل ہو جائیں گی۔

## موضع فیض آباد تحصیل دیپالپور (اوکاڑہ) کے قبرستان کی تفصیلات

*3355: رانا آصف محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع فیض آباد کھولے مرید تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے قبرستان کی چار دیواری نہ ہے اور نہ ہی جناز گاہ ہے؟

(ب) مذکورہ قبرستان کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس وقت کتنے رقبے پر بااثر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ قبرستان میں جناز گاہ تعمیر کرنے، چار دیواری بنانے، قبرستان کا رقبہ پورا کرنے، ناجائز قابضین سے رقبہ واپس لینے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ قبرستان کا کل رقبہ 8 ایکڑ ہے جبکہ 5 ایکڑ رقبہ پر درج ذیل افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔

1- محمد منشاء ولد داراوٹو
2- محمد سرور ولد داراوٹو
3- گوہر علی ولد احمد یار وٹو
4- محمد نواز ولد محمد امیر وٹو
5- محمد اسلم ولد سعید وٹو
6- نور احمد ولد فتح محمد وٹو

(ج) اس قبرستان کی زمین TMA کی ملکیت نہ ہے۔بورڈ آف ریونیو کو البتہ درخواست کی گئی ہے کہ قبرستان کی حد بندی کر کے ناجائز قابضین کی نشاندہی کی جائے۔اس درخواست کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## ضلع منڈی بہاؤالدین کی سڑکوں کی از سر نو تعمیر کا مسئلہ

*3399: جناب وسیم افضل گوندل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرہ تا تحصیل ہیڈ کوارٹر ملکوال روڈ اور پنڈی راواں تا ملکوال براستہ مونا سیداں ضلع منڈی بہاؤالدین روڈز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ان روڈز کی سالانہ مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کیا حکومت ان روڈز کی از سر نو تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ گوجرہ تا تحصیل ہیڈکوارٹر ملکوال روڈ اور پنڈی راواں تا ملکوال براستہ مونا سیداں ضلع منڈی بہاؤالدین روڈز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) ملکوال تا گوجرہ روڈ کی بہتری اور کشادگی کا کام 08-2007 میں ملکوال کی طرف سے ابتدائی تین کلو میٹر لمبائی پر شروع کیا گیا۔ سڑک کے اس حصے پر کام کا تخمینہ لاگت اس وقت تیس ملین روپے تھا جبکہ صوبائی حکومت نے اس مقصد کے لئے ضلعی حکومت کو ابتدائی طور پر دس ملین روپے کے فنڈز جاری کئے۔ ضلعی محکمہ روڈز نے ٹھیکیدار کو کام الاٹ کیا جس نے اسی مالی سال (08-2007) کے دوران جاری شدہ فنڈز کے برابر مالیت کا کام مکمل کر دیا جبکہ مزید فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث کام رکا پڑا ہے۔

پنڈی راواں تا ملکوال براستہ مونا سیداں روڈ کا ایک حصہ جس کی لمبائی 1.68 کلو میٹر ہے کی مرمت شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس پروگرام برائے سال 09-2008 کے تحت کی جارہی ہے جو کہ انشاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔ اس کام کا تخمینہ لاگت مبلغ 2.767 ملین روپے ہے۔

(ج) جناب نذر محمد گوندل وفاقی وزیر خوراک و زراعت نے مورخہ 2009-07-18 کو جناب وزیراعلیٰ پنجاب سے اپنی ملاقات میں سڑک از گوجرہ تا ملکوال کی مرمت / توسیع کے لئے فنڈز جاری کرنے کی درخواست کی۔ جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے اس مقصد کے لئے مبلغ 15 ملین روپے جاری کرنے کی منظوری دے دی۔ اس سڑک کی کشادگی، بہتری اور تعمیر نو کا تخمینہ تقریباً مبلغ 252.930 ملین روپے ہے۔ سڑک از پنڈی راواں تا ملکوال براستہ مونا سیداں کی کشادگی و بہتری اور تعمیر نو کا تخمینہ تقریباً 350 ملین روپے ہے۔ سڑک از پنڈی راواں تا ملکوال براستہ مونا سیداں کی کشادگی و بہتری اور تعمیر نو کا تخمینہ تقریباً 350 ملین روپے ہے۔ دونوں سڑکوں کی کشادگی، بہتری اور تعمیر نو کے پراجیکٹس بہت بڑے سائز کے

ہیں جو کہ صوبائی محکمہ شاہرات کے ذریعے صوبائی حکومت کی طرف سے ضروری فنڈز کی فراہمی پر زیر عمل لائے جا سکتے ہیں۔

## ضلع چنیوٹ میں ڈی سی او، ڈی پی او کی تعیناتی و دیگر تفصیلات

*3442: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ ضلع بن چکا ہے اور یکم جولائی 2009 سے operative ہو جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں ڈی سی او اور ڈی پی او بھی تعینات ہو چکے ہیں؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اے ڈی پی میں ضلع جھنگ کے لئے مختص شدہ تمام ترقیاتی منصوبوں میں چنیوٹ کے حصے کو الگ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے یا ڈی سی او چنیوٹ کو اس کمیٹی میں ممبر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل وضاحت سے جواب دیا جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) ضلع جھنگ کے تمام دفاتر میں جو بھرتیاں ہو رہی ہیں اس میں جو چنیوٹ کا حصہ ہے اسے pending کر کے چنیوٹ کو دینے کا بھی کوئی ارادہ ہے اگر ہاں تو تمام بھرتیوں میں چنیوٹ کا کتنا حصہ ہے اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ BOR چنیوٹ ضلع بن چکا ہے اور یکم جولائی 2009 سے operative ہو چکا ہے کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ضلع جھنگ کے اکاؤنٹ IV میں 1707.003 ملین روپے میں سے نئے ضلع چنیوٹ کا حصہ 327.832 ملین روپے بذریعہ چٹھی نمبری DO(F&B)/G/1234 مورخہ 24-07-2009 ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔ کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) عنوان بالا میں سکیل نمبر ایک تا سکیل نمبر 4 کی بھرتیوں کے لئے اپریل / مئی 2009 میں اخبار اشتہار دیئے گئے تھے لیکن حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتی کی اجازت نہ دی گئی ہے۔

کل 573 اسامیوں میں سے چنیوٹ کی 175 اسامیاں علیٰحدہ ظاہر کی گئی ہیں۔ان اسامیوں پر ضلع چنیوٹ میں ہی بھرتیاں کی جا سکتی ہیں۔تفصیل خالی اسامیاں تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## فیصل آباد۔مذبحہ خانہ کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

*3445: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی رہائشی علاقے میں مذبحہ خانہ نہیں بنایا جا سکتا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں نڑوالہ روڈ پر گلشن کالونی اڈا مدن پورہ کے درمیان گنجان آباد رہائشی علاقہ میں مذبحہ خانہ موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مذبحہ خانہ کی وجہ سے علاقہ میں بدبو اور تعفن کی وجہ سے مکینوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ مذبحہ خانہ کو یہاں سے دوسری جگہ شفٹ کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے لیکن یہ مذبحہ خانہ جب مذکورہ جگہ پر قائم کیا گیا تھا تو اس وقت یہ رہائشی علاقہ نہ تھا۔

(ج) درست ہے تاہم مذبحہ خانہ اور علاقہ میں صفائی کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ اہل علاقہ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔نیز ٹی ایم اے جناح ٹاؤن نے اب تک مذبحہ خانہ کی مرمت و صفائی کی بہتری کے لئے مبلغ-/4000000 روپے خرچ کئے ہیں۔

(د) مذبحہ خانہ کو رہائشی علاقہ سے باہر منتقل کرنے کے لئے ٹی ایم اے کے پاس اتنے وسائل نہ ہیں اور نہ ہی اس مقصد کے لئے کوئی سرکاری اراضی ہے۔البتہ حکومت کی ہدایت پر بذریعہ مراسلہ نمبر GB/744 مورخہ 04-06-2009 ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد کو تحریر کیا گیا کہ منڈی مویشیاں رہائشی علاقہ سے منتقل کرنے کے لئے شہر سے باہر (10 سے 12) ایکڑ رقبہ چک نمبر GB/67-66 اور نڑوالہ روڈ بائی پاس کے نزدیک کوئی سرکاری اراضی دستیاب

ہو تو ٹی ایم اے کو بتایا جائے تاکہ ٹی ایم اے اسے خرید سکے۔شہر سے باہر زمین دستیاب ہونے پر منڈی مویشیاں کے ساتھ ہی مذبحہ خانہ بھی رہائشی علاقہ سے باہر منتقل کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

## پی پی-233 میں واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3540: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-233 بورے والا میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں؟

(ب) شہر بورے والا میں واٹر سپلائی کا منصوبہ کب اور کتنی لاگت سے شروع کیا گیا، کتنا مکمل ہو گیا ہے اور کتنا باقی ہے؟

(ج) منصوبے کی تکمیل میں تاخیر کی وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی-233 بورے والا میں 30 واٹر سپلائی سکیمیں ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اربن واٹر سپلائی سکیم بورے والا کا منصوبہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وہاڑی نے سال 2009 میں شروع کیا۔ کل 22 عدد ٹیوب ویل لگانے ہیں جن کا تخمینہ لاگت 75.318 ملین روپے ہے اور یہ منصوبہ ایک سال میں مکمل ہونا ہے موقع پر تقریباً 30 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بمطابق رپورٹ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وہاڑی تتمہ (ب) یہ کام آئندہ تین ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) رپورٹ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وہاڑی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## لاہور شہر سے مویشی باہر لے جانے کی تفصیلات

*3593: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گوالوں کو مویشی لاہور شہر سے باہر لے جانے کا حکم دیا اور اس کے لئے انہیں ایک کالونی کی صورت میں جگہ بھی فراہم کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ عرصہ بعد مویشیوں کی واپسی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور کالونی کے لئے فراہم کردہ جگہ فروخت کرنے کی شکایات بھی سامنے آنے لگیں ؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مویشیوں کو شہر سے باہر لے جانے کا فوری حکم جاری کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) جملہ 9 ٹاؤنز نے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے لاہور شہر کی حدود سے مویشیوں کے انخلاء کی بھرپور مہم شروع کی ہوئی تھی اور تقریباً تمام گوالوں کو لاہور شہر کی حدود سے باہر نکال دیا تھا لیکن ان ٹاؤنز کے چند گوالوں نے مل کر عدالت عالیہ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا جو تا حال جاری ہے۔ جونہی حکم امتناعی خارج ہو جائے گا تو تمام ٹی ایم ایز اپنی اپنی حدود میں موجود گوالوں کے انخلاء کی بھرپور کارروائی عمل میں لائیں گے چند گوالوں نے حکم امتناعی کا فائدہ اٹھا کر رات کی تاریکی میں مویشی دوبارہ اپنے اپنے گھروں میں لانا شروع کر دیئے۔ جہاں تک فراہم کردہ جگہ کی فروخت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں کوئی بات ٹی ایم ایز کے علم میں نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ چند گوالوں نے مل کر عدالت عالیہ سے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ٹی ایم ایز گوالوں کے خلاف کارروائی کرنے سے قاصر ہیں جونہی حکم امتناعی خارج ہو جائے گا تو تمام ٹی ایم ایز مویشیوں کے انخلاء کی بھرپور کارروائی عمل میں لائیں گے۔

## ضلع شیخوپورہ کی کچی آبادیوں کو بجلی فراہم کرنے کی تفصیلات

*3813: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت پنجاب ماچس فیکٹری تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ کے قریب واقع کچی آبادی کو بجلی کے کنکشن فراہم کرنے کے لئے واپڈا سے بات کر کے اس مسئلے کو حل کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

کچی آبادی اسلام پورہ ماچس فیکٹری ایل ڈی اے لاہور کی باقاعدہ منظور شدہ / منتقل شدہ کچی آبادی ہے جو کہ ضلع لاہور میں تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ سے ملحقہ واقع ہے۔اس آبادی میں تمام بنیادی سہولیات زندگی مثلاً پانی، بجلی، سوئی گیس وغیرہ میسر ہیں۔

اسمبلی سوال میں جس آبادی کے متعلق تحریر کیا گیا ہے وہ ماچس فیکٹری (اسلام پورہ) سے ملحقہ واقع ہے جو کہ لال دین کالونی (اسلام پورہ نمبر2) کے نام سے آباد ہوئی ہے اور ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے جو کہ نہ تو باقاعدہ طور پر منظور شدہ ہے اور نہ ہی یہ پنجاب کی منظور شدہ کچی آبادیوں کی فہرست میں شامل ہے۔

حکومت پنجاب صرف انہی کچی آبادیوں میں بنیادی سہولیات زندگی مہیا کرتی ہے جو کہ حکومتی پالیسی کے مطابق باقاعدہ طور پر منظور شدہ اور جس کی زمین متعلقہ بلدیاتی ادارے کو منتقل شدہ ہو۔

## تحصیل level پر رہائشی کالونی کی رجسٹریشن کے لئے اراضی کا مسئلہ

*3855: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے لاز کے تحت نئی رہائشی کالونی رجسٹرڈ کروانے کے لئے کم از کم رقبہ 160 کنال ہونا لازمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل لیول کے شہروں میں جہاں پر آبادی کا زیادہ مسئلہ ہے وہاں بھی اس قانون پر عمل کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت تحصیل لیول کے شہروں میں نئی کالونی بنانے کے لئے کم از کم رقبہ 80 کنال مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیم (ریگولیشن) رولز 2005 کے قاعدہ نمبر 4(d) کے مطابق رہائشی سکیم کے لئے کم از کم رقبہ 160 کنال درکار ہے۔

(ب) درست ہے یہ قانون صوبہ بھر میں بلاتفریق نافذ العمل ہے۔

(ج) چونکہ یہ قانون صوبہ بھر میں نافذالعمل ہے لہذااس میں کسی قسم کی رعائیت کی گنجائش نہ ہے مجوزہ قانون کے مطابق ہر رہائشی کالونی میں قبرستان، کھیل کے لئے میدان / پارک وغیرہ کے لئے جگہ مختص کرنالازم ہے جو کہ اس سے کم رقبہ میں ممکن نہ ہے لہذا نئی کالونی بنانے کے لئے160کنال سے کم رقبہ کی اجازت نہ دیناہی مناسب ہے۔

## محکمہ کے اشتہاری قرار دیئے گئے آٹھ ملازمین کی تفصیلات

*4119:جناب محمد محسن خان لغاری:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے8ملزمان افسران اور ملازمین اشتہاری قرار دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تومذکورہ افسران کے نام، عہدے اور جرم کی نوعیت سے ایوان کو آگاہ کیاجائے؟

(ج) مذکورہ افسران وملازمین کب سے اشتہاری ہیں اورانہیں ابھی تک گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

(د) مذکورہ اشتہاریوں میں کتنے ایسے ہیں جن کے خلاف انٹی کرپشن نے مقدمات درج کئے اور کتنے ایسے ہیں جن کو عدالتوں نے اشتہاری قرار دیا، دونوں categories کی علٰیحدہ علٰیحدہ فہرستیں اور تفصیل مع افسریاملازم کانام، عہدہ، گریڈاور جرم کی نوعیت سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں لوکل گورنمنٹ کے پانچ ملزمان افسران اور ملازمین اشتہاری قرار دیئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع راولپنڈی:

مسمی محمد اقبال سینئر کلرک سابقہ دفتر ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ راولپنڈی ڈویژن کے خلاف محکمانہ انکوائری بسلسلہ سرکاری رقم مبلغ-/681435روپے خورد برُد کرنے پر ہوئی جس میں مذکورہ اہلکار باوجود نوٹس کے اور اخباری اشتہار کے حاضر نہ ہوا۔ اس مجاز اتھارٹی نے بذریعہ حکم نمبر(24/8R(p-7 مورخہ 02-01-1993نوکری سے برطرف کر دیااور خورد برُد رقم کی وصولی کا حکم دے دیا۔ خورد برُد رقم کی

وصولی کے لئے ڈپٹی کمشنر چکوال کو تحریر کیا جس کے جواب میں ڈپٹی کمشنر چکوال نے تحریر فرمایا کہ یہ کیس قانون کے مطابق لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کے سیکشن 114 کے مطابق نہ ہے جبکہ محکمہ انٹی کرپشن نے بذریعہ لیٹر مورخہ 19-11-1996 تصدیق کی ہے کہ انہوں نے کیس مکمل کر کے جوڈیشل ایکشن کے لئے منظور کیا ہے۔

ضلع چکوال:

مسمی نثار احمد سیکرٹری یو سی سسرال کے خلاف درج ہوا جس پر الزام ہے کہ وہ میٹرک کی جعلی سند پر محکمہ میں بھرتی ہوا اور دوران انکوائری ملزم بیرون ملک ابوظہبی چلا گیا جس کی وجہ سے انکوائری نہ ہو سکی۔مذکورہ سیکرٹری کو اشتہاری قرار دے کر چالان زیر دفعہ 512 کے تحت عدالت مجاز میں داخل کر دیا گیا ہے۔

ضلع پاکپتن

(i) محمد شفیق صابر، سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ پاکپتن
(13-10-1994 to 1-5-1996)

(ii) شہزاد ریاض القدیر سابق اسسٹنٹ انجینئر لوکل گورنمنٹ پاکپتن
(20-4-1994to 17-4-1996)

(iii) امتیاز احمد سابق اسسٹنٹ لوکل گورنمنٹ پاکپتن
(4-4-1995 to 30-6-1996)

درج بالا دونوں افسران اور ماتحت (اسسٹنٹ) پاکپتن کے خلاف بجرم مالی بے ضابطگیاں مالیتی 97,27,248/- روپے محکمانہ انکوائری پر دونوں افسران اور ماتحت اسسٹنٹ کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔مزید برآں ان تینوں کے خلاف NAB اور انٹی کرپشن میں مقدمات درج ہیں۔مذکورہ بالا ملازمین کے متعلق رائے ہے کہ یہ ملک سے باہر ہیں۔

(ج) ضلع راولپنڈی:

مسمی محمد اقبال سینئر کلرک سابقہ دفتر ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ راولپنڈی ڈویژن 1992 سے اشتہاری ہے۔

ضلع چکوال:

مسمی نثار احمد سیکرٹری یو سی سسرال 2000-03-02 سے اشتہاری ہے اور ملک سے باہر ہے۔

ضلع پاکپتن:

(i) محمد شفیق صابر سابقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ پاکپتن

(ii) شہزاد ریاض القدیر سابقہ اسسٹنٹ انجینئر لوکل گورنمنٹ پاکپتن

(iii) امتیاز احمد سابقہ اسسٹنٹ لوکل گورنمنٹ پاکپتن

مذکورہ بالا ملازمین 1996 سے اشتہاری ہیں اور ان کے متعلق رائے ہے کہ یہ تینوں ملک سے باہر ہیں لہذا ملزموں کا سراغ ملے بغیر گرفتاری عمل میں نہیں لائی جا سکتی۔

(د) مذکورہ ملازمین میں دو کے خلاف عدالتوں میں جبکہ تین کے خلاف NAB اور انٹی کرپشن میں کیس درج ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

عدالتوں میں:

ضلع راولپنڈی: ایک (محمد اقبال، سینئر کلرک)

ضلع چکوال: ایک (نثار احمد، سیکرٹری، یونین کونسل)

(NAB Courts)

ضلع پاکپتن: تینوں افسران اور اہلکاران جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

محمد شفیق صابر سابقا اسسٹنٹ ڈائریکٹر

شہزاد ریاض القدیر سابقا اسسٹنٹ انجینئر

امتیاز احمد سابقا اسسٹنٹ

وضاحت جز(ب) میں کر دی گئی ہے۔

## فیصل آباد شہر۔سڑکوں کے پیچ ورک کی مد میں خرچ کی گئی رقم کی تفصیلات

*4151: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک فیصل آباد شہر میں پیچ ورک کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ب) یہ رقم کن کن سڑکوں / روڈز کی پیچ ورک کے کام پر خرچ ہوئی ہے، ان کے نام اور خرچ کردہ رقم بتائیں؟

(ج) اس وقت کن کن سڑکوں کے پیچ ورک کا کام ہونا باقی ہے، ان کے نام بتائیں؟

(د) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم پیچ ورک کی مد میں کن کن اداروں کی طرف سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کو موصول ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک فیصل آباد شہر میں پیچ ورک پر-/5511137 روپے خرچ ہوئے۔

(ب) درج بالا رقم جن سڑکوں کے پیچ ورک پر خرچ ہوئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | نام سڑک | تخمینہ لاگت |
|---|---|---|
| 1 | جھنگ روڈ فیصل آباد | 0.300 |
| 2 | چارٹرڈ بنک تا سٹیشن | 0.360 |
| 3 | سٹیشن چوک تا عبداللہ پور | 0.474 |
| 4 | ڈی گراؤنڈ | 0.242 |
| 5 | کینال روڈ | 0.250 |
| 6 | اوور ہیڈ برج خانوآنہ جھال | 0.355 |
| 7 | ستیانہ روڈ | 0.150 |
| 8 | اوور ہیڈ برج نشاط آباد | 0.300 |
| 9 | کینال بنک روڈ | 0.250 |
| 10 | جڑانوالہ روڈ | 0.145 |
| 11 | فیصل آباد شیخوپورہ | 0.150 |
| 12 | سوساں روڈ | 0.200 |
| 13 | ڈی گراؤنڈ فوارہ چوک | 0.150 |
| 14 | سمندری روڈ سے ناولٹی روڈ گاؤشالہ موڑ | 0.300 |
| 15 | جیل روڈ تا کمشنر آفس فیصل آباد | 0.250 |
| 16 | امام بارگاہ کوتوالی روڈ فیصل آباد | 0.135 |
| 17 | جامعہ چشتیہ تا ملت چوک فیصل آباد | 0.230 |
| 18 | نڑوالہ روڈ تا جناح کالونی | 0.140 |
| 19 | سمندری روڈ فیصل آباد | 0.150 |
| 20 | ملت روڈ فیصل آباد | 0.100 |
| 21 | جناح کالونی روڈ فیصل آباد | 0.150 |
| 22 | جیل روڈ فیصل آباد | 0.050 |
| 23 | علامہ اقبال روڈ | 0.330 |
| 24 | سٹیڈیم روڈ | 0.050 |
| 25 | لاری اڈا تا بولے دی جھگی روڈ | 0.200 |
| 26 | فیصل آباد چک جھمرہ روڈ | 0.100 |

(ج) پیچ ورک سڑکوں پر ضرورت کے مطابق لیبر کے ذریعے کرایا جاتا ہے۔ضلع فیصل آباد کی تمام سڑکوں پر ضرورت کے مطابق پیچ ورک کروایا جاتا ہے۔

(د) اس سال 10-2009 میں پیچ ورک کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد نے 60 لاکھ روپے رکھے ہیں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ہمارے colleague اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ایم پی اے جاوید بھٹی صاحب پر کل قاتلانہ حملہ ہوا ہے جس میں اُن کے دو باڈی گارڈ جاں بحق ہو گئے ہیں، اُن کا ایک ساتھی اور ڈرائیور زخمی ہو کر ہسپتال میں پڑے ہیں تو آپ کے توسط سے وزیر قانون اور پنجاب حکومت سے میری گزارش ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال میں کسی جج کے والدین بچ پا رہے ہیں، ایم پی اے یا ایم این اے محفوظ ہیں اور نہ ہی پنجاب کے کسی شہری کی جان و مال یا عزت محفوظ ہے تو میری گزارش ہو گی کہ وزیر قانون یہاں پر آ کر ہمیں کچھ ایسی یقین دہانی کرائیں کہ محترم ایم پی اے پر حملہ کرنے والے اور اُن کے دو باڈی گارڈز کے قاتلوں کو کتنے ٹائم میں گرفتار کر لیا جائے گا؟

## تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے آنے سے پہلے جب لاء منسٹر صاحب سے میری بات ہو رہی تھی تو وہ بھٹی صاحب پر قاتلانہ حملے اور جسٹس جاوید اقبال صاحب کے والدین کو جس بہیمانہ طریقے سے قتل کیا گیا اُس issue پر بھی بات کرنا چاہتے تھے لیکن اُس وقت House میں حاضری بڑی کم تھی تو وہ ابھی ان دونوں issues پر respond کریں گے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 01/2011۔ محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اُن کی طرف سے کوئی درخواست بھی نہیں آئی ہوئی، disposed of۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 02/2011۔ میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

## حلقہ پی پی۔113 ڈنگہ (گجرات) میں محکمہ کی ملی بھگت سے اراضی کا جعلی انتقال

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔113، گجرات کے قصبہ ڈنگہ میں 2423 کنال اراضی موجود ہے۔ یہ اراضی اندراج شاملات دیہہ ہے مگر عملہ مال نے اس اراضی کا status اندراج شاملات دیہہ سے آسائش دیہہ چراگاہ کر

دیا جبکہ یہ اراضی مالکان دیہہ کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے۔ اس کی منتقلی یا الاٹمنٹ نہیں ہو سکتی۔ مگر اب عملہ محکمہ مال اور متعلقہ افسران نے اس کا status تبدیل کر کے اس کی منتقلی اور ٹرانسفر جعل سازی سے شروع کر رکھی ہے۔ اس کے خلاف سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کو درخواست دی گئی ہے۔ ای ڈی او (آر) گجرات نے اس کے خلاف ضابطہ ٹرانسفر کو کینسل کر دیا مگر بعد ازاں کسی لالچ / پریشر میں آکر اسی آفس نے اپنے آرڈر واپس لے لئے۔ اب اس اراضی کی بندر بانٹ کی جا رہی ہے اور اس پر قبضہ کروایا جا رہا ہے۔ محکمہ مال کے افسران و اہلکاران چند روپوں کی خاطر حکومت کی اس اربوں روپے کی اراضی پر جعل سازی سے قبضہ کروا رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب موصول نہیں ہوا، اس کو آپ next week کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے آپ سے بات کی تھی لیکن آپ نے فرمایا تھا کہ آپ Question Hour کے بعد بات کر لیں۔ کل دن کے وقت انتہائی افسوسناک واقعہ پیش آیا جس کی اطلاع رات 09:40 پر دی گئی۔ most senior Judge Supreme Court مسٹر جسٹس جاوید اقبال صاحب کے والد جو کہ خود بھی ڈی آئی جی پولیس ریٹائرڈ تھے وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ کیولری گراؤنڈ کے علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔ موصوف کوئٹہ میں settle تھے تو اس لئے سردیوں میں کوئی دو تین ماہ کے لئے لاہور تشریف لے آتے اور اپنی لاہور والی رہائش گاہ میں رہتے لیکن اُن کا زیادہ وقت کوئٹہ میں گزرتا تھا۔ اُن کے مکان کی بالائی منزل میں دو ورکنگ خواتین کرایہ دار تھیں تو اُن سے ابتدائی معلومات کے مطابق وہ صبح 4:00 بجے اپنے آفس گئیں تو اُس وقت دونوں بزرگ بالکل ٹھیک تھے اور ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ہوئے ناشتہ وغیرہ کر رہے تھے لیکن جب وہ 6:00 بجے اپنے آفس سے واپس آئیں تو گھر میں اندھیرا دیکھ کر اُنہیں تشویش ہوئی تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بتایا اور اُس کے بعد جب مکان کے اندر گئے تو ٹی وی لاؤنج میں دونوں بزرگوں کی dead bodies پڑی تھیں۔ Crime scene سے ملنے والی ابتدائی معلومات کے مطابق دونوں بزرگوں کے چہروں کے اوپر گدی وغیرہ سے دبا کر suffocation کے ذریعے death ہوئی ہے۔ اُن کے جسم کے اوپر مزاحمت کے علاوہ زخموں کے کوئی اور نشان نہیں ہیں۔ باقی اُن کا پورا گھر بالکل intact ہے وہاں پر کسی قسم کی کسی چیز کا کوئی نقصان نہیں

ہوا۔ وہ جس رہائشی کمرے میں سوتے تھے اُس کمرے میں سکیورٹی ایجنسی کے لوگوں نے کچھ mix سی صورتحال رات دیکھی ہے کہ وہاں پر کچھ سامان کو بکھیرا گیا ہے اور کچھ سامان اُدھر ہی intact ہے تو اس سے دونوں طرح کی صورتحال سامنے آتی ہے کہ شاید کوئی پیسے یا زیور وغیرہ ڈھونڈنے کے لئے یہ کیا گیا ہے یا شاید یہ create scene کیا گیا ہے۔ بہرحال جسٹس جاوید اقبال صاحب کی اجازت سے dead bodies کو وہاں سے remove کر دیا گیا تھا لیکن وہاں پر پولیس اور دوسری ایجنسیوں نے بڑی detailed and professionally investigation کی ہے وہاں سے finger prints اور باقی کچھ ایسے ثبوت ملے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان ملزموں کو بہت جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ باقی یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے میں گورنمنٹ کی طرف سے اور اس معزز ایوان کی طرف سے بھی اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور ہم جسٹس جاوید اقبال صاحب اور اُن کے خاندان سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اس صدمے کو برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق دے۔ اس قسم کے واقعات مقامی طور پر، nationally and internationally بھی ہمارے متعلق کوئی اچھا تاثر قائم نہیں کرتے، بہرحال اُمید بھی ہے اور پوری کوشش بھی ہے کہ اس کیس کو within days resolve کر کے ان ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ چونکہ ابھی مرحومین کی تدفین نہیں ہوئی تو اُن کی دعائے مغفرت کل انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میں اپنے جذبات اس معزز ہاؤس کے سامنے رکھوں کہ ہمیں اس واقعہ کے اوپر انتہائی افسوس ہے اور جس خاندان کے ساتھ یہ صدمہ پیش آیا ہے ہمیں اُن سے بھی ہمدردی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں صبر کی توفیق دے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس واقعے کی بھی مذمت کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں ہمارے ایک معزز ممبر جاوید بھٹی صاحب جن کا پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق ہے ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ بال بال بچ گئے لیکن ان کے ساتھ ان کا ڈرائیور اور گن مین ہلاک ہو گئے ہیں تو اس سلسلہ میں بھی مقامی پولیس سے میرا رابطہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مکمل رپورٹ ایک دو دنوں میں معزز ہاؤس کے سامنے رکھی جائے گی اور جو ملزمان ہیں ان کو گرفتار کرنے کے لئے کہہ دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ ان کو بہت جلد گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ یہ کل کا ہی ایک بڑا tragic واقعہ ہے تو پچھلے گھنٹوں میں کیا progress ہوئی ہے، کتنے لوگ پکڑے

گئے ہیں اور کن lines پر انوسٹی گیشن چل رہی ہے؟ اگر ان کے متعلق یہاں بتانے سے انوسٹی گیشن میں کوئی حرج نہ ہو تو ضرور بتائیں because ہمارے لئے یہ بڑی پریشانی کی بات ہے۔ ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ کچھ دن پہلے گورنر صاحب والا tragic incident ہوا اور اب یہ ہو گیا۔ اس کے باوجود ہم ہر جگہ دیکھتے ہیں کہ پولیس کے ناکے لگے ہوئے ہیں، لوگوں کو چیک کیا جا رہا ہے، گاڑیوں کی ڈگی کھول کر دیکھی جاتی ہے اور حکومت کی کوششیں تو کہیں نہ کہیں نظر آتی ہیں لیکن اس طرح کے high profile incident ہونے سے ہمیں ان سے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آ رہا۔ کیا اس کو دہشتگردی کے نقطہ نظر سے دیکھا جا رہا ہے، کیا جسٹس جاوید اقبال صاحب کے والد ہونے کی وجہ سے ایک high profile آدمی کے ساتھ یہ tragedy ہونے سے اس کا impact ہے یا یہ ایک petty crime ہے؟ اس میں بہت سارے elements آتے ہیں۔ اگر یہ disclose کرنے سے انوسٹی گیشن میں کوئی حرج نہ ہو تو یہ ہم سے ضرور share کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جسٹس جاوید اقبال صاحب کی ذات کا ایک حوالہ ہے کہ مقتولین ان کے والدین تھے اس لئے اس کیس کے تمام پہلوؤں پر انکوائری ہو گی۔ اس پہلو کے اوپر کہ کون سے کیس جسٹس جاوید اقبال صاحب کی عدالت میں زیر سماعت ہیں اور ان میں کون کون سی پارٹیاں interested ہیں۔ کیا اس واردات کے محرکات میں ان کی judicial professional ذمہ داریاں ہیں، کیا ان کے لئے کوئی message تو نہیں ہے، آیا یہ دہشتگردی کی واردات ہو سکتی ہے یا نہیں، آیا یہ ڈکیتی کی واردات ہے اور وہ کچھ لوٹنے کے لئے کیا گیا ہے یا اس میں ایسے لوگ ملوث ہیں کہ جو لوگ ان کو جانتے تھے، کوئی ملازم رہے ہوں یا کوئی عزیز ہو کہ جس کو ان سے کسی قسم کا لالچ ہو یا جس کو ان سے کسی قسم کی مخاصمت ہو اس وجہ سے کہ اس کی کوئی توقع پوری نہ ہوئی ہو اور انھوں نے وہاں پر آ کر پہلے کوئی معاملہ کیا ہو جس کے بعد انھوں نے ضروری سمجھا کہ evidences کو ختم کر دیا جائے اور دونوں بزرگوں کو ہلاک کر دیا جائے تو ان تمام پہلوؤں کے اوپر ابتدائی طور پر انکوائری ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام پہلوؤں کو چیک کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار اگلے ہفتے تک pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 2011/4 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔

## محکمہ صحت کو مختص فنڈز جاری نہ ہونے کی وجہ سے سر گنگارام ہسپتال لاہور کے جاری منصوبے تعطل کا شکار

**محترمہ زوبیہ رباب ملک:** میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "وقت" مورخہ 31۔ دسمبر 2010 کی اشاعت میں خبر شائع ہوئی ہے کہ فنڈز بحال نہ ہونے پر گنگارام ہسپتال کے منصوبے التواء کا شکار، تفصیل یوں ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے محکمہ صحت کے فنڈز بحال نہ کرنے پر گنگارام ہسپتال میں 410 ملین لاگت کے نئے منصوبہ جات مکمل طور پر رک گئے جبکہ ہسپتال بلڈنگ کی تعمیر و مرمت سمیت آئی ٹی سے وابستہ کام بھی التواء کا شکار ہیں جبکہ مسلسل فنڈز کی بندش کے باعث منصوبوں کی لاگت میں کئی گنا اضافے کا امکان ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ صحت نے ماسوائے ادویات کی خریداری کے باقی تمام فنڈز روک لئے ہیں جس کے باعث ہسپتالوں میں مختلف مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس وقت صوبائی دارالحکومت کے صرف ایک ہسپتال، گنگارام ہسپتال میں 410 ملین کے نئے منصوبہ جات بالکل رکے ہوئے ہیں جس میں 160 ملین کا بلڈنگ کی اپ گریڈیشن، 120 ملین کا شعبہ نیورو سرجری کا قیام اور 130 ملین کا طبی آلات کی خریداری کا منصوبہ شامل ہے جبکہ ہسپتال میں بلڈنگ کی تعمیر و مرمت اور تزئین و آرائش کے ساتھ ساتھ خراب ہونے والے طبی آلات، خراب ہونے والے کمپیوٹر سمیت دیگر معاملات کے فنڈز تاحال بحال نہ ہونے کے باعث تعطل کا شکار ہیں جس کے باعث مریضوں کو بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حکومت کا فنڈز کی عدم فراہمی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ مالی طور پر دیوالیہ ہو چکی ہے۔ ہسپتال کے فنڈز روکنے کے معاملہ کو حل کروانے کے لئے ضروری ہے کہ اسمبلی دخل اندازی کرے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! یہ ساری تحاریک التوائے کار recently موصول ہوئی ہیں اس لئے ان کو اگلے ہفتے کے لئے pending فرما دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتے کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 5/2011 بھی محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

## محکمہ پی ڈبلیو ڈی ساہیوال کے ملازمین تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے شدید مالی مشکلات کا شکار

**محترمہ زوبیہ رباب ملک:** میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "وقت" مورخہ 31۔دسمبر 2010 کی اشاعت میں خبر شائع ہوئی ہے کہ ساہیوال پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین پچھلے چار ماہ سے تنخواہوں سے محروم، تفصیل یوں ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ پی ڈبلیو ڈی ساہیوال کے ملازمین کو پچھلے چار ماہ سے تنخواہیں نہیں دے رہی ہے۔ تنخواہوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ملازمین شدید مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ملازمین کو اگست سے نومبر تک تنخواہ ابھی تک ادا نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے ان ملازمین کے گھروں میں فاقوں کی نوبت آ گئی ہے۔ ملازمین اپنے بچوں کے سکول واجبات بھی ادا کرنے سے قاصر ہیں اور اگر ان تنخواہوں کی ادائیگی جلد نہ کی گئی تو انہیں سکولوں سے نکالے جانے کا خدشہ بھی ہے۔ متاثرین نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر تنخواہیں ادا کی جائیں۔ حکومت کا ملازمین کو پچھلے چار ماہ سے تنخواہیں نہ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ شدید مالی بحران کا شکار اور دیوالیہ ہو چکی ہے۔ ملازمین کو تنخواہیں دلوانے کے لئے ضروری ہے کہ اسمبلی دخل اندازی کرے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! یہ بھی اگلے ہفتے کے لئے pending کر دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتے کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 27/2011 محترم ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب کی ہے۔ جی، ملک صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

## ہنجروال لاہور میں حضرت گلاب شاہ رحمتہ اللہ علیہ مسجد کی ناقص تعمیر

**ملک سیف الملوک کھوکھر:** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ اہل دیہہ

ہنجروال کی جانب سے حضرت گلاب شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے اراضی رقبہ تعداد 8 کنال 15 مرلے وقف کی گئی تھی۔اس اراضی پر مسجد کی تعمیر کر کے باقاعدہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت کے علاوہ نماز جمعۃ المبارک کا بھی اہتمام کیا جاتا تھا۔ایل ڈی اے کی جانب سے نااہلی یا کسی کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے وقف اراضی برائے مسجد پر پلاٹوں کے نمبر لگا دیئے گئے۔اس کے بعد مسجد مذکورہ کے پلاٹ پر ایل ڈی اے کے نمبر لگانے کے خلاف اور تعمیر و ترقی کے حوالے سے اسلامی ویلفیئر سوسائٹی نے لاہور ہائیکورٹ لاہور میں ایک رٹ پٹیشن نمبر 2009/11795 دائر کر دی۔چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ لاہور کے احکامات کی روشنی میں زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف لاہور زون لاہور نے مسجد گلاب شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ واقع موضع نیاز بیگ لاہور زیر تحویل محکمہ اوقاف پنجاب لاہور ایک سال کے لئے مورخہ 16۔دسمبر 2009 کو سات افراد پر مشتمل امور مذہبیہ کمیٹی تشکیل دی۔اس کمیٹی کا کام مذکورہ مسجد کی تعمیر و ترقی و رفاعی ادارے بنانے میں محکمہ اوقاف کی معاونت کرنا، اسلامک ویلفیئر سوسائٹی کے پاس جمع رقم سے جوائنٹ اکاؤنٹ کھلوانا اور مسجد کی تعمیر و ترقی و رفاعی ادارہ جات کے لئے اپنی سکیم محکمہ اوقاف پنجاب کو عملی شکل دینے کے لئے پیش کرنا تھا۔امور مذہبیہ کمیٹی اور محکمہ اوقاف کے ذمہ داران نے اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے محکمہ ایل ڈی اے سے نقشہ کی منظوری کے بغیر مذکورہ مسجد کی ناقص تعمیر شروع کر دی۔قوانین کے مطابق مین کینال روڈ پر کسی بھی عمارت کی تعمیر سے پہلے محکمہ ایل ڈی اے کے ذریعے High Level Design Committee سے اجازت لینا ضروری تھا جو نہیں لی گئی۔ڈی سی او لاہور کی واضح ہدایات کے باوجود مسجد کا lay out plan منظور نہیں کرایا گیا۔ پبلک سکیورٹی کے قوانین کے مطابق مسجد کے چاروں طرف 15 سے 20 فٹ جگہ چھوڑنا ضروری ہے جو نہیں چھوڑی گئی۔بیت الخلاء کی تعمیر بھی راستے میں کی گئی جو کسی بھی حوالے سے درست نہیں ہے۔ مذکورہ مسجد جس کی تعمیر کی ذمہ داری محکمہ اوقاف کی ہے اس نے بغیر ٹینڈر جاری کئے ٹھیکہ الاٹ کیا اور اپنے اختیارات سے تجاوز کیا۔مسجد کی تعمیر میں ناقص مٹیریل استعمال کرنے کی وجہ سے لینٹر کھولنے کے بعد جیک لگا کر سہارا دیا گیا ہے۔عوام کی طرف سے جمع شدہ رقم ایک کروڑ 12 لاکھ روپے کے نامناسب اور بے دریغ استعمال پر محکمہ اوقاف اور مذہبیہ کمیٹی جو ایک سال کے لئے بنائی گئی تھی اس کے غلط فیصلوں اور ناقص کارکردگی پر اہل علاقہ میں بالخصوص اور اہل لاہور میں بالعموم انتہائی غم و غصہ، اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! یہ بھی pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کو بھی اگلے ہفتے کے لئے pending فرمادیں کیونکہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتے تک pending کی جاتی ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کے صرف دو تین منٹ لوں گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری گیارہ تحاریک التوائے کار disallowed ہوئیں ان میں ایک تحریک التوائے کار ایسی تھی جس میں، میں نے معاملہ اٹھایا تھا کہ پنجاب کی 250 لڑکیاں PIMS میں نرسنگ کر رہی ہیں اُن میں سے کسی کو بھی promote نہیں کیا گیا اور ان کے ساتھ انتہائی discriminatory سلوک کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی صرف چار disallowed ہوئی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گیارہ تحاریک ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ forum نہیں ہے آپ چیمبر میں آئیے گا ہم وہاں اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ٹھیک نہیں ہوا تو ہم بیٹھ کر دوبارہ اسے نمبر لگوا دیتے ہیں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

## اسمبلی سیکرٹریٹ کے متعلقہ شعبہ سے پسند اور ناپسند کی بنیاد پر تحاریک التوائے کار کا منظور اور نامنظور کیا جانا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے and you are always kind لیکن آپ دیکھئے کہ میں نے اپنی ایک تحریک التوائے کار میں ذکر کیا کہ ایک ڈویلپر نے کروڑوں روپے قوم کے کھا لئے اور اس وقت جہاں آپ تشریف فرما ہیں یہاں سے صرف چند سو میٹر فاصلے پر اُس کا دفتر ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ یہ کہتا ہے کہ چونکہ یہ حال ہی میں وقوع پذیر واقعہ نہیں ہے لہذا disallowed۔ اگر میں فورنزک لیبارٹری کی بات کرتا ہوں کہ اس میں گڑبڑ ہوئی ہے تو disallowed۔ میں نے ذکر کیا کہ

ایسی خواتین کو امریکہ بھیجا گیا جنہوں نے وہاں پر جا کر بچوں کو جنم دیا اور امریکیوں نے ہمارا وہاں پر ban لگا دیا جس کے لئے حکومت پنجاب کو چالیس ہزار ڈالر دینا پڑا لیکن disallowed کر دی گئی۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ میری disallowed تحاریک منگوا لیں اور جس نے یہ زیادتی کی ہے اسے penalty لگائیں یا پھر مجھے penalty لگائیں۔ میرا یہ احتجاج ہے کہ میں نے اب اسی وجہ سے کوئی تحریک التوائے کار جمع نہیں کرائی۔ میں یہ ثابت کروں گا کہ انتہائی اہم معاملات کو intentionally disallowed کیا جاتا ہے اور ایسے معاملات جو میں نے ایک سال پہلے اٹھائے تھے اُن کو repeat کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ گلبرگ-II میں سڑکیں کھودی جا رہی ہیں جس پر آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے ایجوکیشن منسٹر سے کہا کہ اس پر انکوائری کریں تو وہ فوراً میرے پیچھے آئے اور کہا کہ کہاں کھودی جا رہی ہیں؟ میں نے in writing ثبوت دیا کہ یہ pay order جعلی بنا ہے جو خزانے میں جمع نہیں ہوا لیکن سڑکیں کھودی جا رہی ہیں۔ ابھی آپ کو سن کر مزید دکھ ہو گا کہ گلبرگ-II میں پھر سڑکیں کھودی جا رہی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ جون آئے گا اور اُس سے پہلے پہلے پیسا کھایا جائے گا۔ کروڑوں روپوں میں وہی سڑک توڑی جاتی ہے اُسی کو بنایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ PTCL سے ہم نے پیسے لے لئے۔ میرے پاس ثبوت ہیں کہ وہ pay order اکاؤنٹ میں جمع نہیں ہوتے۔ جب میں اس قسم کی بات تحریک التوائے کار میں کرتا ہوں تو اسے کسی دوسرے فاضل ممبر سے repeat کرا دیا جاتا ہے۔ میں آج اپنی گیارہ تحاریک التوائے کار آپ کے چیمبر میں پیش کروں گا اور چاہوں گا کہ اُس پر انکوائری کی جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے سے صبح بھی بات ہوئی کہ حاضری لگا دی جاتی ہے اس لئے اب ہم نے رجسٹر ہاؤس کے اندر رکھ کر حاضری لگوانی شروع کر دی ہے جس کے لئے ہم انکوائری بھی کر رہے ہیں۔ اگر آپ کی تحاریک کو غلط طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے تو اُس کو بھی آج دیکھ لیں گے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج سے سات ماہ پہلے اسمبلی کو یہ جواب دیا گیا تھا کہ نئی اسمبلی کی completion دسمبر 2010 تک ہو جائے گی۔ اب اس کا کیا status ہے اور اگر اس بارے میں ہاؤس کو آگاہ کر دیا جائے کہ بلڈنگ کب تک بن جائے گی تو مہربانی ہو گی؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** ایک additional building اور ایک extension building کا کام ہے جس میں سے ایک پر کنٹریکٹر سے کنٹریکٹ واپس لے لیا گیا ہے اور دوسرے کام پر اُس کو deadline دے دی گئی ہے۔ اب ہم اُس کو تیزی سے کروا رہے ہیں کیونکہ اس میں کافی زیادہ problems ہیں جنہیں یہاں نہیں بتا سکتے بلکہ جب بھی ممبران اسمبلی کہیں گے ہم اس پر انہیں پوری briefing کرادیں گے۔

**ملک محمد عباس راں:** پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**ملک محمد عباس راں:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا آپ کی خدمت میں یہ سوال ہے کہ ہم ممبران اسمبلی کا گریڈ کون سا ہوتا ہے جس طرح گورنمنٹ ملازمین اور آرمی کا گریڈ ہوتا ہے اس لئے مجھے بتائیں کہ ہمارا کون سا گریڈ بنتا ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** دیکھیں، ہمارا کوئی گریڈ نہیں ہے Because we are above the grade.

**ملک محمد عباس راں:** ہم گریڈ سے اوپر ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ہمارے ساتھ مختلف دفاتر اور مختلف محکموں میں جو سلوک ہوتا ہے اُس سے کم از کم مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم above نہیں ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ over and above ہو جاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**ملک محمد عباس راں:** جناب سپیکر! جب ہم یہاں پر آتے ہیں تو ہمیں معزز ممبران اسمبلی کہا جاتا ہے لیکن جب ہم کسی بھی محکمے میں ناجائز کاموں کے لئے نہیں جائز کاموں کے لئے جاتے ہیں تو اپنے حلقے اور صوبے کے عوام کی خیر خواہی کے لئے جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ محکموں میں وہ سلوک نہیں ہوتا جیسے یہاں پر کہا جاتا ہے کہ ہم معزز ممبر ز ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** تشریف رکھیں۔ آپ نے بڑی important بات کی ہے لیکن میری معزز ممبران سے یہ درخواست ہو گی کہ وفاقی حکومت ایک warrant of precedence جاری کرتی ہے اُس کو اگر سارے ممبران پڑھ لیں تو جہاں جہاں متعلقہ افسر آپ کو عزت نہیں دے رہا کیونکہ یہاں پر ایک ignorance بھی ہے جس کا فائدہ بیوروکریسی بھی اٹھاتی ہے اور محکمے بھی اٹھاتے ہیں۔ اگر تمام ممبران اُس کو پڑھ لیں تو اُس کے مطابق پیش کریں۔ آپ کے پاس forum بھی ہے کہ آپ valid

points پر تحاریک استحقاق بھی لا سکتے ہیں۔اگر آپ کا استحقاق ہو گا تو اسمبلی کی عزت ہو گی۔اگر آپ صحیح کاموں کے لئے افسران کے پاس جاتے ہیں لیکن آپ کی بات نہیں سنی جاتی تو اُن کا یہ فرض ہے کہ وہ آپ کی بات سنیں۔اب ہم business کی طرف آتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

## سرکاری کارروائی

## مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آج میں نے آپ کو دو مرتبہ پوائنٹ آف آرڈر دیا ہے۔پلیز تشریف رکھیں۔اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Now Minister for Law to introduce the Trusts (Amendment) Bill, 2011.

### مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف مصدرہ 2011

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move to introduce the Trusts (Amendment) Bill, 2011.

**MR ACTING SPEAKER:** The Trusts (Amendment) Bill, 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within one month.

Now Minister for Law to introduce the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011.

### مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد مصدرہ 2011

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move to introduce the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011.

**MR ACTING SPEAKER:** The Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within one month.

Now Minister for Law to introduce the Partition (Amendment) Bill, 2011.

## مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move to introduce the Partition (Amendment) Bill 2011.

**MR ACTING SPEAKER:** The Partition (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Employment of Children (Amendment) Bill 2011.

## مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت مصدرہ 2011

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker, I move to introduce the Employment of Children (Amendment) Bill 2011.

**MR ACTING SPEAKER:** The Employment of Children (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resources for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) (سروس کا ریکارڈ) ملازمت مصدرہ 2011

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker, I move to introduce the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011.

**MR ACTING SPEAKER:** The Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labor and Human Resource for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011.

مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن حکیم پنجاب مصدرہ 2011

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker, I move to introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011.

**MR ACTINTG SPEAKER:** The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf for report within one month.

## رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: اب محترمہ سفینہ صائمہ کھر صاحبہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

## نشان زدہ سوال نمبر 1619 اور 2211 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ سفینہ صائمہ کھر: شکریہ۔جناب سپیکر!

"میں نشان زدہ سوال نمبر 1619 پیش کردہ میاں نصیر احمد اور نشان زدہ سوال نمبر 2211 پیش کردہ رانا محمد افضل خان کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

جناب قائم مقام سپیکر: نشان زدہ سوال نمبر 1619 پیش کردہ میاں نصیر احمد اور نشان زدہ سوال نمبر 2211 پیش کردہ رانا محمد افضل خان کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش ہوئیں۔

## رپورٹیں
(معیاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: اب چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

## تحریک التوائے کار نمبر 1038/08 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 1038/08 پیش کردہ شیخ علاؤالدین ایم پی اے پی پی-181 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 پیش کردہ جناب محمد نوید انجم ایم پی اے پی پی-145 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 1038/08 پیش کردہ شیخ علاؤالدین ایم پی اے پی پی-181 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 پیش کردہ جناب محمد نوید انجم ایم پی اے پی پی-145 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 1038/08 پیش کردہ شیخ علاؤالدین ایم پی اے پی پی-181 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 پیش کردہ جناب محمد نوید انجم ایم پی اے پی پی-145 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

### مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2010

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker, I move:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Transport be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Transport be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Zahir ud din Khan, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Samia Amjad, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Khadija Umar, Dr Faiza Asghar, Mrs Embesat Hamid, Mrs Qamar Aamir Ch, Mr Muhammad Yar Hiraj, Ch Moonis Elahi, Mr Khurram Nawab, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mrs Amna Ulfat, Mrs Seemal Kamran, Syeda Majida Zaidi, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi and Ms Humaira Awais Shahid. Any mover may move it.

**DR. SAMIA AMJAD:** I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Transport be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2011."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Transport be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2011."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، محترمہ!

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** جناب سپیکر! موٹر وہیکل بل کا main فلسفہ صرف جرمانہ ادا کرنے پر ہے کہ اگر کسی کا حادثہ ہوا ہے تو متاثرین یا جس کے جسم کو چوٹ لگی ہے کو کتنا جرمانہ دیا جائے گا۔ سب سے پہلے تو اس پر public opinion یہ لینی چاہئے کہ کس کی جان کسی کو کتنی پیاری ہے مثلاً یہاں پر انہوں نے سب سے پہلے شیڈول 13 میں یہ لکھا ہے کہ in case of death اڑھائی لاکھ روپے جرمانہ دیا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک 60 سال کا شخص فوت ہوا ہے اور ایک 24 سال کا شخص فوت ہوا ہے تو ان دونوں کی اپنے اپنے خاندان کے لئے ذمہ داریاں مختلف ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جان ہر ایک کی پیاری ہے اور ہر ایک کی قیمتی ہوتی ہے لیکن سب کو اڑھائی لاکھ روپے لکھ دینا کیا انصاف ہے؟ اس کی ایک range ہونی چاہئے یعنی اڑھائی لاکھ سے لے کر دس لاکھ روپے تک اور پھر اسے systemize طریقے سے apply کرنا چاہئے۔ کسی کی جان کی قیمت تو خیر نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح loss کی بات ہے تو یہاں پر لکھا ہے کہ اگر ایک شخص کی ایک آنکھ کا loss ہوا ہے تو اس کا جرمانہ loss of one eye-75 thousand اور loss of both eyes-140 thousand تو میں ایک مثال دے رہی ہوں کہ اس میں public opinion تو کیا ڈاکٹر کی بھی opinion لے لیں تو وہ اس سے اتفاق نہیں کریں گے اور میں نے specific ہونے کے لئے reference لیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک ڈاکٹری fact ہے

کہ اگر آپ کی ایک آنکھ ہے تب بھی اتنا ہی نظر آتا ہے جتنا دونوں آنکھوں سے نظر آتا ہے اور اس میں صرف جرمانے کو double لکھ دیا گیا ہے جو کہ اتنی sensible بات نہیں ہے۔ مقصد یہ کہ ایک آنکھ ہو یا دو آنکھیں تو اس میں فرق ہی نہیں پڑتا لیکن اس میں جس طرح سے لکھا گیا ہے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے آدھی نظر ہو اور پوری نظر تو یہ opinion/ re-opinion والی چیزیں ہیں۔ اسی طرح میں ایک اور مثال پیش کروں گی کہ اگر کسی کے ایک دانت کا نقصان ہو تو -/12500 روپے لکھا ہوا ہے اور اگر دو دانت ٹوٹ جائیں تو 25 ہزار روپے ہے۔ میں as a ڈاکٹر آپ کو بتاؤں کہ آپ finest کلینک میں جا کر ایک دانت کو re-implant کروائیں تو 75 ہزار روپے لگتے ہیں تو یہ consider کئے اور public اور مارکیٹ کو دیکھے بغیر اس کی قیمتیں یہاں پر لگا دی گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اسے re-circulate کرنا چاہئے اس لئے کہ جس نے وہ دانت replace کرنا ہے تو کیا وہ ساڑھے بارہ ہزار روپے میں دانت لگ جائے گا؟ تو میرا جواب ہے کہ نہیں بلکہ وہ 75 سے 85 ہزار روپے دانت کے implant کرنے کے لیتے ہیں؟ اسی طرح میں نے پہلے نظر کی بات کی اور اس سے پہلے death کی بات کی ہے تو فلاسفی صرف اتنی ہے کہ جو چیز جتنی قیمتی ہے اسے assess کرنے کے لئے ایک range میں پیسے ہونے چاہئیں تھے جو کہ ایک public opinion ہے اور یہ میں نے مختلف لوگوں سے پوچھی ہے۔ اگر بابا چلا گیا تو اس کی قیمت اتنی ہے کہ جتنا ایک نوجوان جس نے ایک خاندان کو چلانا ہے یا وہ ایک ادارے کا سربراہ ہے یا کسی بہت بڑے institution کو head کرتا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں سوچنے کی گنجائش ہے اور آپ ان چیزوں کو categorize نہیں کر سکتے جس طرح سے categorize کئے ہوئے ہیں اور کہیں پر بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ ہر پانچ سال بعد یہ چیز revise ہو گی اور revise ہونے کا بھی کوئی provision نہیں ہے لہذا میرا خیال یہ ہے کہ اس میں بہت سارے lacunas ابھی بھی موجود ہیں اور public opinion کے مطابق ان lacunas کو change کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہر سال اتنی تیزی سے مہنگائی ہو رہی ہے اور آج 75 ہزار میں دانت لگ رہا ہے تو کل ڈیڑھ لاکھ روپے میں لگے گا اور یہ inflation کی تیزی بھی اس چیز میں آتی ہے۔ ایک بہت broad based ہونا چاہئے تھا اور یہ جس طریقے سے specify کیا گیا ہے وہ کسی بھی طرح انسانی ضروریات اور ان کی زندگی و اعضاء کی اہمیت کو cover نہیں کر رہا لہذا میرا یہ خیال ہے کہ اس پر دوبارہ public opinion لی جائے۔ یہاں پچیس Clauses لکھ کر انہیں revise کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹرانسپورٹر پر لکھ دیا گیا ہے کہ وہ اتنے پیسے دے گا، پھر لکھا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ 40 ہزار روپے آپ دیں گے۔ کسی کی ٹانگ، آنکھ، بازو چلا گیا یا

دونوں بازو کٹ گئے تو اس میں یہ ایک بہت بڑا lacuna ہے۔اس کے علاوہ ایک آدمی جس نے ٹھیکے پر ٹرانسپورٹ لی ہے اور ایک وہ جو ٹرانسپورٹ chain چلا رہا ہے تو اس پر تو کوئی ذمہ داری نہ آئی۔ظاہر ہے کہ ٹھیکہ لینے والے ٹرانسپورٹر تو غریب ہیں اور ان کے پاس تو اتنا پیسا نہیں ہے کہ وہ جا کر اس طرح کریں لہذا جہاں پوری ذمہ داری صرف ایک ٹھیکے پر لئے ہوئے transporter کو دی گئی ہے اس پر دوبارہ سوچیں کیونکہ انہوں نے آواز اٹھائی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کیوں سارا کچھ بھریں؟ جو کسی بھی transport chain کا مالک ہے، کسی بھی کمپنی کا مالک ہے، میں کسی ایک کا نام یہاں نہیں لوں گی کیونکہ کسی ایک کا نام لینا غلط ہو گا جو بھی مالک ہے وہ ظاہر ہے لکھ پتی، کروڑ پتی اور کھرب پتی ہو سکتا ہے۔ساری ذمہ داری ایک ٹھیکیدار پر ڈالنا غلط ہے اس پر اُن کی طرف سے آواز آئی ہے اور یہ discussion اتنی آسان نہیں ہے۔ ٹرانسپورٹ میں ایکسیڈنٹ، loss of organ ایک انتہائی baseline and gross roots لوگوں کا مسئلہ ہے۔میرے خیال میں اس کو adequately کرنے کی کوشش تو ضرور کی گئی ہے لیکن یہ کوشش نامکمل ہے لہذا میری استدعا ہے کہ اس bill کو تھوڑی دیر کے لئے مزید روکیں۔آنے والی مہنگائی، جن لوگوں نے زندگی کی قیمت ادا کرنی ہے ان کی غربت اور مالکوں کا امیر ہونا، میں کہوں گی کہ اس کو public opinion کے لئے circulate کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! اس bill پر سٹینڈنگ کمیٹی نے کافی غور و خوض کیا ہے اس لئے اس کو مشتہر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ legislation کا اختیار اس معزز ہاؤس اور اس کی سٹینڈنگ کمیٹی کو ہے۔legislation public at large level پر نہیں کی جا سکتی۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میرا خیال ہے کہ اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

The amendment moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Transport, be circulated for the purpose of eliciting opinion, thereon by 31st January 2011."

(The motion was lost.)

**MR ACTING SPEAKER:** The second amendment is from Ch Zahir ud Din Khan, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Samia Amjad, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Khadija Umar, Dr Faiza Asghar, Mrs Embesat Hamid, Mrs Qamar Aamir Ch, Mr Muhammad Yar Hiraj, Ch Moonis Elahi, Mr Khurram Nawab, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mrs Amna Ulfat, Mrs Seemal Kamran, Syeda Majida Zaidi, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi and Ms Humaira Awais Shahid. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

**MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** I move:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Transport, be referred to a Select Committee, consisting of the following members with instructions to report thereon by 31st January 2011:
>
> 1. Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
> 2. Mrs Seemal Kamran, MPA
> 3. Engineer Shahzad Elahi, MPA
> 4. Mr Muhammad Yar Hiraj, MPA
> 5. Miss Zaib Jaffar, MPA
> 6. Mrs Ghazala Saad Rafique, MPA
> 7. Ch Sarfraz Afzal, MPA
> 8. Mrs Arifa Khalid Pervez, MPA
> 9. Mrs Laila Muqadas, MPA
> 10. Mrs Nazma Jawad Hashmi, MPA

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Transport, be referred to a Select Committee, consisting of the following members with instructions to report thereon by 31st January 2011."

1. Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
2. Mrs Seemal Kamran, MPA
3. Engineer Shahzad Elahi, MPA
4. Mr Muhammad Yar Hiraj, MPA
5. Miss Zaib Jaffar, MPA
6. Mrs Ghazala Saad Rafique, MPA
7. Ch Sarfraz Afzal, MPA
8. Mrs Arifa Khalid Pervez, MPA
9. Mrs Laila Muqadas, MPA
10. Mrs Nazma Jawad Hashmi, MPA

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): I oppose it.

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لغاری صاحب!

**جناب محمد محسن خان لغاری:** جناب سپیکر! اگر ہم اسی قانون کا Statement of Objects and Reasons دیکھیں جس کا دوسرا پیراگراف ہے اور basically ہم نے یہ قانون Thirteenth Schedule کو update کرنے کے لئے بنایا ہے۔

> The existing Thirteenth Schedule was inserted in 1970 and substituted in 1978 after the lapse of a period of 32 years. It is advisable and inevitable that the amount of compensation in case of death…

اس کو ہم نے update کرنا ہے۔ جس قانون کو ہم نے 32 سال تک نہیں چھیڑا اس کی ہم نے صرف ایک ہی میٹنگ کی ہے۔ جو رپورٹ ہمیں دی گئی اسی میں بتایا گیا ہے کہ یہ کمیٹی 3۔ دسمبر 2010 کو بیٹھی اور

اس نے صرف ایک sitting میں ہی اس کو change کر دیا۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ پہلے واضح کر چکی ہیں کہ یہ جو compensation دی جا رہی ہے، کیونکہ وہ ایک ڈاکٹر ہیں اس لئے اِن چیزوں کو مجھ سے بہتر سمجھا سکتی ہیں کہ loss of sight یعنی صرف ایک آنکھ سے نظر آنا بھی نقصان ہے لیکن دونوں آنکھوں سے بھی اتنا ہی نظر آتا ہے جتنا کہ ایک آنکھ سے نظر آتا ہے۔ میرے خیال میں Insurance Industry اس پر بہت زیادہ کام کرتی ہے۔ اس پر compensation دینے اور اس Schedule Thirteenth کو revise کرنے کے لئے اس کو Select Committee کو refer کیا جائے۔ Insurance Companies کو بلا کر ان سے compensation والے mechanism کو سمجھا جائے اور اس پر تھوڑی سوچ بچار کر لی جائے۔ صرف ایک sitting کر کے قانون کو update کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس پر بہتر طریقے سے debate کر کے، کمیٹی میں پیش کر کے اگر discuss کر لیا جائے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہو گی۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹی نے اس معاملے کا پوری طرح سے جائزہ لیا اور انہوں نے جو Special Committee suggest کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ Special Committee کے ممبران اور سٹینڈنگ کمیٹی کے وہ ممبران جنہوں نے اس bill پر غور و خوض کیا competency wise ان میں کوئی فرق نہیں ہے اس لئے سٹینڈنگ کمیٹی نے جو چیز approve کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو preference ملنی چاہئے۔

**MR ACTING SPEAKER:** The amendment moved and the question is:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Transport, be referred to a Select Committee, consisting of the following members with instructions to report thereon by 31st January 2011:"

1. Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
2. Mrs Seemal Kamran, MPA
3. Engineer Shahzad Elahi, MPA
4. Mr Muhammad Yar Hiraj, MPA
5. Miss Zaib Jaffar, MPA

6. Mrs Ghazala Saad Rafique, MPA
7. Ch Sarfraz Afzal, MPA
8. Mrs Arifa Khalid Pervez, MPA
9. Mrs Laila Muqadas, MPA
10. Mrs Nazma Jawad Hashmi, MPA

(The motion was lost.)

**MR ACTING SPEAKER:** Now the motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010, as recommended by Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

## CLAUSE 2

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Zahir ud din Khan, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Samia Amjad, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Khadija Umar, Dr Faiza Asghar, Mrs Embesat Hamid, Mrs Qamar Aamir Ch, Mr Muhammad Yar Hiraj, Ch Moonis Elahi, Mr Khurram Nawab, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mrs Amna Ulfat, Mrs Seemal Kamran, Syeda Majida Zaidi, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

**MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** Sir, I move:

"That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, after the proposed sub-section (1) of Section 50 of the Principal Ordinance, the following proviso may be added:

"Provided that the amount specified in the Thirteenth Schedule shall be subject to revision after every five years."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, after the proposed sub-section (1) of Section 50 of the Principal Ordinance, the following proviso may be added:-

"Provided that the amount specified in the Thirteenth Schedule shall be subject to revision after every five years."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan)**:** I oppose.

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لغاری صاحب!

**جناب محمد محسن خان لغاری:** جناب سپیکر! میری لاء منسٹر اور باقی معتبر و معزز ممبران سے گزارش ہو گی کہ اس بل کا purpose دیکھیں کہ ہم نے اس کو کیوں پیش کیا ہے؟ میں بتاتا ہوں کہ:

"The existing Thirteenth Schedule was inserted in 1970 and substituted in 1978 after a lapse of 32 years. It is very much advisable…"

یہ law کہہ رہا ہے کہ یہ advisable ہے اور inevitable بھی ہے کہ ہم نے اس کو revise کرنا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہمیں پھر بتیس سال انتظار کرنا پڑے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ

"Provided that the amount specified in the Thirteenth Schedule shall be subject to revision after every five years."

ہم چاہ رہے ہیں کہ اس کی recurring revision ہوتی رہے۔ یہ بڑی مناسب سی suggestion ہے تاکہ پھر بتیس سال انتظار نہ کرنا پڑے اور اس کو کرنے سے law current رہے گا۔ اس amendment کو accept کرنے سے law کی spirit میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی، law کے مقصد

میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی بلکہ law ایک بہتر law بن کر سامنے آئے گا۔ یہ بد قسمتی ہے کہ بتیس سال بعد اس کی revision ہمارے سامنے پیش ہوئی ہے ہم آئندہ اس چیز سے بچ جائیں گے اور پھر اس ہاؤس کی ذمہ داری ہو جائے گی کہ وہ ہر پانچ سال کے بعد اس کو revise کر کے current کر لے۔ میرے خیال میں تو یہ بڑی مناسب تجویز ہے باقی اب لاء منسٹر صاحب کی مرضی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! یہ جو schedule ہے اس کی revision کا اختیار اس ایوان کو ہے۔ گورنمنٹ اپنے طور پر اس کو revise نہیں کر سکتی۔ یہ ایوان نے revise کرنا ہے اور ایوان اس کو سال بعد بھی revise کر سکتا ہے، تین سال بعد بھی کر سکتا ہے، پانچ سال بعد بھی کر سکتا ہے۔ اس مرتبہ جو اتنے لمبے عرصے کے بعد اس میں amendments آ رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر سامیہ امجد جو معزز ممبر ہیں ان کا اس میں contribution ہے۔ انہوں نے یہ معاملہ اُٹھایا تھا اور ان کی نشاندہی پر ڈیپارٹمنٹ بِل لے کر آیا اور یہ revisions ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ open رہنا چاہئے تاکہ اگر کوئی معزز ممبر یہ سمجھے کہ اس میں دو سال بعد revision کی ضرورت ہے تو پھر دو سال بعد بھی کی جا سکتی ہے۔

**MR ACTING SPEAKER:** The amendment moved and the question is:

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, after the proposed sub-section (1) of Section 50 of the Principal Ordinance, the following proviso be added:-
>
> "Provided that the amount specified in the Thirteenth Schedule shall be subject to revision after every five years."

(The motion was lost.)

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill.''

(The motion was carried.)

## CLAUSE-3

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Samia Amjad, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Khadija Umar, Dr Faiza Asghar, Mrs Embesat Hamid, Mrs Qamar Aamir Ch, Mr Muhammad Yar Hiraj, Ch Moonis Elahi, Mr Khurram Nawab, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mrs Amna Ulfat, Mrs Seemal Kamran, Syeda Majida Zaidi, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi.

Since this amendment is substantially identical to the amendment which has been lost therefore, the same is inadmissible under Rule 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-4

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Samia Amjad, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Khadija Umar, Dr Faiza Asghar, Mrs Embesat Hamid, Mrs Qamar Aamir Ch, Mr Muhammad Yar Hiraj, Ch Moonis Elahi, Mr Khurram Nawab, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mrs Amna Ulfat, Mrs Seemal Kamran, Syeda Majida Zaidi,

Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

**MRS KHADIJA UMAR:** I move:

> "That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed sub-section (1) of Section 67 of the Principal Ordinance, for the words “in the absence of the permit”, the words” if no permit has been granted’’ be substituted."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed sub-section (1) of Section 67 of the Principal Ordinance, for the words "in the absence of the permit", the words "if no permit has been granted" be substituted."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

**محترمہ خدیجہ عمر:** جناب سپیکر! اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں "in the absence of permit" یہ بہت vague سی statement ہے اس میں clear نہیں ہو سکتا کہ اگر اس کے پاس permit ہے اور وہ گھر میں موجود ہے تو اس لئے اس کو "if no permit has been granted" specify کیا جائے کیونکہ اگر ان کے پاس permit گھر میں موجود ہو تو اس لئے یہاں پر تھوڑی سی confusion ہے۔ یہ بہت vague statement ہے اس لئے ہماری request ہے کہ اس کو دیکھا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! اس میں legally جو الفاظ استعمال کئے گئے "absence of the permit" یہی مناسب ہیں۔

**MR ACTING SPEAKER:** The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed sub-section (1) of Section 67 of the Principal Ordinance, for the words "in the absence of the permit", the words "if no permit has been granted" be substituted.

(The motion was lost.)

**MR ACTING SPEAKER:** Now the second amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Samia Amjad, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Khadija Umar, Dr Faiza Asghar, Mrs Embesat Hamid, Mrs Qamar Aamir Ch, Mr Muhammad Yar Hiraj, Ch Moonis Elahi, Mr Khurram Nawab, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mrs Amna Ulfat, Mrs Seemal Kamran, Syeda Majida Zaidi, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Since this amendment is substantially identical to the amendment in Clause 2 which has been lost, therefore, the same is inadmissible under Rules 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-5

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill.’’

(The motion was carried.)

## CLAUSE-6

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

## CLAUSE-1

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill.''

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Preamble of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Samia Amjad, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Khadija Umar, Dr Faiza Asghar, Mrs Embesat Hamid, Mrs Qamar Aamir Ch, Mr Muhammad Yar Hiraj, Ch Moonis Elahi, Mr Khurram Nawab, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mrs Amna Ulfat, Mrs Seemal Kamran, Syeda Majida Zaidi, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بِل کے درمیان میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تو ماشاء اللہ سینئر ہیں۔ پلیز! آپ اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔ جی، سامیہ امجد صاحبہ!

**DR SAMIA AMJAD:** Sir, I move:

"That in the Preamble of the Bill as recommended by the Standing Committee on Transport, the word "further" be deleted."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That in the Preamble of the Bill as recommended by the Standing Committee on Transport, the word "further" be deleted."

جی، محترمہ!

**ڈاکٹر سامیہ امجد:** جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں اس پر بحث کروں یہ غیر ضروری سا ہی لفظ تھا جتنا کچھ لکھا ہوا ہے وہ اتنا ہی کافی رہتا کہ Preamble میں جو Proviso دی ہوئی ہے اس میں لفظ further کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ Further to amend کا کیا مطلب ہے؟ a Bill to amend ہی کافی ہے۔ یہ لفظ further ایک قسم کا اس کو bind کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جہاں پر میری یہ recommendation ہے وہاں اس موقع پر میں گورنمنٹ بنچ کا اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ صاحب کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہوں گی کہ اس House میں august میری suggestion پر اور میرے point out کرنے پر Motor Vehicles Bill کے اندر amendments لانے کے لئے ان سارے لوگوں نے تگ و دو کی ہے اور اس کو update کیا ہے۔ اس میں شکریہ کے ساتھ ساتھ میں یہ caution دینا چاہتی ہوں کہ اگر ہم اسی طرح خاموش رہے تو بہت ساری ایسی amendments ہیں جو پھر کئی کئی سال رہ جائیں گی لہذا ہم سب کو conscious رہنا چاہئے، میں ان کی acknowledgement کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر صاحب! اس پر کوئی بات تو نہیں کرنی؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! اس میں لفظ further کا صرف اس لئے ہوتا ہے کہ پھر سے Law کو amend کیا جا رہا ہے اور اس سے پہلے بھی amendments ہو چکی ہیں to clarify this event.

**MR ACTING SPEAKER:** The amendment moved and the question is:

"That in the Preamble of the Bill as recommended by the Standing Committee on Transport, the word "further" be deleted."

(The motion was lost.)

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITILE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER:** Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan) Mr. Speaker, I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 be passed."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2010 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Global Institute Lahore Bill 2010. Minister for Law!

**قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور مصدرہ 2010 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کا اجراء**

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

> "That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Global Institute Lahore Bill 2010."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Global Institute Lahore Bill 2010."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Global Institute Lahore Bill 2010."

(The motion was carried.)

**جناب محمد محسن خان لغاری:** جناب والا! ہم oppose کرنے کے لئے اٹھے تھے آپ نے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ نے oppose کیا ہی نہیں ہے۔

**جناب محمد محسن خان لغاری:** جناب والا! آپ نے کرنے ہی نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں sorry میں اب move کر چکا ہوں۔ تشریف رکھیں۔ مجھے اس وقت آپ نے یہ نہیں کہا کہ میں نے oppose کرنا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں تو oppose کرنے کے لئے اٹھا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔ I am very sorry.

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تو سینئر ہیں، آپ کو پتا ہے legislation ہو رہی ہے اس میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

## مسودہ قانون (ترمیم) گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور مصدرہ 2010

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

> "That the Global Institute Lahore Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Global Institute Lahore Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Global Institute Lahore Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-3

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-4

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-5

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-6

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE- 7

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-8

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-9

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-10

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-11

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-12

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-13

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-14

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-15

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-16

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-17

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-18

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-19

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-20

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-21

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-22

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-23

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-24

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-25

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-26

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-27

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-28

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-29

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-30

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-31

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## SCHEDULE

**MR ACTING SPEAKER:** Now Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-2

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-1

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## LONG TITLE

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER:** Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

"That the Global Institute Lahore Bill 2010 be passed."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Global Institute Lahore Bill 2010 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Global Institute Lahore Bill 2010 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Lahore Leads University Bill 2010 (Bill No. 17 of 2010). Minister for Law!

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: No, no point of order، قانون سازی کے بعد۔

## قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون دی لاہور لیڈز یونیورسٹی مصدرہ 2010 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کا اجراء

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Lahore Leads University Bill 2010."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Lahore Leads University Bill 2010."

**جناب محمد محسن خان لغاری:** جناب سپیکر! I oppose it. میں یہ عرض کروں کہ اسمبلی کے میرے بہت سارے دوستوں کو اس چیز کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ ہم کس چیز کی dispensation لے رہے ہیں۔ ہم rule 225(2) کے تحت یہ اجازت لے رہے ہیں کہ ایک بل جو ہاؤس میں introduce ہوا تھا لیکن وہ دو اجلاسوں تک take up نہیں کیا گیا یہ اس کے لئے اجازت لی جا رہی ہے۔ یہ بل پیش ہوا تھا اس پر کمیٹی میں debate بھی ہوئی لیکن لاء منسٹر صاحب اور حکومتی benches سے میری گزارش ہے کہ یہ بل پیش کیوں نہیں ہوا؟ ہم نے اسے اسمبلی کے دو اجلاسوں میں take up کیوں نہیں کیا؟ اس ہاؤس کے پاس قانون سازی کا کوئی اتنا زیادہ business ہے ہی نہیں کہ ہمیں وقت نہیں ملا اور اسے نہیں لے سکے لہذا لاء منسٹر صاحب یہ justify کر دیں کہ دو اجلاسوں میں یہ بل take up کیوں نہیں کیا گیا کہ آج اس کے لئے specially dispensation لی جا رہی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں لغاری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جہاں پر rule 225(2) ہے وہاں پر rule 226 بھی ہے۔ بعض اوقات کچھ بل ایسے ہوتے ہیں جن کی پبلک اہمیت کی وجہ سے انہیں جلدی legislate کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ پچھلا اجلاس جتنے دن جاری رہنا تھا اسے اس سے پہلے ختم کرنا پڑا اس لئے یہ بل اس اجلاس میں take up نہیں ہو سکا۔

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved and the question is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Lahore Leads University Bill 2010."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Lahore Leads University Bill 2010. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

## مسودہ قانون دی لاہور لیڈز یونیورسٹی مصدرہ 2010

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

> "That the Lahore Leads University Bill 2010, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Lahore Leads University Bill 2010, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Lahore Leads University Bill 2010, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-3

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do standing part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-4

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-5

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-6

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-7

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-8

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-9

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-10

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-11

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-12

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-13

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-14

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-15

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-16

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-17

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-18

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-19

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-20

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-21

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-22

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-23

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-24

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-25

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-26

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-27

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-28

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-29

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## SCHEDULE

**MR ACTING SPEAKER:** Now Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-2

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-1

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## LONG TITLE

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER:** Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

"That the Lahore Leads University Bill 2010 be passed."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Lahore Leads University Bill 2010 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore Leads University Bill 2010 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## پوائنٹ آف آرڈر

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

## وزیر قانون سے لوٹا کریسی کی مخالفت کرنے کا مطالبہ

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! چند دن پہلے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف صاحب نے ایک ایجنڈا دیا جس میں انہوں نے کہا کہ اگر وزیراعظم صاحب نے اس پر "ہاں" نہ کی تو پھر ہمیں مجبوراً پیپلز پارٹی سے پنجاب میں علیٰحدگی اختیار کرنی پڑے گی۔ان کے اس اعلان کے بعد مسلم لیگ (ق) کی ٹکٹوں پر جیتے ہوئے، ان کے نشان پر جیتے ہوئے ممبران کے ایک Unification Group کے منہ میں پانی آنا شروع ہو گیا۔انہوں نے شورا شورا پیا اس کے بعد اچکنیں سلوائیں۔ان اچکنوں کی ابھی درزی کے پاس double and triple فیس پر سلائی ہو رہی تھی کہ اسی دوران وزیراعظم صاحب نے ایک اعلان کر دیا۔میں صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری اور وزیراعظم صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ملک میں مفاہمت کی سیاست کو آگے بڑھایا اور میاں نواز شریف صاحب کو فون کر کے ان کے ایجنڈے پر بات کرنے کے لئے آمادگی کا اظہار کیا۔انشاءاللہ تعالیٰ جب تک ہماری قیادت کا حکم ہے ہم پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو مضبوط رکھیں گے۔میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے منتخب

نمائندوں کو پچھلے دور میں توڑ کر، ان کو لوٹا بنا کر پریس کانفرنس کی جاتی تھی۔ میں اور مسلم لیگ (ن) کے رانا ثناء اللہ حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھ کر ان دوستوں کو مشورہ دیتے تھے کہ خدا کے لئے ایسا نہ کریں، یہ لوٹا کریسی والا کام نہ کریں۔ اگر آپ لوٹا کریسی کرتے رہے تو پھر اس ملک میں جمہوریت کو نقصان پہنچے گا لیکن اُس وقت ان کو ہماری بات سمجھ نہیں آئی۔ آج میں اپنے بھائی رانا ثناء اللہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ان حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھ کر ہم جو مشورہ چودھری پرویز الٰہی اور چودھری ظہیر الدین خان کو دیتے تھے آج آپ خود بھی اس پر عمل کریں۔ لوٹا کریسی کی پرورش نہ کریں اور اس Unification Group کو اپنے سے علیحدہ کریں۔ یہ لوٹے ہیں اور ہم جمہوری لوگ ہیں۔ ہم نے آمریت کے دور میں مقابلہ کیا ہے، جمہوریت کا دفاع کیا ہے اور ہم نے جمہوری اداروں کو مضبوط کیا ہے۔ آمروں کے ساتھی جو مرضی کریں لیکن کم از کم ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہمیں زیب نہیں دیتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے جمہوریت کے لئے جو ماریں کھائی ہیں، جدوجہد کی ہے، جیلیں کاٹی ہیں اور کوڑے کھائے ہیں یہ اس کی خلاف ورزی ہے۔ ہم جمہوری ذہن رکھنے والے لوگوں کو لوٹا کریسی کی پرورش کرنی چاہئے، ان کی پشت پناہی کرنی چاہئے، ان پر ہاتھ رکھنا چاہئے اور نہ ہی ان کو اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہئے کیونکہ ایسے عمل سے جمہوریت اور جمہوری اداروں کو نقصان پہنچے گا۔ بہت مہربانی

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ ان کی جماعت نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف کے دیئے ہوئے ایجنڈے پر عمل کرنے کی حامی بھری اور آج انہوں نے یہاں on the floor of the Punjab Assembly اس کا اعادہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! راجہ ریاض صاحب نے Unification Group کے حوالے سے بات کی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ ہم مل کر پانچ سال تک جمہوریت کے لئے جدوجہد کرتے رہے ہیں اور یہ کہتے رہے کہ لوٹا کریسی نہیں ہونی چاہئے۔ میرے بھائی نے ایک لفظ استعمال کیا ہے کہ ان کو شورا وغیرہ پینے کے لئے دیا گیا۔ میں اپنے معزز بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے انہیں جب بھی بُلایا اس ایوان کے معزز ممبر کے طور پر بُلایا اور انہیں باقاعدہ کھانا پیش کیا لیکن وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب گورنر راج میں راجہ ریاض صاحب ہمیں بُلاتے تھے تو انہوں نے آگے سے شورا پکا کر رکھا ہوتا تھا۔ مجھے اپنے بھائی راجہ ریاض صاحب کے غصے کا بالکل احساس ہے کیونکہ Unification Group نے اُس وقت وہ شورا نہیں پیا تھا۔ یہ تقریباً ایک مہینے تک وہ شورا سجائے بیٹھے رہے اور ان کو بُلاتے رہے۔ ایک مرتبہ تو

انہوں نے باقاعدہ ٹیلیویژن پر آکر کہا کہ ہمارے پاس دو سو بندے ہو گئے ہیں۔ بہر حال وہ شور اپکا پکا یارہ گیا لیکن اس شورے کو پکانے میں راجہ ریاض صاحب کے ساتھ ایک پی سی او چیف جسٹس بھی شامل تھے۔ انہوں نے اُس وقت میری قیادت کو نااہل قرار دیا ہوا تھا۔ جہاں تک میرے بھائی نے یہ کہا کہ ہم وہاں پر بیٹھ کر جس کام پر تنقید کرتے تھے وہ کام آج ہمیں نہیں کرنا چاہئے۔ میں اپنے بھائی کو یہ یقین بھی دلاتا ہوں اور انہیں یاد بھی دلاتا ہوں کہ میں نے مسلسل پانچ سال اُن بنچوں پر بیٹھ کر یہ بات کہی کہ لوٹا کریسی بھی بُری بات ہے اور (ق) لیگ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے، یہ لوٹا لیگ ہے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر چور کو مارنا ہے تو اُسے نہ مارو، چور کی ماں کو مارو۔ اگر لوٹا کریسی ختم کرنی ہے تو لوٹا کریسی کی ماں کو ختم کیا جائے۔ میں یونیفکیشن بلاک کے ممبران کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ چوروں کی ماں کو مارنے جا رہے ہیں۔ اس ملک کے لوگوں نے 18۔فروری 2008 کو چوروں کی اس ماں کو مارا اور اس وقت ان کا جدامجد اس وقت لندن کے ایک چھوٹے سے فلیٹ میں بیٹھا ہے۔

جناب سپیکر! غالباً 2006 میں پرویز مشرف فیصل آباد آیا، معزز ممبران اسمبلی یقین کریں کہ وہ پورے فیصل آباد میں سمائے نہیں سماتا تھا یعنی پورا فیصل آباد close تھا وہاں پر کمانڈو کی بے پناہ پلاٹون تھی وہاں پر ایک ایک درخت کے ساتھ کمانڈو کھڑے تھے۔ خدا کی قسم آج وہ لندن میں ڈیڑھ مرلے کے فلیٹ میں مقید ہے۔ میں پچھلے سال لندن گیا اور خصوصی طور پر اس فلیٹ کو دیکھ کر اُس پر لعنت بھیجی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ اُس وقت اس ملک کا صدر تھا اس لئے چوروں کی وہ ماں 18۔فروری کو تھوڑا بہت بچ گئی یعنی پوری طرح سے نہیں مری۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یونیفکیشن بلاک بھی اُس کو مارے گا، پاکستان کے عوام بھی ماریں گے اور جب چوروں کی ماں مر جائے گی تو راجہ ریاض صاحب! "نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔" اُس کے بعد چوروں کی ماں ہوگی، کوئی لوٹا ہوگا، نہ اس پر کوئی بات ہوگی۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! ابھی پارلیمانی لیڈر بات کر رہے ہیں۔ آپ ابھی تشریف رکھیں۔ میں بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ مجھے بتادیں کہ جب منسٹر صاحب بات کر رہے ہوں یا کوئی اور صاحب بات کر رہے ہوں تو پوائنٹ آف آرڈر کیسے نہیں کیا جا سکتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائدِ حزب اختلاف!

قائدِ حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ابھی ایک شکوہ اور جوابِ شکوہ چل رہا تھا۔ اس ایوان کے اندر سیاسی طور پر باتیں کرنے سے کسی کو غصہ کرنا چاہئے، temper lose کرنا چاہئے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی ایسی بات کرنی چاہئے کہ اپنی طرف کی ہوئی بات کو divert کرنے کے لئے کسی دوسری گلی میں داخل ہوا جائے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب نے ابھی جتنی بھی باتیں کی ہیں اور اُن میں خراج تحسین دو متضاد باتیں ہیں۔ ایک تو یہ لوٹا کریسی کے خلاف جہاد کرتے رہے ہیں اور دوسرا یہ لوٹوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ میڈیا بھی سن رہا ہے کہ ایک ہی تقریر کے اندر دو متضاد باتیں صرف انہی کو زیب دیتی ہیں۔ انہوں نے ایک بات کی ہے کہ چوروں کی ماں کو مارنا چاہئے، چوروں کی ماں وہ ہے جو چھانگا مانگا میں گئی تھی جس نے چھانگا مانگا میں انڈوں کے اوپر بیٹھ کر چوزے نکالے تھے اور چھانگا مانگا کے چوزوں کے ماتھے سے ابھی تک کلنک کے ٹیکے نہیں اُترے۔ میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی قیادت کو یہ credit جاتا ہے کہ جب اُن کی عددی اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو گئی تو انہوں نے مرکز کے اندر لوٹا کریسی نہیں کی بلکہ وہ قیادت کے پاس گئے، وہ نائن زیرو کراچی گئے، وہ فضل الرحمٰن کے پاس گئے، وہ چودھری شجاعت کے پاس گئے، یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ چودھری صاحب اُن کی بات نہیں مانے انہوں نے ایسے لوٹے تلاش کرنے کی کوشش نہیں کہ جو استعمال ہونے کے لئے بے تاب ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! لوٹا، لوٹا ہی ہوتا ہے، وہ 1988 کا لوٹا ہو اور چاہے 2005 کا لوٹا ہو۔ 2005 کی حکومت کو اپنی عددی اکثریت کے لئے لوٹوں کی ضرورت نہیں تھی لیکن اب عددی اکثریت کے لئے لوٹوں کی ضرورت ہے۔ مصدقہ طور پر ایک established لوٹوں کی ماں ہے جو کہ ان کی قیادت ہے اگر انہوں نے لوٹوں کی ماں مارنی ہے تو ان کو اپنی قیادت کی طرف قدم بڑھانا پڑے گا جو میں ان سے کہوں گا کہ ایسا نہ کریں کیونکہ ان کی قیادت نے انہیں بڑی عزت بخشی ہوئی ہے اس لئے یہ اُن کی طرف قدم نہ بڑھائیں۔ میں یہاں پر جس قسم کی بات کروں گا اُس طرح کی بات سننے کے لئے بھی تیار ہوں لیکن پہل کبھی کی ہے اور نہ آئندہ کریں گے۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ ایک احترام کا رشتہ، بات کرنے کے لئے اچھے الفاظ کا چناؤ اور متضاد باتوں سے باہر نکل کر بات کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے بنیادی طور پر لوٹے پیدا کئے اور لوٹوں کی ماں بنے، لوٹوں کی اُس ماں کو مارنے کے لئے اب سب لوگ لگے ہوئے ہیں اور ہم بھی اُن میں شامل ہیں۔ شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، لاء منسٹر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں نے اپنی پولیٹیکل جدوجہد میں جو فلسفہ دیا کہ لوٹوں کی ماں کون ہے اور لوٹے کون ہیں، میں نے کسی کا نام لیا اور نہ ہی میں نے ان کی قیادت کے لئے کوئی reference پاس کیا کیونکہ قائدِ حزب اختلاف کے initiative پر آپ کی صدارت میں Business Advisory Committee میں یہ بات طے ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے قیادت کی طرف reference دیا ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ طریقہ دیکھیں اور ان کا یہ طریقہ ان کی نئی ایجاد ہے۔(قطع کلامیاں)

**جناب قائم مقام سپیکر:** No cross talk. جب چودھری صاحب بول رہے تھے تو میں نے کسی کو نہیں بولنے دیا۔ جی، راناصاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں نے اپنے پورے arguments دیئے ہیں اور اب میں صرف اتنا کہوں گا کہ جب گورنر راج لگا تھا تو کون گیا تھا، کس روڈ پر گیا تھا، وہاں پر کیا باتیں ہوئی تھیں اور وہاں پر کیا offers ہوئی تھیں؟ میرا خیال ہے کہ چودھری ظہیر الدین صاحب کو یہ ساری باتیں معلوم ہیں اور یہ کچھ بھی کر لیں ہم نے لوٹوں کی ماں کو مارنا ہی مارنا ہے۔ بہت بہت شکریہ

**سید ناظم حسین شاہ:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، ناظم حسین شاہ صاحب!

**سید ناظم حسین شاہ:** جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ کل میں نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ میں کمیٹی بناؤں گا تو آپ پہلے اُس کے بارے میں بتادیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ہم نے وہ کمیٹیاں آج بنادی ہیں جنہیں آج یا کل صبح تک announce کر دیں گے۔

## معزز ممبران کے حاضری رجسٹر کو روایات کے مطابق ایوان سے باہر رکھنے کا مطالبہ

**سید ناظم حسین شاہ:** جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر حاضری رجسٹر رکھا ہوا ہے We feel insulted, sir. کیا ہم کسی سکول یا کسی کالج کے سٹوڈنٹ ہیں یا آپ کا role کسی ہیڈ ماسٹر کا ہے اور آپ نے چیک کرنا ہے کہ یہاں پر کون سا بچہ آیا اور کون سا نہیں آیا۔ آپ یہاں پر ایک tradition دیکھیں کہ:

By the grace of God, I have been member of this House from 1970 onward.

یہ رجسٹر ہمیشہ اس ایوان سے باہر رہا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس فیصلے کو reconsider کریں کیونکہ اس طرح سے اخباروں والے بہت کچھ لکھیں گے۔ آج کے اخبار میں دیکھیں کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے آیا ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے 102 ممبران کی ڈگریاں جعلی ہیں اور ہم میں سے کسی کو کوئی نوٹس نہیں آیا۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ جاوید ہاشمی صاحب یونیورسٹی میں پڑھتے رہے ہیں اور یونیورسٹی کے صدر بھی رہے ہیں۔ اسی طریقے سے شاہ محمود قریشی اور چودھری پرویز الٰہی کے نام بھی اخبار میں آئے ہیں۔ کیا ہم اس لئے ممبر بنے ہیں کہ روزانہ اپنی تضحیک برداشت کریں اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں رجسٹر رکھنا تضحیک کا باعث نہیں ہے؟ میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ پہلے سے جو tradition ہے آپ اُس کے مطابق رجسٹر حاضری کے حوالے سے فیصلہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آخر ہمارا قصور کیا ہے؟ وہ ملک ہمیشہ ترقی یافتہ ہوتا ہے جس میں makers of the country کی عزت ہو۔ جن کی عزت ہو، وہ کون ہیں؟ وہ تین لوگ role play کرتے ہیں۔ ان میں ایک educationist، ایک مذہبی head اور ایک Political head یا leader ہوتا ہے۔ We play the role of a maker. Now, we destroy, sir... یہ ٹھیک ہے کہ اختلاف رائے ہمیشہ ہوتا ہے۔ ہماری یہاں روزانہ تضحیک صحیح نہیں ہے۔ میں نے یہاں پریس کے متعلق ایک تقریر کی تھی، آج تک مجھے اس کی کاپی نہیں ملی۔ اس میں کون سا امر مانع ہے؟ آخر مجھے بتائیں یہ کوئی فرشتے تو نہیں ہیں۔ میں آج پھر دہراتا ہوں کہ "جیو" ایک سیکنڈ advertisement کا 9 ہزار روپیہ لیتا ہے۔ آپ اس کو calculate کریں تو 5 لاکھ 40 ہزار روپیہ ایک منٹ کا بنتا ہے اور ایک گھنٹے کا آپ خود calculate کر لیں تقریباً یہ تین چار کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ وہ تو فرشتے بن جاتے ہیں جو اس ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ اگر ہم کسی کے بچے کو ملازمت دیتے ہیں---

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! جہاں تک ان کی بات کا پہلا حصہ ہے اس کے متعلق تو میں یہی کہوں گا کہ Chair نے ہاؤس کی sense لینے کے بعد ایک فیصلہ کیا ہے لیکن اب وہ جس طرف آ رہے ہیں تو میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس میں میڈیا کے روّیے

پر بات ہوئی اور اس کے بعد ایک consensus بنا کہ ایک قرارداد لائی جائے۔ وہ قرارداد لائی گئی اور اس سے کن لوگوں نے انحراف کیا، اس میں ان کی جماعت کے لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے اس کو own کرنے سے انکار کیا اور پھر پوری ذمہ داری پنجاب حکومت پر ڈالی گئی۔ جب پوری ذمہ داری پنجاب حکومت پر آئی تو اس وقت مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے coalition partner نے بھی اس میں حصہ یا share کو acknowledge کرنے سے انکار کیا اس پر پھر بعد میں باقاعدہ ایک قرارداد لائی گئی۔ آپ دیکھیں کہ جس طرح ہم میں بھی اچھے اور بُرے لوگ موجود ہیں اسی طرح میڈیا میں بھی اچھے اور بُرے لوگ ہو سکتے ہیں۔ اب یہ کہنا کہ سارا میڈیا اس طرف لگا ہوا ہے تو یہ بھی غلط ہے اور یہ کہنا بھی کہ میڈیا میں صرف قرآن وحدیث کے مطابق ہر بات حق سچ ہو رہی ہے تو یہ بھی درست نہیں ہوگا۔ اس کے بعد ایک قرارداد لائی گئی اس قرارداد کو لانے کے بعد میڈیا اور اس معزز ایوان کا ایک confidence develop ہوا اور ایک کمیٹی بنی۔ اس کمیٹی میں یہ بات طے پائی تھی کہ اب اگر میڈیا کی طرف سے کوئی تجاوز ہوگا اور وہ جس ممبر سے متعلق ہوگا یا ہاؤس سے متعلق ہوگا تو اس معاملہ کو کمیٹی میں لاکر فیصلہ کیا جائے گا اس پر میڈیا کے نمائندوں نے ہمیں یہ یقین دہانی کرائی اور وہ اس یقین دہانی پر قائم ہیں۔ اب جیسا کہ شاہ صاحب فرمارہے ہیں تو اس معاملہ میں بالکل ایسا substance ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے کہ آپ ان لوگوں کی ڈگری کو جعلی بنا رہے ہیں جن لوگوں کے متعلق پورا ملک گواہ ہے کہ ان کی ڈگریاں بھی صحیح ہیں اور ان لوگوں کا academic career بھی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب ہمارے درمیان ایک معاہدہ ہوگیا ہے اور اگر اس میں ہمیں کوئی شکایت ہے، معزز شاہ صاحب کو کوئی شکایت ہے تو بے شک یہ تحریری طور پر لے آئیں یا اگر انھوں نے زبانی بھی فرمادیا ہے تو میں اس کو بھی take up کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اب ہمیں اس طریق کار سے انحراف نہیں کرنا چاہئے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں نے جو بات کی ہے I say with authority ایک ممبر صاحب کل بھی میرے بھائی سے بات کر رہے تھے کہ نام لیں تو میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ ممبر جو محسوس کرتا ہے اس کو بیان کرتا ہے۔ اگر وہ بیان نہیں کرتا تو He is a good informer but he is not a member of Parliament میں نے یہ بات کی ہے۔ I still say with authority آپ دیکھیں کہ یہاں ہماری ہر طریقے سے تضحیک کی جاتی ہے کہ ممبران نے پلاٹ لے لئے، مجھے بتائیں کون سا ایسا طبقہ ہے کیا پریس والوں نے پلاٹ نہیں لئے؟ ان کے لئے تو رہائشی علاقے بن

جاتے ہیں اگر کوئی ممبر پلاٹ لے لیتا ہے تو بڑی شہ سرخیوں کے ساتھ اس کی تضحیک کی جاتی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اس کو reconsider کریں۔

جناب والا! اس کے علاوہ ایلکشن کمیشن کو بھی کہیں کہ جب یہ law ختم ہو گیا ہے تو ہماری روزانہ تضحیک کیوں ہوتی ہے؟ ہم کیوں اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ کسی کی ڈگری غلط ہے یا کسی کی ڈگری نہیں ہے؟ اب اس طریقہ سے تضحیک بند ہونی چاہئے۔ رجسٹر کے حوالے سے we feel insulted آگے آپ مالک ہیں، بہت شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ۔ جی، پرویز رفیق صاحب!

## تعزیت

### وفاقی وزیر جناب شہباز بھٹی کے والد محترم کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی

**جناب پرویز رفیق:** جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی، چیئرمین آل پاکستان ینارٹی الائنس کے والد محترم جناب جیکب بھٹی صاحب گزشتہ شب قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ وہ بہت مشہور مسیحی معلم اور سماجی رہنما تھے۔ میری گزارش ہے کہ یہ معزز ایوان شہباز بھٹی سے اظہار ہمدردی اور ان کے خاندان کے ساتھ اظہار افسوس کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ٹھیک ہے۔ ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب جیکب بھٹی (مرحوم) کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

**سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):** جناب سپیکر! میں جناب شہباز بھٹی صاحب کے ساتھ پوری مسلم امہ کی طرف سے اظہار افسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ ہم تمام ان کے غم میں شامل ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** رائے اسلم کھرل صاحب!

**رائے محمد اسلم خان:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پارلیمانی لیڈروں کی طرف سے لوٹا کریسی کی بات ہو رہی تھی۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** وہ بات ختم ہو گئی ہے۔

**رائے محمد اسلم خان:** جناب سپیکر! لوٹا گول ہو یا تکون ہو کسی بھی دور کا ہو لوٹا لوٹا ہوتا ہے، کل بھی لوٹے لوٹے تھے اور آج بھی لوٹے لوٹے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

**رائے محمد اسلم خان:** جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لوٹوں کا بازار گرم کرنے کی بات چھوڑیں۔ کل ہمارے معزز ممبر اسمبلی جاوید بھٹی پر قاتلانہ حملہ ہوا۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کے آنے سے پہلے اس پر بھی بات ہو چکی ہے۔ اس پر لاء منسٹر صاحب نے بھی بات کی ہے۔ ہاؤس میں بار بار ایک بات کرنا اچھا نہیں ہے، already ایک ممبر نے بات کی تھی اور اس پر لاء منسٹر صاحب نے respond بھی کر دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب عباس راں صاحب!

**ملک محمد عباس راں:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے ایک انتہائی اہم مسئلہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا میں اس سلسلے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مناسب سمجھتے ہیں تو مجھے کل کا وقت دے دیں، میں اس مسئلہ کو تفصیلاً عرض کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ سیکرٹری اسمبلی کو مل لیں اور طریق کار decide کر لیں اور پھر اس کو کل کے لئے کر لیں گے۔

**ملک محمد عباس راں:** جی، شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** جناب طاہر سندھو صاحب!

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! میں نہایت احترام سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، میں کوئی غلط بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میری ایک منٹ کے لئے عرض سن لیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی ہمارے محترم تینوں بھائیوں نے لوٹا کریسی کی بات کی ہے تو میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ once for all لوٹے کی definition کر لیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی definition کافی وسیع ہے، جو بھی ممبران اس ہاؤس میں عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے آتے ہیں اور مصلحت کا شکار ہو جاتے ہیں اور ضمیر کی بات نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ سارے لوٹے ہیں۔ میں بہادر شاہ ظفر کا شعر عرض کروں گا لیکن اللہ نہ کرے کہ اُس stage پر جا کر

جب ہم یہ شعر پڑھیں کیونکہ ابھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس کچھ کم وقت ہے کہ ہم اپنی صفحیں درست کر لیں۔ بہادر شاہ ظفر جب رنگون کی جیل میں گئے تو وہاں ایک شعر کہا تھا کہ:

نہ حال کی تھی جب ہمیں اپنے خبر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی جب اپنی برائیوں پہ نظر
نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس touch stone پر جب ہم دیکھیں گے تو مجھے لگے گا کہ شاید سارا ایوان ہی لوٹا نہ بن جائے اس لئے یہ topic چھوڑ کر ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا بند کر دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ پوائنٹ آف آرڈر پر to the point ہی رہا کریں۔

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! میں نے to the point ہی بات کی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، بات کریں۔

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! میری ایک عرض سنیں کیونکہ میرے خیال میں جب میری باری آتی ہے تو آپ بڑی جلدی میں پڑ جاتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ وکیل ہیں اس لئے آپ کو تو to the point ہی رہنا چاہئے۔

**جناب طاہر احمد سندھو:** میں وکیل ہوں اس لئے آپ مجھے بات نہیں کرنے دیتے تاکہ کہیں کوئی سچی بات نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کرنے کے لئے ٹائم اس لئے مانگا تھا کہ کل میری constituency میں ہائی وے پر شام کے سات بجے پٹرولنگ پوسٹ کے بالکل ساتھ پھاٹک بند کر کے لوگوں کو لوٹا گیا ہے۔ ویسے تو میرا حلقہ سارا ہی tribal area ہے اور میں ہر طرح کوشش کر بیٹھا ہوں۔ قائد محترم وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں بارہا عرض کیا ہے اور ہر forum پر آئی جی، ڈی آئی جی اور ڈی پی او کو بھی کہہ چکا ہوں۔ میں دیانتداری سے کہہ رہا ہوں کہ اگر مجھ میں کوئی شرم ہو تو مجھے اب اپنے حلقے میں نہیں جانا چاہئے۔ لوگوں کا وہاں پر جو حال ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اگر میں اُن کا نمائندہ ہوں اور وہ اس طرح لٹتے جا رہے ہیں اور پولیس کا اُن کے ساتھ اس طرح روّیہ ہے تو یہ کیا ہاؤس ہے اور میں یہاں کیا بات کروں؟ تین چار دن پہلے میرے محترم بھائی رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا تھا اور میں نے عرض کی تھی کہ دو بچے بسوں کے نیچے آ گئے اور مسلسل اُن کے اوپر سے بسیں گزرتی رہیں۔ افسوس کی بات تو یہ

ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ کسی سے اُن کے اعضاء زمین سے جدا کر کے لائے گئے ہیں۔ وزیر قانون صاحب نے مہربانی فرماتے ہوئے commitment کی کہ ہم ASP کو بلا کر اس مسئلے کو حل کریں گے اور اُن کے culprits ڈھونڈیں گے۔ ASP صاحب تشریف لائے اور نہ ہی شاید اس قابل سمجھا گیا کہ اُن کو بلایا جائے۔ ویسے ہم اور تو کچھ نہیں کر سکتے لیکن خدارا اُن کو کچھ compensate ہی کر دیں۔ کیا کل کو کسی کے یا میرے بچے گاڑی کے نیچے نہیں آ سکتے؟ دوسری بات میں یہ بتا دوں کہ آج جسٹس جاوید اقبال صاحب کے والدین کا قتل ہوا ہے اور کل ہم سب کی باری آئے گی۔ میرا بھائی آج سے دس سال پہلے ڈکیتی میں قتل ہوا تھا۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اب تیسری بات کر رہے ہیں۔

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات شروع کی اور اب آپ چوتھی بات پر آ گئے ہیں لیکن اصل میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! آپ مجھے یہ بتا دیں کہ کل جو ڈکیتی ہوئی ہے اُس پر آپ کا کیا رد عمل ہے اور لاء منسٹر صاحب کیا فرمائیں گے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ لاء منسٹر صاحب اور گورنمنٹ سے پوچھیں کیونکہ آپ حکومتی بنچوں پر ہی بیٹھے ہیں۔

**جناب طاہر احمد سندھو:** کیا میں حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر سچی بات نہیں کر سکتا، آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں حکومتی بنچوں پر اس لئے آیا ہوں کہ چُپ بیٹھوں؟ میں اپنے حلقے کی نمائندگی کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں کوئی منافقت کرنے کے لئے نہیں آیا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** لاء منسٹر صاحب! کل کیا بات ہوئی ہے؟

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ اس پر گورنمنٹ کا کیا رد عمل ہے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میرے محترم بھائی طاہر سندھو صاحب نے جو بات کی ہے کہ اگر اُن کو شرم ہو تو وہ اپنے حلقے میں نہ جائیں۔ اس کا فیصلہ تو وہ خود ہی کریں گے کیونکہ یہ انہیں ہی معلوم ہوگا کہ شرم آئی ہے یا نہیں آئی لیکن میں اس بارے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں ان سے صرف یہ گزارش کروں گا کہ وہ دو منٹ کا ٹائم نکال لیں جو انہوں نے چند دن پہلے فرمایا تھا اور جواب

فرما رہے ہیں اسے شامل کر لیں اور اس ہاؤس کے procedure کے تحت کوئی چیز لکھ کر دے دیں تاکہ اسے regulate کرنے اور اُس کا جواب حاصل کرنے میں مجھے بھی آسانی رہے بلکہ یہاں پر اس کی جواب دہی بھی ہو۔ اگر اُس کا جواب آج نہیں آئے گا تو کل آ جائے گا اور آفیسر گیلری میں جو لوگ بیٹھے ہیں اُن کی بھی ذمہ داری بن جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے کافی لمبی بات کی ہے تو اگر میری وہ گزارش مان لیں تو دو منٹ کا ٹائم نکال لیں۔ جو اتنے دکھ اور desperation میں بات کر رہے ہیں تو چار لفظ لکھ کر دے دیں اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** سندھو صاحب! آپ لکھ کر دے دیں۔

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! مجھے جواب تو دینے دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ اس پر توجہ دلاؤ نوٹس لائیں۔ آپ وکیل اور پارلیمنٹیرین ہو کر بھی اسمبلی کے procedure کو adopt نہیں کر رہے۔

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! الحمد للہ ہم سیاست دیانتداری سے کرتے ہیں۔ عوام کے حقوق پر جب ڈاکا پڑتا ہے تو اُس پر شرم آتی ہے لیکن ذاتی کردار کی وجہ سے کبھی شرم نہیں آتی۔ الحمد للہ سیاست ایک عبادت سمجھ کر اور لوگوں کے حقوق کے دفاع کے لئے کرتے ہیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

(اذانِ ظہر)

**جناب اعجاز احمد کاہلوں:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، کاہلوں صاحب!

**جناب اعجاز احمد کاہلوں:** بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اپنے شہر سرگودھا کے ایک بہت بڑے حادثے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آج سے تین دن پہلے سرگودھا شہر میں ایک بہت بڑے تجارتی مرکز کے اندر ایک حادثہ ہوا جہاں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگی اور کروڑوں روپے کا پلازہ جل کر راکھ ہو گیا۔ آج تک حکومت پنجاب نے اور نہ ہی انتظامیہ نے وہاں پر رجوع کیا ہے۔ لوگوں کا کروڑوں روپے کی مالیت کا تمام سرمایہ راکھ ہو گیا ہے اور وہ بے روزگار ہو گئے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اب آپ اس پر کیا چاہتے ہیں؟

**جناب اعجاز احمد کاہلوں:** جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب اور انتظامیہ کو اُن کی معاونت کرنی چاہئے اور ان کے نقصانات کو share کرنا چاہئے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کاہلوں صاحب! آپ اسی بات پر ہی رُک جائیں۔ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے پہلے بات کی ہے کہ کچھ تحریری طور پر لے کر آئیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اسمبلی کے ریکارڈ اور اخبار میں آ جائے گا لیکن کارروائی کا باقاعدہ ایک طریق کار اور رولز ہیں جن کو پڑھ کر point out کریں۔ ہم Parliamentarians ہیں اور اگر آپ اس پر on the floor of the House کوئی کارروائی اور حکومت سے respond کرانا چاہتے ہیں تو اُس پر باقاعدہ rules کو follow کریں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں اسی بات سے relevant یہ معاملہ بھی آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ پہلے ایک بھائی نے بات کی کہ جب ہم دفتروں میں جاتے ہیں تو ہمیں due respect نہیں دی جاتی لیکن پچھلے تین دنوں سے ایک بھی تحریک استحقاق نہیں آئی۔ اگر کسی کو کوئی grievance ہے تو وہ procedure کے تحت لائے۔ اس کے علاوہ آپ یقین کریں کہ توجہ دلاؤ نوٹس کسی ہفتے میں ایک اور کسی ہفتے میں دو ہوتے ہیں لیکن اگر آپ اُس معیار کو دیکھیں کہ کس معاملے کی اہمیت ہے کہ اُس کو توجہ دلاؤ نوٹس میں لیا جائے، جو معاملات توجہ دلاؤ نوٹس میں آنے چاہئیں اُن کو کوئی آدمی پیش نہیں کرتا لیکن routine کے معاملات جو تحاریک التوائے کار کے ذریعے لائے جانے چاہئیں اُن پر توجہ دلاؤ نوٹس آ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ اس میں اتنا concern show کر رہے ہیں تو کتنا وقت لگتا ہے کہ آپ ایک توجہ دلاؤ نوٹس، تحریک استحقاق یا تحریک التوائے کار لکھ کر دفتر میں جمع کرا دیں؟

**جناب اعجاز احمد کاہلوں:** جناب سپیکر! میں کسی ریکارڈ کا حصہ نہیں بننا چاہتا لیکن یہ بات باقاعدہ تمام اخباروں میں واضح ہو چکی ہے اور تین دن گزرنے کے بعد ابھی تک حکومت کے کسی آدمی یا وہاں کی انتظامیہ نے اُن کی طرف ایک دفعہ بھی رجوع نہیں کیا کہ اُن کے ساتھ کوئی share بھی کیا جاتا کیونکہ وہ لوگ کروڑوں اور اربوں روپے کے مالک تھے جو آج zero پر آ گئے ہیں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کے sentiments بالکل ٹھیک ہیں اور ڈھلوں صاحب بھی مجھے اخبار کا ایک تراشا دکھا رہے ہیں تو جب آپ کا اتنا concern ہے تو آپ اسمبلی کے Rules of Procedure کو follow کیوں نہیں کرتے؟ آپ باقاعدہ طریقے سے لے کر آئیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! رات جسٹس جاوید اقبال صاحب کے والدین کی ہلاکت کا انتہائی افسوس ناک حادثہ پیش آیا ہے تو ان کی نماز جنازہ ڈیفنس کے علاقہ عسکری فلیٹ میں دو بجے ہے اور وہاں تک پہنچنے کے لئے کافی ٹائم لگ سکتا ہے تو میں اجازت چاہوں گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میرا خیال ہے کہ نوانی صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر لیں کیونکہ مجھے بھی ادھر پہنچنا ہے۔

## پوائنٹ آف آرڈر

**جناب سعید اکبر خان:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

## معزز ممبران کے حاضری رجسٹر کو روایات کے مطابق ایوان سے باہر رکھنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

**جناب سعید اکبر خان:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی روایات میں ہے کہ جب بھی ممبران اسمبلی کسی اہم معاملہ کو پوائنٹ آف آرڈر پر take up کرتے ہیں تو یہ ایوان اور یہ Chair اس کا notice لیتی ہے اور definitely rules میں ہے کہ اسے through proper channel لے کر آئیں لیکن آپ اس ایوان کی روایات دیکھیں کہ جب بھی کسی اہمیت کے حامل معاملے کو پوائنٹ آف آرڈر پر take up کیا گیا تو اس پر notice لیتے ہوئے حکومت کو directions دی گئی ہیں تو جیسے ہمارے دوستوں نے بات کی ہے تو یہ relevant ہے اور ایسا اس ایوان کی روایات میں ہے۔

جناب سپیکر! میرے محترم اور بزرگ ناظم شاہ صاحب نے حاضری رجسٹر کی بات کی ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ جب ہم اس House میں enter ہوتے ہیں تو یہ سارا House کا ایک حصہ ہے۔ دوسرا میرے اوپر لازم نہیں ہے کہ میں حاضری لگا کر ضرور House میں آؤں۔ یہ میرا اپنا prerogative ہے کہ میں House میں حاضری لگاؤں۔ اگر عوام یا اپنے حلقے کے کسی اور کام کے لئے مجھے ضروری جانا ہے تو اس کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** لیکن حاضری تو کم از کم خود لگائیں کیونکہ یہاں پر بات کریں گے تو وہ اخبارات میں بھی جائے گی اس لئے آپ اسے چھوڑ دیں اور ہم اس پر سپیکر چیمبر میں بیٹھ کر بات کریں گے۔

جناب سعید اکبر خان: میری ممبران سے یہ submission ہے کہ وہ حاضری خود لگائیں۔ اگر اس طرح کی بات ہے تو کل سے ہم میں سے کوئی بھی ممبر حاضری نہیں لگائے گا اور ہم اس حاضری کے پابند ہیں، اس طرح حاضری لگانے کے عادی ہیں اور نہ ہی ہم حاضری لگائیں گے۔ اگر ٹی اے/ڈی اے کا معاملہ ہے تو آج ہی اسے بند کر دیں کیونکہ جب ہم ممبر نہیں ہوتے تو پھر بھی روٹی پانی کا بندوبست کرتے ہیں اور یہ ایک insulting بات ہے۔ آپ کوئی ایسا بندوبست کریں کہ آج کل مکینیکل ایجادیں ہیں تو جب کوئی ممبر enter ہو تو وہ بٹن دبائے تو اس کی حاضری لگ جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوانی صاحب! آپ ماشاءاللہ بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں تو اسمبلی کے rules 37 attendance register میں ہے کہ:

> The Secretary shall cause a register or an attendance sheet to be kept showing the attendance of each member at each sitting and shall make the register or as the case may be the attendance sheet available for inspection of the members.

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے طریق کار پر objection ہے اور میں نے یہ rule پڑھا ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر مزید ہم کل دوبارہ بات کریں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جب سے یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے تو یہ رجسٹر وہاں رکھا جاتا ہے اور میں پہلے اپنے ممبران سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ مہربانی فرما کر خود حاضری لگائیں۔ اگر آپ کو ہم پر بے یقینی ہے تو آج کل کئی مکینیکل نظام آئے ہوئے ہیں تو کوئی ایسا انتظام کریں کہ جب ہم enter ہوں اور بٹن دبائیں تو ہماری حاضری ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا ہم کچھ کرتے ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ اپیل ہے کہ یہاں سے رجسٹر اٹھوا کر وہیں رکھوائیں اور میری تمام ممبران سے اپیل ہے کہ وہ مہربانی فرما کر آئندہ حاضری خود لگائیں کیونکہ اس طرح کا نظام نہیں چلتا اور کم از کم ہم پر اس بات کا اعتراض نہیں آنا چاہئے کہ اگر ہم آئیں تو ہماری حاضری ہو اور نہ آئیں تو نہ ہو۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! نوانی صاحب نے دو باتیں کی ہیں، ایک پوائنٹ آف آرڈر کی ہے تو پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی ایسی بات raise کی جا سکتی ہے جس پر آپ direction بھی دے سکتے ہیں جو کہ ایک general نوعیت کی ہو لیکن اگر آپ particular کسی case کا حوالہ دیں گے تو پھر یقیناً اس کے لئے متعلقہ محکمہ یا ایجنسی سے information لینی پڑتی ہے تو اس کے لئے کچھ نہ کچھ انہیں لکھ کر بھیجیں گے تو پھر ہی بات بنے گی۔ نوانی صاحب نے حاضری رجسٹر کی بات کی ہے تو rules میں سیکرٹری کا نام ہے کہ وہ حاضری رجسٹر رکھے گا اور یہ کہیں نہیں ہے کہ وہ اسے لابی میں، سیڑھیوں یا اپنی table پر رکھے گا لیکن اب جبکہ یہ معاملہ سامنے آیا ہے کہ یہاں ایوان میں 11 ممبران بیٹھے ہیں اور حاضری 35 ممبران کی لگی ہوئی ہے اور اس وقت یہ چیز confront ہو گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اس معاملے کو منطقی انجام تک پہنچانا چاہئے ورنہ جس طرح سے نوانی صاحب نے بات کی ہے تو وہ اس معزز ایوان اور تمام معزز ممبران کے لئے کوئی نیک نامی نہیں لائے گی بلکہ ہمارے لئے embarrassment ہو گی۔

**شیخ علاؤالدین:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**شیخ علاؤالدین:** شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے بھائی پیر ناظم شاہ صاحب بات کر رہے تھے تو میں اس پر صرف یہ چاہتا ہوں کہ جب میں اسمبلی میں داخل ہو رہا تھا تو مجھے کچھ صحافی بھائیوں نے کہا کہ آپ بتائیں کہ اس پر آپ کا کیا خیال ہے تو میں نے اس کی مذمت کی۔ بات یہ ہے کہ جو بھی لوگ اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں ان سب کا کردار لوگوں کے لئے role model ہونا چاہئے۔ آپ نے جو طریقہ اپنایا ہے میں اس کی بالکل تائید کرتا ہوں اور میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ touch counting system لگائیں جو کہ اتنا مہنگا بھی نہیں ہے اور thumb impression سے ہر آنے والے معزز ممبر کی حاضری ہو۔ میں اس بات کو تھوڑا سا آگے اس لئے بڑھاؤں گا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے ہر ممبر کی عزت ہو۔ جب میرا کوئی بھائی یا بہن یہاں کھڑے ہو کر یہ کہے کہ ہماری فلاں آدمی نے عزت نہیں کی اور فلاں نے کی تو ہمیں خود چاہئے کہ ہم اس قابل بنیں۔ میں آج اس بات کو اور آگے بڑھانا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران اسمبلی جتنے میڈیکل بل لے رہے ہیں تو انہیں وہ تکلیف ہی نہیں ہے جس کا وہ بل لے رہے ہیں آخر وہ بھی تو اس قوم کا پیسا ہے تو جو بات میں آج کہہ رہا ہوں اس کا مجھے پتا ہے کہ بہت سے لوگوں کو تکلیف ہو گی لیکن ہم سب اللہ کو جواب دہ ہیں۔ انتہائی اہم کام چھوڑ کر میں اور میرے اور ساتھی یہاں صرف اس لئے

آتے ہیں کہ ہم پانچ پانچ لاکھ آدمیوں کے نمائندے شاید کچھ اللہ کی راہ میں آج بھلا کر سکیں اور ہم ان کے سامنے بھی سرخرو ہوں اور اللہ کے سامنے بھی سرخرو ہوں۔ یہ انتہائی بری بات ہے کہ باہر حاضریاں لگتی ہیں اور ان حاضریوں کی بنیاد پر وہ لوگ بھی جواب دہ ہیں جو اپنی اور ان ممبران کی آخرت بھی خراب کر رہے ہیں اور وہ انہیں بہت بڑا ہمدرد بن کر کہتے ہیں کہ جناب والا! "اسیں تہاڈی حاضری لادتی اے" وہ لوگ بیڑا غرق کر رہے ہیں اپنا بھی اور ان کا بھی تو میں یہ چاہتا ہوں کہ فوری طور پر touch counting system چلائیں جو کہ اتنا مہنگا بھی نہیں ہے اور دوسرے نمبر پر ممبران اپنی حاضری خود لگائیں۔

جناب سپیکر! جمخانہ کلب میں آپ کسی کو اپنا کارڈ دے کر بھیجیں تو وہ ممبر کی شکل دیکھتے ہیں کہ ممبر ہے اگر نہیں تو وہ اسے اندر نہیں گھسنے دیتے اور آپ یقین کریں کہ اگر ممبر نہ ہو تو وہ پانی تک نہیں پلاتے بلکہ کہتے ہیں باہر بھاگ جاؤ حالانکہ وہ اس کا حقیقی بیٹا اور حقیقی بیوی ہوتی ہے again repeated real wife ہوتی ہے وہ کہتے ہیں no card no service وہاں لکھ کر لگایا ہوا ہے کہ no card no service تو یہاں کیوں نہیں لگایا جاتا۔ اگر ممبر آئے ہیں تو وہ دستخط کریں۔ شکریہ

**محترمہ سیمل کامران:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**محترمہ سیمل کامران:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی موجودگی میں یہ بات کرنا چاہتی تھی لیکن still میں سمجھتی ہوں کہ ان تک یہ بات پہنچ ہی جائے گی۔ تقریباً ایک سال ہونے کو ہے کہ لوکل گورنمنٹ کا ایک بل آنا فاناً آیا اور یہاں سے پاس ہو گیا پھر اسے ایک سال کے لئے extend کر دیا گیا۔ اس وقت پنجاب میں law & order کی صورتحال یہ ہے کہ یہاں پر تو عدلیہ بھی محفوظ نہیں رہی۔ کوئی بھی segment of society عام آدمی کی ہم بات کریں، ہم وکلاء گردی کی بات کر لیں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

**محترمہ سیمل کامران:** If you kindly let me finish: میں نے بہت دیر انتظار کیا۔ یہاں پر صورتحال یہ ہے کہ یہ میرے بھائی اپنے اپنے حلقوں کی بات کر رہے ہیں تو یہ بالکل justified ہیں تو kindly ان کی آواز کو نہ snub کیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ حکومتی بنچوں پر بیٹھنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ سچ نہ بولیں۔ ہمارے ہی (ن) لیگ کے حکومتی بنچوں کے بھائی جن کا وہاڑی سے تعلق ہے نے

مجھے خود یہ بتایا اور مجھے بڑا افسوس ہوا یہ بات سن کر کہ ان کی دن دہاڑے گاڑی چھین لی گئی اور جب وہ تھانے گئے تو تھانیدار نے کہا کہ "صاحب جی چھڈ دیو تہاڈی جان تے بچ گئی اے ناں، گڈی چھڈو فیر آ جائے گی" صوبے میں یہ کس قسم کی good governance ہے؟ حد ہو گئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہتی تھی کہ وہ ساری فضولیات، لوٹا کریسی کو defend کرنے اور ایک دوسرے کی قیادت پر کیچڑ اچھالنے کو چھوڑیں کیونکہ جب آپ اپنے پانچ سال کی کہی ہوئی باتوں کو خود deny کرتے ہیں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** محترمہ! دیکھیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر صرف ایک specific point پر ہی بات کر سکتی ہیں۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ کتنے points لے رہی ہیں۔

**محترمہ سیمل کامران:** جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہی ہوں کہ جتنی دیر تک ہاؤس چلتا ہے، جو لوگ یہاں بیٹھتے ہیں ان پر پنجاب کے بے گناہ غریب اور مظلوم عوام کا پیسہ لگتا ہے اس لئے ہمیں یہاں صرف constructive چیزیں ہی پیش کرنی چاہئیں اور ایک دوسرے کی قیادت پر کیچڑ اچھالنا justified نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے لاء منسٹر اور حکومت پنجاب سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اسی session میں I repeat کہ وہ اسی session میں اپنی policy statement دیں۔ تحفظ عدلیہ، امن وامان اور لوکل گورنمنٹ کے بارے میں ان کی حکومت کے پاس کچھ ہے اگر ہے تو وہ ہمارے سامنے لے کر آئیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ۔ اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 13۔جنوری 2011 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔